روزنامہ

WATTAN
The Urdu Daily

وطن
بڈگام

جمعہ
24 مئی 2024

FRIDAY
24-MAY-2024

صفحہ 08 — بھارتی ٹیم کی کوچنگ سے انکار کردیا

صفحہ 08 — حسن علی ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ سکواڈ سے باہر

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 113 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 113 ■ جلد: 14 ■

ٹنل کے آر پار شدید گرمی کی لہر سے لوگوں کا حال بے حال

سرینگر میں رواں موسم کا گرم ترین دن ریکارڈ

دن کا درجہ حرارت 32.2 ڈگری سیلسیس، قاضی گنڈ میں 33 ڈگری کے بالکل قریب تھا

سرینگر/23 مئی//

ٹنل کے آر پار گزشتہ کچھ دنوں سے گرمی کی لہر میں کافی اضافہ ہوگیا جس کے نتیجے میں لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ جمعرات کو ایک مرتبہ پھر لوگوں کو شدید گرمی سے کوئی راحت نہیں ملی اور دن کا درجہ حرارت 32 ڈگری عبور کر گیا۔ اس

دوران محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ وادی کشمیر میں مستقبل قریب میں بارشوں ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے تاہم 28 مئی سے موسمی صورتحال میں تبدیلی کا امکان ہے اور بارشیں ہوسکتی ہے جس سے لوگوں کو گرمی کی شدید لہر سے راحت ملے گی۔ سی این آئی کے مطابق جہاں ماہ مئی میں درجہ حرارت...101

دہشت گردی کا سرپرست پاکستان اب ختم ہو چکا ہے

جب تک مودی زندہ ہیں کوئی بھی دلتوں اور قبائلیوں کا ریزرویشن نہیں چھین سکتا

سرینگر/23 مئی//

''جب تک میں زندہ ہو کوئی بھی دلتوں اور قبائلیوں کی ریزرویشن نہیں چھین سکتا ہے'' کا اعلان کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس کی کمزور حکومت نہیں ہے لیکن ہماری مضبوط حکومت ہے۔ انہوں نے واضح کرتے ہوئے کہا کہ بھارت ان لوگوں کو نہیں

بختشا جواے دھونس دینے کی کوشش

کرتے ہیں اور کہا کہ ہندوستان آج انہیں ان کے اپنے گھروں میں مارتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کا سرپرست پاکستان اب ختم ہو چکا ہے اور وہاں لوگ اناج کیلئے بھی مشکل میں ہیں۔ سی این آئی کے مطابق ہریانہ کے بھیوانی میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا...102

درجہ حرارت میں اضافہ جنگلات میں آگ لگنے کی وارننگ جاری

سرینگر/23 نومبر//

وادی کشمیر میں درجہ حرارت میں متواتر اضافہ کے بیچ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنگلاتی علاقوں میں آگ زنی کے واقعات بڑھ سکتے ہیں اور کسی بھی ممکنہ پریشانی میں 112 پر فوری کال کرنے کی صلاح دی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے...103

بجلی ملازمین کی حادثاتی اموات

ملازمین کی ایسے واقعات کی تحقیقات کا مطالبہ

سرینگر/23 نومبر//

وادی میں دو دنوں کے اندر 2 بجلی ملازمین کی حادثاتی موت جیسے واقعات کی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے بجلی ملازمین نے کہا کہ بغیر ساز و سامان انکی جانوں کو خطرے میں ڈالا جاتا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں کشمیر الیکٹریکل ایمپلائز یونین کے مرکزی صدر مشتاق احمد نجار نے ڈویژن 4 خانیار میں لائن مین محمد یوسف خان کے حادثاتی انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک بار پھر دن بدن محکمہ بجلی کے ملازمین کی حادثاتی اموات کی شرح بڑھ رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ...106

ملازمین کی کارکردگی سے متعلق تشخیصی رپورٹ

پہلی سہ ماہی رپورٹیں جمع کرنے میں 31 مئی تک توسیع

سرینگر/23 نومبر//

جموں و کشمیر حکومت نے ملازمین کی کارکردگی کی نگرانی 'ایمپلائز پرفارمنس مانیٹرنگ نظام' پر ملازمین کی جانب سے ازخود تشخیصی رپورٹس جمع کرانے کی آخری تاریخ میں 31 مئی 2024 تک توسیع کردی ہے۔ سرکار کا کہنا ہے کہ امسال جنوری میں ملازمین کو اپنی سہ ماہی ذاتی تشخیصی رپورٹ جمع کرانے کے لیے جامع ہدایات جاری کی گئی جس میں پہلی سہ ماہی (جنوری تا مارچ، 2024) کے لیے ازخود تشخیصی رپورٹ متعلقہ ملازمین کو اپریل 2024 کے پہلے ہفتے تک جمع کرانا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ وائس آف...107

27 ہزار کشمیری پنڈت ووٹ ڈالنے کے اہل، خصوصی پولنگ مراکز کا بھی اہتمام

سرینگر/23 مئی//

لوک سبھا انتخابات کے چھٹے مرحلہ میں اننت ناگ راجوری پارلیمانی حلقہ کیلئے ہونی والی ووٹنگ میں 27 ہزار کشمیری مائیگرنٹ پنڈت اپنا ووٹ ڈالنے کے اہل ہے۔ سی این آئی کے مطابق تقریباً 27 ہزار کشمیری پنڈت اننت ناگ راجوری پارلیمانی سیٹ کیلئے اپنا ووٹ ڈالیں گے جہاں پر 25 مئی کو انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس سیٹ پر ووٹروں کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ خطے کے 18 اسمبلی حلقے، جن میں کل 1,830,294 اہل ووٹران ہیں، جن میں 930,379 مرد، 899,888 خواتین، اور 27 تیسری جنس کے افراد شامل ہیں۔ انتخابات کے آخری مرحلے کی تیاریاں زور وشور سے...104

ایم اے پبلک ایڈمنسٹریشن میں داخلہ

فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 30 جون مقرر

سرینگر/23 مئی//

شعبہ نظم ونسق عامہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس کے تحت بی اے، ایم اے اور پی ایچ ڈی کورس چلائے جارہے ہیں۔ ایم اے پبلک ایڈمنسٹریشن دو سالہ، ریگولر کورس میں کوئی بھی گریجویٹ جو 40 فیصدی نشانات حاصل کیا ہو داخلہ کیلئے اہلیت رکھتا ہے۔ داخلہ میرٹ کی بنیاد پر دیا جائے گا۔ پی ایچ ڈی ریگولر کورس 3 تا 6 سالوں پر مشتمل و گرام ہے۔ سی این آئی کے مطابق نظم ونسق عامہ اور سیاسیات میں کم از کم 55 نشانات سے پوسٹ گریجویشن کامیاب امیدواروں کو اہلیتی لسٹ کے بعد داخلہ دیا جائے گا۔ ایم۔ اے میں داخلے کیلئے 35 سال اعظم ترین عمر...105

ڈرائیونگ لائسنس بنانے کے عمل میں تبدیلی، یکم جون سے نافذ العمل

سرینگر/23 نومبر//

سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت نے ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے کے عمل کو آسان بنانے کے لیے ضابطوں میں تبدیلی کی ہے۔ وزارت نے اس سلسلے میں جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن میں کہا ہے کہ نئے قوانین یکم

جون سے نافذ العمل ہوں گے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق نئے قوانین کو آسان بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کو لائسنس کے حصول میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نئے قوانین کے تحت لائسنس حاصل کرنے کے لیے آر ٹی او ڈرائیونگ ٹیسٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت نے کہا ہے...108

لوک سبھا انتخابات: اننت ناگ راجوری میں انتخابی مہم اختتام پذیر

محبوبہ مفتی، میاں الطاف، ظفر اقبال منہاس سمیت 20 امیدوار میدان میں

سرینگر/23 مئی//

لوک سبھا انتخابات کے چھٹے مرحلہ کیلئے پارلیمانی حلقہ اننت ناگ راجوری میں 25 مئی کو ہونی والی ووٹنگ کے سلسلے میں تمام تر اقدامات کا حتمی شکل دی گئی ہے۔ جہاں انتخابی مہم اختتام پذیر ہوئی وہیں تمام پولنگ اسٹیشنوں کو سیکورٹی فورسز کے تحویل میں دیا گیا ہے۔ چھٹے مرحلے میں ہونی والی پولنگ میں اپنے حق

رائے دہی کا استعمال کرنے کے اہل 18 لاکھ 30 ہزار ووٹران میں سے 8.99 لاکھ خواتین ہیں۔ اس کے علاوہ، تقریباً 81,000 پہلی بار ووٹ دینے والے ہیں جنہوں نے 2019 کے پارلیمانی انتخابات کے بعد...109

وادی میں غیر قانونی کان کنی کا سلسلہ جاری

سرینگر/23 نومبر//

جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں گزشتہ دو دنوں سے غیر قانونی کان کنی میں ملوث دو جے سی بی مشینوں سمیت 12 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ ایک اہلکار نے وائس آف انڈیا کے نمائندے غلام نبی کھانڈے کو بتایا کہ محکمہ ارضیات اور کان کنی محکمہ کولگام کے عہدیداروں کی ایک ٹیم نے ڈسٹرکٹ منرل آفیسر (ڈی ایم او) مرتضٰی بشیر کی قیادت میں کولگام پولیس کے تعاون سے ضلع کے کئی مقامات پر ایک...110

ٹریکٹر سے گر کر طالب علم لقمہ اجل

مرگن ٹاپ سے لوڈ کیریر کھائی میں گرنے سے 2 افراد جاں بحق

سرینگر/23 مئی//

سرینگر کے پادشاہی باغ علاقے میں اس وقت کہرام مچ گئی جب 7 سالہ بچہ ٹریکٹر کے نیچے آکر لقمہ اجل بن گیا۔ ادھر کشتواڑ کے مرگن ٹاپ پر لوڈ کیریر گہری کھائی میں گرنے سے دو افراد جاں ہوگئے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر کے پادشاہی باغ علاقے میں اس وقت قیامت صغریٰ بپا ہوئی جب ٹریکٹر سے گر کر سات سال کا بچہ موت کی آغوش میں چلا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق کمسن بچہ ٹریکٹر میں سوار تھا جب ڈرائیور زرعی زمین پر کھیتی کر رہا تھا تاہم اچانک بچہ گر کر ٹریکٹر کے نیچے آ گیا جس کے نتیجے میں اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ مہلوک بچے کی شناخت احمد ولد محمد ہارون راتھر...111

جموں و کشمیر میں پارلیمانی انتخابات کے آخری مرحلے میں

ووٹنگ کے لئے تمام انتظامات کو حتمی شکل دی گئی

سرینگر/23 مئی//

جموں کشمیر میں پارلیمانی انتخابات کے آخری مرحلے میں اننت ناگ راجوری پارلیمانی حلقہ میں ہونے والی ووٹنگ کیلئے تمام انتظامات کو حتمی شکل دی گئی ہے کی بات کرتے ہوئے چیف الیکٹورل آفیسر جموں کشمیر پی کے پول نے کہا کہ لوگوں کیلئے اپنے ووٹ کا حق استعمال کرنا اور سب سے بڑی جمہوریت کے تہوار میں شرکت کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ 25 مئی کو ووٹ ڈالنے کیلئے بڑی تعداد میں باہر آئیں۔ جمہوری عمل میں ووٹروں کی بڑے پیمانے پر شرکت کی۔ سی این آئی کے مطابق جموں و کشمیر کے چیف الیکٹورل آفیسر پی کے پول نے اعلان کیا کہ لوک سبھا انتخابات کے چھٹے اور آخری مرحلے کیلئے جامع انتظامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اننت ناگ پونچھ راجوری پارلیمانی حلقہ کے لیے ووٹنگ 25 مئی کو ہونے والی ہے، اور ووٹنگ کے عمل کو ہموار...112

پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے تو کیا ہم ان سے ڈرے

پاکستانی زیر قبضہ کشمیر ہمارا ہے اور ہم واپس لیں گے: امیت شاہ

سرینگر/23 مئی//

ایک بار پھر اس بات کو دوہراتے ہوئے کہ لوک سبھا انتخابات کے پہلے پانچ مراحل میں بی جے پی نے 310 کا ہندسہ پار کیا ہے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ کانگریس 40 سیٹیں حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے تو کیا ہم اس سے ڈرے۔ بی جے پی والے ایٹم بم سے نہیں ڈرتے پاکستانی زیر انتظام کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے اور رہے گا اور ہم اسے واپس لے لیں گے۔ سی این آئی کے مطابق سدھارتھ نگر میں ایک انتخابی میٹنگ سے خطاب کرتے...113

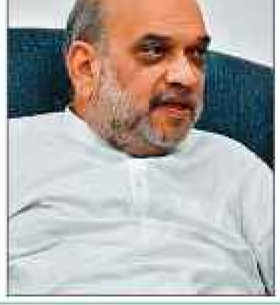

وادی کشمیر میں شدید گرمی کی لہر کے بیچ طبی ماہرین کی ایڈوائزری

مختلف مہلک بیماریوں سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اٹھانے کی تاکید

سرینگر/23 مئی//

وادی کشمیر میں شدید گرمی کی لہر کے بیچ طبی ماہرین نے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ گرمیوں کے ایام میں بیماریوں سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کریں جبکہ ساتھ ہی پانی زیادہ سے

زیادہ پینے کے علاوہ میوہ کھایا کریں۔ اس کے علاوہ براہ راست سورج کی روشنی سے بھی خود کو دور رکھیں۔ سی این آئی کے مطابق کشمیر...114

پی ڈی پی نے 2015 کو بھاجپا کو گود میں بٹھا کر پلا

لیکن اس کے بعد عوام کو سوائے مایوسی کچھ نہیں ملا: عمر عبداللہ

سرینگر/23 مئی//

پی ڈی پی نے 2015 میں یہاں بھاجپا کو گود میں بٹھا کر لایا لیکن اس کے بعد یہاں کے عوام کو سوائے مایوسی، تنگی، خوف و ہراس، ظلم و جبر، غیر یقینیت اور بے عزتی کے سوا کچھ نہیں ملا کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب

صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ آج ہمارے نوجوانوں کیلئے روزگار کے دروازے بند ہیں، ہماری زمین مختلف بہانوں کے ذریعے چھینی جارہی ہیں، کوئی سچ بولنے کی ہمت نہیں کر پاتا، اظہار رائے کی آزادی پر قدغن ہے، نوجوانوں کو یہاں سے اٹھا کر باہری ریاستوں کی جیلوں میں بند کیا جارہا ہے، اور...115

جموں و کشمیر میں شدید گرمی کی لہر کے باعث جنگلات میں آگ لگنے کے خطرات بڑھ گئے

سرینگر/23 مئی//

جموں کشمیر میں شدید ترین گرمی کی لہر کے بیچ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ہمالیائی خطے میں اگلے سات دنوں میں ''جنگل میں شدید آگ'' کے خطرے کی پیشگوئی کرتے ہوئے لوگوں سے تاکید کی ہے کہ جہاں کہیں پر بھی آگ لگنے کی اطلاع موصول ہو وہ متعلقہ محکمہ کو اس کی خبر دیں۔ سی این آئی کے مطابق وادی کے ساتھ ساتھ جموں میں بھی شدید گرمی کی لہر جاری ہے جس کے باعث جنگلات میں آگ لگنے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس کے چلتے جموں کشمیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے بتایا کہ اگلے 7 دنوں میں جنگلاتی علاقوں میں جنگل میں آگ لگنے کا شدید خطرہ...116

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

کم خوراکی طویل زندگی جینے میں مددگار

اگر آپ لمبی عمر چاہتے ہیں تو کم کھانا کھائیں، طبی ماہرین کے مطابق کم خوراکی سے بڑھتی عمر کے جسم پر پڑنے والے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ آسٹریلین یونیورسٹی میں کی جانے والی نئی تحقیق کے مطابق کم کھانا صحت مند اور لمبی زندگی گزارنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق اس طرح جسمانی نظام مسلسل مرمت ہوتا رہتا ہے۔ کم کیلوریز والی خوراک خاص طور پر طویل اور صحت مند زندگی گزارنے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ تحقیقی مطالعے کی سربراہ ماہر حیاتیات ڈاکٹر مارگو کہتی ہیں کہ کم کھانا جسم کے خلیات کو نقصان، تباہی اور کینسر کے خطرے سے بچاتا ہے جبکہ صحت مند بڑھاپے کا سبب بھی بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوراک کی مقدار میں کمی خلیات کی ری سائیکلنگ کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔

چھاتی کے سرطان سے بچاؤ کے طریقے

ہمارے ملک میں چھاتی کے سرطان کی شرح میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جارہا ہے تاہم کچھ معلومات ہونے کے وجہ سے اس مرض سے بچاؤ ممکن ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ایشیائی ملکوں میں جس شہر میں چھاتی کے سرطان کی شرح سب سے بلند ہے، وہ کراچی ہے۔ ویسے تو اس شہر میں تعلیم یافتہ اور باخبر خواتین کی تعداد دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ وہ چھاتی کے سرطان کے متعلق اتنی باخبر نہیں ہیں جتنا انھیں ہونا چاہیے۔ یہ ایسا مہلک مرض ہے جس سے آگہی کے باعث ہی محفوظ رہا جاسکتا ہے، مگر مرض سے متعلق آگہی کا نہ ہونا، بے احتیاطی، شرم اور دیگر عناصر کے باعث خواتین کی اکثریت جانتے بوجھتے بھی اس موضوع پر نہ تو معلومات حاصل کرتی ہے اور نہ اس حوالے سے کوئی احتیاط برتتی ہے جس کے باعث ان میں بروقت مرض کی تشخیص نہیں ہو پاتی، حالاں کہ اگر ابتدائی مرحلے میں اس کی تشخیص ہوجائے تو مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا میڈیا ہر موضوع پر معلومات اور آگہی فراہم کرتا رہتا ہے۔ چھاتی کے سرطان کے حوالے سے بھی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ٹی وی چینلز بھی حقائق پر مبنی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ بس ہماری خواتین کو اس جانب توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ انھیں چاہیے کہ اس سلسلے میں از خود بھی اس بات کا پتا لگاتی رہیں کہ کہیں ان کی چھاتی میں کوئی گلٹی یا رسولی تو نہیں، کوئی گانٹھ تو محسوس نہیں ہورہی یا یہ کہ کچھ بوجھ تو نہیں رہتی۔ ایسا شبہ محسوس کرتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور میموگرافی کرواکر تسلی کرلیں۔ اپنے روزمرہ اطوار زندگی پر ایک طائرانہ نظر دوڑائیں اور غور کریں کہ کیا اس میں ایسے عوامل شامل تو نہیں جو چھاتی کے سرطان کا سبب بن سکیں۔ اس میں رسک فیکٹر اہم ترین ہے، مثلاً آپ کی خوراک، وزن، جسمانی مشقت میں کمی وغیرہ۔ اگر آپ کے خاندان میں چھاتی کے کینسر کا مرض موجود ہے تو خصوصی طور پر اور بہ صورت دیگر عمومی طور پر چھاتی کا معائنہ ہر چھٹے ماہ میں ضرور کروائیں اور ممکن ہو تو چھاتی کے لیے کیا جانے والا خاص ایکسرے میموگرام بھی سال میں ایک مرتبہ ضرور کروالیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ پڑھی لکھی خواتین ہیں جو اس مرض سے آگہی رکھتی ہیں، انھیں چاہیے کہ وہ لازمی اپنے حلقہ احباب، آس پڑوس اور ملنے جلنے والیوں کو معلومات اور احتیاط فراہم کریں، خاص طور پر ان خواتین کو جن کی رسائی اخبارات، ٹی وی تک نہیں یا جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں اور غریب بھی ہیں، کیوں کہ اس مرض کے بارے میں آگہی کے باعث بہت سے کیسز ابتدائی مرحلے پر ہی تشخیص ہوسکیں گے اور اگر ابتدائی مراحل پر مرض تشخیص ہوجائے تو اس کا سو فی صد کام یاب علاج ممکن ہے۔ اگر آپ کے عزیز واقارب میں سے کسی کو چھاتی کا کینسر ہے تو اپنی میموگرافی کروانے کے علاوہ اپنی خوراک اور طرز زندگی میں بھی تبدیلی لائیں۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ جو خواتین خوراک میں چربی کا استعمال کم کرتی ہیں، پھل اور سبزیاں خصوصاً ریشے دار پھل اور سبزیاں زیادہ کھاتی ہیں اور باقاعدگی سے ورزش کرتی ہیں، ان میں سرطان کے خطرات کم ہوتے ہیں۔

منفی سوچ کیسے صحت پر اثر انداز ہوتی ہے

منفی سوچ اور جذبات ہماری جسمانی و دماغی صحت پر اثر انداز ہوتیہیں۔ جو لوگ منفی سوچ رکھتے ہیں ان میں بیمار رہنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ خوش رہتے ہیں اور ہر بات کو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں وہ خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہمارا رونا، کڑھنا، غصہ، پریشانی اور خوف ہمیں بیماری میں مبتلا کرتے ہیں۔ ہمیں کیوں کر خوشی سے صحت ملتی ہے؟ آیئے اس بارے میں جانتے ہیں۔

غصہ

غصہ ہمارے جگر پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جب بھی غصہ آئے تو ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی لینا چاہیے۔ باقاعدگی سے چہل قدمی بھی غصہ کے جذبات کو آہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔

اداسی / غم

غم اور دکھ ہمارے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کسی قریبی عزیز کی موت، نوکری ختم ہونا یا کسی تعلق کا ختم ہونا اکثر افراد کو دل کا مریض بنا دیتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق غم ہمارے پھیپھڑوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

پریشانی / فکر

پریشان ہونا اور فکر کرنا صحت کے لیے بے حد نقصان دہ ہے۔ معمولی باتوں پر بھی پریشان ہونے سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ آپ کے معدے پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ڈپریشن اور پریشانی کا شکار اکثر افراد یا تو بہت زیادہ غیر معمولی طریقے سے کھاتے ہیں یا پھر بہت کم کھاتے ہیں۔ فکر اور پریشانی بالوں میں سفیدی، سر درد اور بال جھڑنے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ یاد رکھیں، مستقبل کو کوئی نہیں بدل سکتا، جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا آنے والے کل کی فکر چھوڑ کر حال میں خوش رہیں۔

خوف

خوف آپ کے گردوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ان کی کارکردگی کو کمزور کردیتا ہے۔ کچھ افراد کو کسی چیز کا فوبیا ہوتا ہے، یہ فوبیا بھی ان کے لیے نقصان دہ ہے، لہٰذا اس کا فوری علاج ضروری ہے۔

دباؤ / تناؤ

ذہنی دباؤ آپ کے دماغ اور دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ فالج کا شکار اکثر افراد ذہنی تناؤ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مراقبہ، عبادت اور دوستوں، عزیزوں کے ساتھ وقت گزارنے سے ذہنی تناؤ کو کم کیا جاسکتا ہے۔

خوشی

خوشی کے بے شمار فائدے ہیں۔ یہ آپ کے اعصاب کو پرسکون اور ذہنی تناؤ کو ختم کرتی ہے۔ گھر والوں کے ساتھ اچھا وقت گزارنا، اپنی پسند کی کتاب پڑھنا یا فلم دیکھنا، اپنی پسندیدہ غذا کھانا، یہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو آپ کو خوشی دے سکتی ہیں۔

جوش

کسی ایسے شخص سے ملنا جو زندگی سے بھرپور ہو، یا کوئی ایسا کام انجام دینا جو آپ کو جوش و جذبہ سے بھر دے، دل کی صحت کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ جوش و خروش دل کو متحرک کرتا ہے اور وہ اپنے افعال بہتر طور پر انجام دینے لگتا ہے۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ روزانہ کوئی ایک ایسا نیا کام ضرور کریں، جو آپ میں جوش پیدا کرے۔

مثبت سوچ

کسی بھی چیز کے بارے میں مثبت سوچنا آپ کو دل کا مریض بننے سے بچاتا ہے اور دل اپنے افعال بہترین طریقے سے سرانجام دیتا ہے۔

ہنسنا

قہقہہ لگانا اور ہنسنا دماغ میں تناؤ پیدا کرنے والے کیمیائی مادے کو ختم کرتا ہے۔ جب بھی آپ پریشان یا اداس ہوں تو کوئی مزاحیہ کتاب پڑھیں، کوئی مزاحیہ فلم دیکھیں، یا کسی خوش مزاج دوست سے گفتگو کریں جو آپ کو ہنسا سکے۔ ہنسنا آپ کو کئی بیماریوں سے بچا سکتا ہے۔

گلے لگانا

ماہرین کے مطابق گلے ملنے سے جسمانی و دماغی اعصاب کو سکون ملتا ہے۔ جب بھی آپ اپنے کسی عزیز یا دوست کو پریشان یا اداس دیکھیں تو اسے گلے لگالیں۔ اس سے دل میں موجود دباؤ ختم ہوگا اور روح سچی مسرت سے ہم کنار ہوگی۔

منفی سوچ کیوں آتی ہے

لاطینی کی معروف کہاوت ہے کہ ''اگر تم اپنی زندگی بدلنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے تمہیں اپنی سوچ کو بدلنا ہوگا!'' ہمیں منفی سوچ کو مثبت سوچ میں بدلنا ہوگا، جس کی ایک بہت بڑی وجہ ابتدائی زندگی کے واقعات و سانحات بھی ہیں۔ بعض حادثات ایسے ہوتے ہیں جن کے نتائج منفی ہوتے ہیں اور وہ فرد کی شخصیت پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ اثرات آگے چل کر منفی سوچ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہیں سے انسان شعوری یا لاشعوری طور پر منفی سوچنا شروع کردیتا ہے۔

سوچ مثبت ہوتی ہے نہ منفی

پیدائشی طور پر سوچ مثبت ہوتی ہے نہ منفی۔ ہم کسی چیز کو پہلی بار سوچتے ہیں تو وہ کچھ اور طرح کی لگتی ہے، پھر سوچتے ہیں تو کچھ اور طرح کی ہوتی ہے۔ جب ایک شے کو بار بار سوچا جاتا ہے تو اس کی ایک واضح صورت بن جاتی ہے۔ پھر اس کے متعلق سوچنا آسان ہوجاتا ہے اور پہلے سے بہتر بھی۔

منفی سوچ کا نقصان

عام طور پر ہمیں پتا ہی نہیں لگتا اور کسی بھی موضوع پر ہم غیر محسوس طور پر منفی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے اندر منفی سوچ کے راستے بنے ہوئے ہیں اور ہم انھیں کبھی روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناک کے بیکٹیریا، جاڑے اور سردی لگنے کا تعین کرتے ہیں

ورجینیا// جاڑا یا سردی لگ جانے کو انگریزی میں صرف 'کولڈ' کے لفظ سے بیان کیا جاتا ہے۔ وائرس سے لاحق ہونے والا یہ مرض، کھانسی، بخار، سردی لگنے، حلق میں سوزش اور بہتی ناک کی وجہ بنتا ہے۔ تاہم اب ماہرین نے کہا ہے کہ اس کیفیت کی قسم اور شدت کی وجہ ہمارے ناک میں موجود بیکٹیریا کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جن افراد کے ناک میں اسٹافلوکوکس بیکٹیریا پایا جاتا ہے اگر انہیں سردی لگ جائے تو وہ بہت شدید ہوتی ہے۔ اور اگر دوسرے مریض کی ناک میں اسٹافلوکوکس کی مقدار کم ہو تو ان کا ناک زیادہ متاثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹروں نے ایک دلچسپ بات بھی دریافت کی ہے کہ ناک کے بیکٹیریا چھ مختلف انداز یا پیٹرن میں پائے جاتے ہیں۔ ہر پیٹرن سردی لگنے کی مختلف شدت کا ذمے دار ہوتا ہے۔ یعنی جس انداز سے ناک میں بیکٹیریا ہوں گے اسی طرح سردی یا ٹھنڈ لگنے کا کم یا زیادہ اثر بھی ہوگا۔ ماہرین کے مطابق ناک میں بیکٹیریا کا یہ تناسب جسم کے اندر سردی لگانے والے وائرسوں سے بھی عین مطابقت میں ہوتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف ورجینیا اسکول آف میڈیسن کے ماہرین نے کی ہے۔ اس تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر رونلڈ بی ٹرنر کہتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز تحقیق بتاتی ہے کہ بیکٹیریا کا بوجھ اور اقسام کا تعلق کس طرح جاڑے سے بیمار ہونے کی شدت پر ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ناک کے بیکٹیریا کس طرح ٹھنڈ کے وائرس سے ہمیں بیمار کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ناک کے بیکٹیریا ہمیں ٹھنڈ نہیں لگاتے بلکہ سردی کا وائرس ہمیں بیمار کرتا ہے لیکن ناک کے بیکٹیریا اس شدت کو کم یا زیادہ کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم اس پر مزید تحقیق لازمی ہے۔

کیا جسمانی وزن میں کمی کے لیے ڈائٹنگ اچھا آپشن ہے

جسمانی وزن کم کرنے کے لیے کھانا چھوڑ دینا یا ڈائٹنگ کے نتیجے میں مسلز کی کمزوری اور توند کی چربی بڑھنے کا خطرہ طویل المعیاد مدت میں بڑھتا ہے۔ یہ دعویٰ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ مردوں کے مقابلے میں خواتین جسمانی وزن کو تیزی سے کم کرنے کے لیے ڈائٹنگ کرنے کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے، جس کے دل، گردوں اور خون کے گردشی نظام پر مختصر المدت اور طویل المدت بنیادوں پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران چوہوں پر تجربات کے دوران محققین نے عام معمول کے مقابلے میں غذائی کیلوریز 60 فیصد کمی کے ساتھ جانوروں کو کھلائی، جس کا موازنہ انسانوں میں روزانہ 2 ہزار کیلوریز پر مشتمل غذا کو 800 کیلوریز تک لے جانے سے کیا جاسکتا ہے۔ تین دن اندر کے چوہوں پر اس غذائی کمی کا اثر دیکھنے میں آیا یعنی جسمانی وزن میں کمی ہوگئی، تاہم اس کے نتیجے میں میٹابولک عناصر اور افعال جیسے بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن، گردوں کے افعال اور دوران خون بھی متاثر ہوئے۔ تاہم جیسے ہی معمول کی غذا بحال کی گئی تو جسمانی وزن، بلڈ پریشر اور دل کی دھڑکن بھی معمول پر آگئی۔ مگر محققین نے دریافت کیا کہ ڈائٹنگ کے خاتمے کے 3 ماہ بعد ان جانوروں کے پیٹ کے اردگرد چربی جمع ہونے کی شرح بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ ڈائٹنگ ختم کرنے کے بعد بھی بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ ہوتا ہے جبکہ توندکی چربی کے ساتھ جسم میں آنے والی تبدیلیاں طویل المعیاد بنیادوں پر ڈائٹنگ کے عمل سے گزرنے والے افراد کے لیے صحت کے لیے خطرہ ثابت ہوسکتی ہیں۔

ورزش نہ کرنے سے 1.4 ارب انسانوں کو خطرناک بیماریوں کا خطرہ

نیویارک// عالمی ادارہ صحت کی ایک تازہ رپورٹ میں ڈاکٹروں نے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا میں ایک اعشاریہ چار ارب انسان مناسب ورزش نہ کرنے کی وجہ سے خود کو انتہائی خطرناک بیماریوں کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی طرف سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کے عوام آرام دہ، کاہل اور آسائش بخش زندگی سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔ دنیا بھر کے ایسے ممالک میں ایک تہائی خواتین اور ایک چوتھائی مرد خود کو ایسے خطرناک حالات میں لے گئے ہیں، جہاں ہارٹ اٹیک، ذیابیطس اور کینسر جیسے امراض کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ بدھ کے روز دا لانسیٹ گلوبل ہیلتھ جرنل میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے مطابق، ''غیر فعال جسمانی سرگرمیاں ایسے افراد کو این سی ڈی بیماریوں کی طرف لے کر جارہی ہیں۔ ورزش نہ کرنے کے منفی اثرات ذہنی صحت اور معیار زندگی کو بھی متاثر کرتے ہیں۔'' ڈبلیو ایچ او نے دفاتر میں بیٹھ کر یا انتہائی آرام دہ ماحول میں کام کرنے والے بالغ افراد کو کم از کم فی ہفتہ ایک سو پچاس منٹ کی 'اعتدال پسندانہ ورزش' کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان میں ہلکی رفتار سے دوڑنا، تیراکی یا پھر سائیکلنگ شامل ہے۔ اگر یہی ورزشیں سخت طریقے سے کی جائیں تو پھر فی ہفتہ ان کا دورانیہ کم از کم 75 منٹ تک ہونا چاہیے۔ اس تحقیق میں سن دو ہزار سولہ کے بعد سے دنیا بھر کے 168 ممالک میں سے انیس لاکھ افراد کے اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں۔ محققین کے مطابق سن دو ہزار ایک کے بعد سے انسانوں کی جسمانی سرگرمیوں میں بہتری پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اس تحقیق میں شامل ڈاکٹر ریگینا گوتھولڈ کا نیوز ایجنسی اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ اس وقت دنیا کے ایک چوتھائی بالغ (ایک اعشاریہ چار ارب انسان) ناکافی فعال ہیں یا انتہائی کم ورزش کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے مطابق غریب اور امیر اقوام میں ورزش کرنے کے رجحان میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔ اسی طرح خواتین اور مردوں کے لائف اسٹائل میں بھی فرق ہے۔ امیر ممالک کے عوام میں ایسی بیماریوں کا خطرہ غریب ممالک کی نسبت دو گنا زیادہ ہے۔ ریگینا گوتھولڈ کے مطابق امیر ممالک میں لوگ زیادہ وقت کمروں میں گزارتے ہیں، دفتری اوقات زیادہ طویل ہیں، زیادہ غذائیت والی خوراک تک رسائی آسان ہے اور محنت طلب کام بھی کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں ورزش نہ کرنے والوں کو خطرناک بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہے۔

صحت منداور تندرست زندگی

صحت مند اور تندرست زندگی، ہر انسان کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر صحت نہ ہو تو انسان دولت، شہرت، عزت، اور شاید کسی بھی نعمت سے خوشی حاصل نہ کرسکے۔ غالب نے بھی کیا خوب کہا تھا کہ 'تندرستی ہزار نعمت ہے'۔ ہر چندکہ، غیر صحت بخش ماحول، مرغن اور مصالحے دار غذاؤں، جسمانی سرگرمیوں میں کمی، تمباکو نوشی اور تیز رفتار زندگی کے باعث، انسان صحت مند زندگی گزارنے پر مجبور ہے، تاہم حقیقت یہ ہے کہ صحت مند زندگی گزارنا اتنا مشکل بھی نہیں۔

چلیں پھریں، چست رہیں

ماہرینِ صحت تجویز کرتے ہیں کہ ایک انسان کے لیے ہفتہ میں 150 منٹ کی ہلکی اور بھاری جسمانی سرگرمی میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ اس سے جسم میں خون کی روانی تیز ہوتی ہے اور جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی کارکردگی میں بھی بہتری آتی ہے، ذہنی دباؤ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جسمانی مشقت کے لیے جم جوائن کرنا لازمی نہیں، اس لیے اگر آپ جم جوائن نہیں کرسکتے تو اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ گھر کے ہر کام کے لیے گاڑی نہ نکالیں، پیدل جائیں یا سائیکل کا انتخاب کریں، گھر کی صفائی خود کریں اور لفٹ یا خودکار زینے کے بجائے سیڑھیاں چڑھنے اترنے کو ترجیح دیں۔

تمباکو نوشی سے پرہیز

اگر آپ صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو یہ سب سے اہم قدم ہے۔ تازہ ترین تحقیقی رپورٹ کے مطابق، کثرت سے تمباکو نوشی ذیابیطس کے علاوہ 13 اقسام کے کینسر کا سبب بن سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جو افراد سگریٹ نوشی نہیں کرتے لیکن اس کے دھوئیں میں سانس لیتے ہیں، ان میں دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والوں میں نظر کے کمزور ہونے یا اندھے پن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین میں سگریٹ نوشی کے اثرات سے نوزائیدہ بچوں میں پیدائشی کٹے ہونٹ، حمل کے دوران پیچیدگیوں کا پیدا ہونا، جوڑوں کا درد اور جسم کی دفاعی صلاحیت میں کمی ہوجاتی ہے۔

چاق و چوبند ہونے کے فائدے

چاق و چوبند ہونے کا مطلب ہے، آپ کا جسم اپنے کام اور افعال بہتر طریقے سے کرنے کے قابل ہو۔ آپ کے دل اور پھیپھڑے اچھی طرح اپنا کام انجام دے رہے ہوں اور آپ کا معمول زندگی ایسا ہو، جس میں اضافی کیلوریز (حرارے) استعمال ہونے کا باقاعدہ انتظام موجود ہو۔ اس سلسلے میں، آپ چند چیزوں پر عمل پیرا ہوکر اپنے لیے صحت مند زندگی کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

نیند کے اوقات کار

رات کے وقت بھرپور نیند صحت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ 24 گھنٹے میں 6 سے 8 گھنٹے کی نیند ایک انسان کو تازہ دم اور چست کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس سے روزمرہ کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، تھکن، چڑچڑے پن اور ذہنی دباؤ سے چھٹکارا ملتا ہے۔ رات کے اوقات میں لی جانے والی نیند دن کی نیند کے مقابلے میں دگنی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے ماہرین رات میں جاگنے کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں۔

محتاط رہیں، اپنا چیک اپ کروائیں

آپ نے یہ مقولہ تو سنا ہوگا کہ احتیاط، علاج سے بہتر ہے۔ کسی بیماری کے بعد ہی ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری نہیں۔ اپنے چند جسمانی ٹیسٹ ریگولر کرواتے رہنے سے آنے والی بیماریوں کا اندازہ ہوجاتا ہے اور پہلے ہی سے ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

سیب اور ناشپاتی سمیت کئی پھل فالج سے بچانے میں مددگار

ایمسٹرڈیم، ہالینڈ: سیب اور ناشپاتی سمیت کئی پھلوں اور سبزیوں میں موجود ایک اہم جزو فالج کے حملے سے روک سکتا ہے۔ ہالینڈ میں کی گئی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اگر آپ باقاعدگی سے ناشپاتی اور سیب کھاتے ہیں تو اس سے فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پھلوں میں ایک خاص اینٹی آکسیڈنٹ ''کورسیٹن'' خون کے لوتھڑے بننے سے روکتا ہے اور خون کی روانی کو بھی بہتر بناتا ہے۔ یہ اینٹی آکسیڈنٹ سفید گودے والے میٹھے پھلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ کورسیٹن دیگر کئی پھلوں اور سبزیوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن سیب اور ناشپاتی کا معاملہ مختلف ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ ہالینڈ کے ماہرین نے 20 ہزار افراد کا 10 سال تک مطالعہ کیا اور بتایا کہ جن افراد نے زیادہ مقدار میں سیب اور ناشپاتی سمیت سفید گودے والے پھل کھائے تھے ان میں فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم دیکھا گیا ہے۔ یعنی اگر کوئی فرد سفید گودے والے پھل اور سبزیوں کی مقدار 25 فیصد بڑھائی جائے تو فالج کا خطرہ 9 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ اس بنا پر ایک سیب کھائیں اور ڈاکٹر بھگائیں کے محاورے کو فالج کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیورسٹین ایک اہم جزو ہے جو خون کے لوتھڑے بننے کو روکتا ہے اور ساتھ ہی پورے بدن میں خون کے بہاؤ کو بہتر بناتا ہے۔ بلڈ پریشر کی زیادتی اور ہائی کولیسٹرول فالج کی سب سے بڑی وجوہ ہیں۔ اسی طرح سگریٹ نوشی چھوڑ کر سیب اور ناشپاتی کھانے سے فالج کو دور بھگایا جاسکتا ہے۔ ان پھلوں کو کھانے سے خلوی صحت بہتر ہوتی ہے اور سائٹوکائنز بنتے ہیں جو خون کو گاڑھا ہونے سے بچاتے ہیں۔

ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا نقصان دہ

نیویارک// کیا آپ پانی پینے کے لیے ایک ہی پلاسٹک کی بوتل روزانہ استعمال کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اچھی بات تو یہ ہے کہ جسم میں پانی کی سطح برقرار رکھنا صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے مگر کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آخری بار اس بوتل کو کب دھویا تھا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسے تو صرف پانی سے بھرا جاتا ہے اور وہ گندی نہیں ہوتی؟ درحقیقت یہ پلاسٹک کی ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ تحقیق کے مطابق پانی کی بوتلیں بنانے والی کمپنیاں اپنے صارفین کو انہیں دوبار ہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتیں کیونکہ روزمرہ کے معمولات میں پلاسٹک میں خرابیاں آتی ہیں جیسے چٹلا ہونا یا دراڑیں۔ کیا آپ پانی پینے کے لیے ایک ہی پلاسٹک کی بوتل روزانہ استعمال کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اچھی بات تو یہ ہے کہ جسم میں پانی کی سطح برقرار رکھنا صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے مگر کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آخری بار اس بوتل کو کب دھویا تھا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسے تو صرف پانی سے بھرا جاتا ہے اور وہ گندی نہیں ہوتی؟ درحقیقت یہ پلاسٹک کی ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ تحقیق کے مطابق پانی کی بوتلیں بنانے والی کمپنیاں اپنے صارفین کو انہیں دوبارہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتیں کیونکہ روزمرہ کے معمولات میں پلاسٹک میں خرابیاں آتی ہیں جیسے چٹلا ہونا یا دراڑیں۔

چابہار معاہدہ بھارت ایران تعلقات کیلئے اہم سنگ میل/ وزیر اعظم

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے ایران کی اسٹریٹجک چابہار بندرگاہ کو چلانے کے معاہدے کو ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی تجارت اور صنعت کو فروغ دینے کے لیے افغانستان اور وسطی ایشیا کو ملانے کے لیے کام کرے گا۔ حال ہی میں، بھارت اور ایران نے چابہار بندرگاہ کو چلانے کے لیے 10 سالہ معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ پی ٹی آئی کو دیے ایک انٹرویو میں وزیر اعظم مودی نے ایران کے ساتھ چابہار بندرگاہ کو چلانے کے لیے 10 سالہ معاہدے پر دستخط کو ایک اہم قدم قرار دیا اور کہا کہ نئی دہلی افغانستان اور وسطی ایشیائی خطے کو ملانے کے لیے کام کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ چابہار بندرگاہ کی ترقی کے لیے طویل مدتی معاہدے پر حالیہ دستخط ایک اہم سنگ میل ہے۔ ہندوستان ٹائمز نے پیر، 20 مئی کو نریندر مودی کے حوالے سے کہا، ہندوستان اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کرے گا کہ ہماری کوششیں علاقائی روابط، تجارت اور تجارت کو فروغ دیں۔ یہ رابطے کو فروغ دینے کے ہمارے وژن میں بھی شامل ہے۔ گزشتہ پیر، دہلی اور تہران نے ایک 10 سالہ دو طرفہ معاہدے پر دستخط کیے جس کے تحت ہندوستان کو افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کو اپنی تجارتی اشیاء برآمد کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ معاہدہ ہندوستان کو شمالی جنوبی بین الاقوامی ٹرانسپورٹ کوریڈور سڑک اور ریل نیٹ ورک سے جوڑ دے گا۔ چابہار بندرگاہ ایران، بھارت اور افغانستان کے سہ فریقی منصوبوں میں سے ایک ہے۔ اس معاہدے پر 2016 میں نریندر مودی، حسن روحانی اور محمد اشرف غنی نے تہران میں دستخط کیے تھے۔ معاہدے کا ایک اہم مقصد افغانستان اور دیگر وسطی ایشیائی ممالک کو ایران کے ذریعے بین

الاقوامی پانیوں بالخصوص بھارت سے جوڑنا تھا۔ اس معاہدے کے بعد ایک بھارتی کمپنی نے بندرگاہ کی آپریشنل ذمہ داری سنبھالی۔ اس عرصے کے دوران، افغانستان کو ہندوستان کی انسانی امداد کا ایک اہم حصہ اسی راستے سے چلایا گیا ہے۔ حالیہ برسوں میں، افغانستان اور پاکستان کے درمیان تجارتی اور ٹرانزٹ تعلقات میں عدم استحکام کے ساتھ، چابہار بندرگاہ افغانستان اور بھارت کے لیے پاکستان کو نظرانداز کرنے کے لیے ایک آپشن بن گئی ہے۔ افغان تاجروں پر پاکستان کے سخت اقدامات کی وجہ سے کچھ تاجروں نے کراچی کی بندرگاہ پر چابہار بندرگاہ کے استعمال کو ترجیح دی ہے۔ گزشتہ سال بھارت نے چابہار بندرگاہ کا استعمال کرتے ہوئے افغانستان کو 20,000 ٹن گندم کی امداد بھیجی تھی۔ 2021 میں اسے ایران کو ماحول دوست کیڑے مار ادویات فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ دریں اثنا ہندوستان ان تمام اہم سربراہی اجلاسوں میں شرکت کرے گا جو عالمی امن، سلامتی اور ترقی کے ایجنڈے کو فروغ دیتے ہیں، وزیر اعظم نریندر مودی نے اگلے ماہ G-7 اجلاس اور یوکرین امن سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے انہیں دعوت نامے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے۔ پی ٹی آئی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں، وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان ان سربراہی اجلاسوں میں "گلوبل ساؤتھ کی آواز کو" تاکہ عالمی گفتگو کو شکل دی جا سکے اور انسانی مرکوز ترقی اور ایک خوشحال اور پرامن دنیا کے وژن کو آگے بڑھایا جا سکے۔ مودی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ شرکت کی تصدیق وقت، لاجسٹکس اور متوازی وعدوں کا عنصر ہو گی۔ مودی نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ کیا وہ ایسے کثیر الجہتی اجتماعات میں شرکت کریں گے۔ اٹلی 13 سے 15 جون تک G-7 سربراہی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے جبکہ یوکرین امن سربراہی اجلاس 15 سے 16 جون تک سوئٹزرلینڈ میں منعقد ہوگا۔ مودی نے کہا کہ سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان کو دعوتیں ملنا ہندوستان کی اہمیت اور شراکت کا اعتراف ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ اس مضبوط عالمی مصروفیت کی عکاسی کرتے ہیں جو ہمارے وسودھیو کٹمبکم (دنیا ایک خاندان ہے) کے فلسفے کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے۔ مودی نے کہا، "ہندوستان ان تمام اہم سربراہی اجلاسوں میں شرکت کرے گا جو عالمی امن، سلامتی اور ترقی کے ایجنڈے کو فروغ دیتے ہیں۔"

قدیم ہندوستانی حکمت کی جڑیں 5000 سال پرانی تہذیبی وراثت میں پیوست ہیں/ آرمی چیف

نئی دہلی// ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل منوج پانڈے نے کہا کہ قدیم ہندوستانی منطقی جڑیں 5000 سال پرانی تہذیبی وراثت میں پیوست ہیں، جہاں علم سے بے پناہ قدر وابستہ ہے۔ یہاں منگل کو نئی دہلی میں 'ہندوستانی اسٹریٹجک کلچر کے تاریخی نمونوں پر ایک سیمینار میں انہوں نے کہا کہ قدیم ہندوستانی حکمت کی جڑیں 5000 سال پرانی تہذیبی وراثت میں پیوست ہیں، جہاں علم کے ساتھ بے پناہ قدر وابستہ ہے۔ اس وراثت کی مثال دانشورانہ ادب کے ایک وسیع ذخیرے سے ملتی ہے۔ پانڈے نے کہا کہ 'پروجیکٹ ادبھو کا تصور ریاست سازی کے گہرے ہندوستانی ورثے کو دوبارہ دریافت کرنے کے خیال سے بنایا گیا تھا اور اسٹریٹجک خیالات، جو ریاستی دستکاری، جنگی سازوسامان، سفارت کاری اور عظیم حکمت عملی کے قدیم متن سے ماخوذ ہیں اور موجودہ دور کی فوج میں متعلقہ تعلیمات کو متعارف کراتے ہیں۔ آرمی چیف نے کہا کہ پراجیکٹ ادبھو کا آغاز 21 اکتوبر 2023 کو انڈین ملٹری ہیریٹیج فیسٹیول کے پہلے ایڈیشن میں رکشا منتری راج ناتھ سنگھ نے کیا تھا۔ ہندوستانی فوج نے یو ایس آئی کے ساتھ مل کر وسیع غور و خوض، پینل مباحثوں کی ایک سیریز اور قابل ذکر مضامین کے ماہرین کی طرف سے کاغذی پیشکشوں کے ذریعے ایک کوشش کی ہے، تاکہ قدیم حکمت کو جدید منظرناموں، بین الاقوامی تعلقات اور غیر ملکی ثقافتوں پر لاگو کیا جا سکے۔ پانڈے نے کہا کہ اس منصوبے نے قدیم متون جیسے ویدوں، پرانوں، اپنشدوں اور ارتھ شاستر میں گہرائی تک رسائی حاصل کی ہے، جن کی جڑیں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ مزید برآں، انہوں نے مہابھارت کی مہاکاوی لڑائیوں اور موریوں، گپتوں اور مراٹھوں کے دور حکومت میں ہونے والی حکمت عملی کی خوبیوں کو تلاش کیا ہے، جس نے ہندوستان کے بھرپور فوجی ورثے کو تشکیل دیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پروجیکٹ ادبھو نے ممتاز ہندوستانی اور مغربی اسکالرز کے درمیان کافی فکری ہم آہنگی کا انکشاف کیا ہے، ان کے افکار، فلسفوں اور نقطہ نظر کے درمیان گونج کو اجاگر کیا ہے۔ مزید برآں، انہوں نے ہندوستان کی قبائلی روایات، مراٹھا نوال کی نقاب کشائی کرتے ہوئے، نئے علاقوں کی تلاش کو متحرک کیا ہے۔ پانڈے نے کہا کہ یہ پروجیکٹ تعلیمی ماہرین، اسکالرز، پریکٹیشنرز اور عسکری ماہرین کے درمیان سول ملٹری تعاون کو فروغ دے کر، پوری قوم کے نقطہ نظر کو مضبوط کرتا ہے، پانڈے نے کہا کہ اس طرح کی اجتماعی کوششیں قدیم ہندوستان کے دفاع اور حکمرانی کے مطالعہ کا دائرہ وسیع کرتی ہیں، اور ملک کی ترقی کو تقویت بخشتی ہیں۔

وزیر خارجہ کی اقوام متحدہ میں ماریشس کے ایلچی سے ملاقات

نئی دہلی// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو اقوام متحدہ میں ماریشس کے مستقل نمائندے جگدیش کونجول سے ملاقات کی۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے متعدد عالمی مسائل پر ان کے ساتھ ہونے والی بات چیت کی تعریف کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں جے شنکر نے کہا کہ ماریشس کے سفیر جگدیش کونجول سے مل کر خوشی ہوئی۔ متعدد عالمی مسائل پر ہماری بات چیت کو سراہا۔ ایکس پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں کہا کہ بھارت اور ماریشس کے درمیان قریبی، دیرینہ تعلقات ہیں۔ خصوصی تعلقات کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی نژاد لوگ جزیرے کی 1.2 ملین کی آبادی کا تقریباً 70 فیصد ہیں۔ مارچ کے شروع میں، صدر دروپدی مرمو نے ہندوستان اور ماریشس کے درمیان مالیاتی خدمات کے شعبے میں تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے، اور بدعنوانی اور منی لانڈرنگ سے نمٹنے کے لیے صلاحیت کی تعمیر کے لیے چار یادداشتوں کے مفاہمت (ایم او یو) پر دستخط کی نگرانی کی۔ نیز، ہندوستان کے یونین پبلک سروس کمیشن اور ماریشس کے پبلک سروس کمیشن کے درمیان عوامی خدمات کی بھرتی میں تجربات اور مہارت کا اشتراک کرنے کے لیے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ دونوں ممالک نے بھارت-ماریشس ڈبل ٹیکس سے بچنے کے معاہدے میں ترمیم کرنے کے پروٹوکول پر بھی اتفاق کیا۔ صدر مرمو اور ماریشیا کے وزیر اعظم نے عملی طور پر 14 کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروجیکٹوں کا بھی افتتاح کیا جو ہندوستان کی مالی مدد سے نافذ کیے جانے والے ہیں۔ ہندوستان روایتی طور پر بحران کے وقت ماریشس کے لیے پہلا جواب دہندہ رہا ہے۔

ہم کسی کو بھارت کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے/ سری لنکن وزیر خارجہ

کولمبو// سری لنکا کے وزیر خارجہ علی صابری نے ہندوستان کے قومی سلامتی کے مفادات کے تحفظ کے لئے اپنے ملک کے عزم کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ کولمبو ایک ذمہ دار پڑوسی کے طور پر کسی کو ہندوستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دے گا۔ وزیر موصوف نے چینی تحقیقی جہازوں کے جزیرے والے ملک کے دوروں سے متعلق ہندوستان کے خدشات کو بھی دور کرتے ہوئے کہا کہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ شفاف طریقے سے کام کرنا چاہیں گے لیکن دوسروں کی قیمت پر نہیں۔ تمام ممالک کے ساتھ مل کر کام کریں گے، لیکن ہندوستانی سلامتی سے متعلق کسی بھی معقول خدشات کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اور ہم کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ اس کے تابع ہو، ہم تمام ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں گے۔ وزیر نے خبر رساں ایجنسی کو دیے ایک انٹرویو میں کہا کہ مجھے ابھی پتہ چلا ہے کہ حال ہی میں چین ہندوستان کا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر بن گیا ہے۔ اسی طرح، جیسے آپ ان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ہم بھی سب کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں گے، لیکن یہ کسی اور کی قیمت پر نہیں آنا چاہیے۔ میں ایک ذمہ دار پڑوسی اور تہذیبی شراکت دار کے طور پر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے ہندوستان کے جائز سیکورٹی خدشات کو نقصان پہنچے۔ جب ہندوستان میں جاری انتخابات کے بارے میں پوچھا گیا تو وزیر نے کہا کہ یہ مشق ایک جمہوریت کا جشن ہے اور زور دے کر کہا کہ سری لنکا انتخابی نتائج سے قطع نظر بھارت کے ساتھ کام کرے گا۔ یہ جمہوریت کا جشن ہے جو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت۔ ہندوستانی لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ ہندوستانی لوگ جان لیں گے کہ ان کے لیے کیا اچھا ہے۔ میرے خیال میں جب انتخابات کی بات آتی ہے تو یہ گھریلو معاملہ ہے۔ یہ عوام کو ہی فیصلہ کرنا ہے اور دوسروں کو صرف دیکھنا چاہیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جشن جمہوریت کا ہے ہم اس کا پرامن نتیجہ چاہتے ہیں اور ہم ہندوستانی عوام کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ پچھلے سال، ہندوستان نے سری لنکا کی بندرگاہ پر بحری جہاز کے ڈاکنگ پر اپنے حفاظتی خدشات کا اظہار کیا تھا کیونکہ اسے ایک تحقیقی جہاز کے طور پر دکھایا گیا تھا جس میں سمندری بستر کی نقشہ سازی کی صلاحیت تھی، جو چینی بحریہ کے اینٹی سب میرین آپریشنز کے لیے اہم ہے۔ چینی تحقیقی جہاز سری لنکا کی ہمبنٹوٹا بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا تھا۔

کانگریس نے ملک کو برباد کیا اور جنگل راج والوں نے بہار کو جرائم کی فیکٹری بنا دیا/ وزیر اعظم

پٹنہ (بہار)// بہار کے موتیہاری میں بی جے پی امیدوار کے حق میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کے روز کہا کہ کانگریس نے ملک کو برباد کر دیا ہے اور جنگل راج کے لوگوں نے بہار کو جرائم کی فیکٹری بنا دیا ہے۔ کانگریس نے اپنی تمام تر کوششیں صرف ایک خاندان کو فروغ دینے کے لیے لگا دیں۔ عوام کا جوش و خروش دیکھ کر انہوں نے کہا کہ آپ کا جوش و خروش خود بتاتا ہے کہ 4 جون کو کیا نتیجہ آنے والا ہے۔ پارٹی امیدوار رادھا موہن سنگھ کے حق میں اپنے خطاب کے دوران پی ایم نے کانگریس پر تنقید جاری رکھی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد مرکز میں اقتدار میں آنے کے بعد کانگریس نے صرف ایک خاندان کو آگے بڑھانے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں لگا دیں۔ کانگریس اور اس کے اتحادیوں نے مل کر ملک کے 60 سال برباد کر دیے۔ تین نسلوں کی زندگیاں تباہ کر دیں۔ 60 سالوں میں ان لوگوں نے بڑے بڑے محلات بنائے، سوئس بینکوں میں کھاتے کھولے اور غریبوں اور بے سہارا لوگوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ انہیں آپ کے مسائل اور غربت سے کوئی سروکار نہیں۔ کانگریس کے ساتھ ساتھ پی ایم نے آر جے ڈی پر بھی حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں جنگل راج کے لوگوں نے بہار کو جرائم کی فیکٹری بنا دیا ہے۔ جنگل راج والوں نے بہار کے لوگوں کو بم، بارود اور مافیا دیا۔ جو لوگ صرف جنگل راج میں جرائم کو بڑھاوا دینے میں لگے ہوئے تھے وہ بہار کی ترقی کیسے کریں گے؟ نتیش کمار کے ساتھ سشیل مودی کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان دونوں نے مل کر بہار میں جنگل راج کو ختم کرنے میں قابل ستائش کردار ادا کیا۔ ان کی کوششوں سے بہار میں بیٹیوں نے ترقی کی، نقل مکانی رکی اور لوگوں کو کئی سہولیات ملی۔ انڈیا اتحاد پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 21ویں صدی انڈیا اتحاد کے گناہوں کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اسی لیے ہر الیکشن میں عوام کانگریس اور آر جے ڈی جیسی پارٹیوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ 4 جون کو انڈیا اتحاد کے ارادوں پر سب سے بڑا حملہ ہوگا۔ عوام کا ووٹ ملک میں بدعنوانی پر حملہ ہوگا، یہ خوشامدی سیاست پر حملہ ہوگا، یہ ٹکڑے ٹکڑے گینگ پر حملہ ہوگا، یہ سناتن کو گالی دینے والی مسخ شدہ ذہنیت پر حملہ ہوگا۔ مجرموں، مافیا اور جنگل راج پر حملہ ہوگا، یہ خواتین مخالف ذہنیت پر حملہ ہوگا۔ پی ایم نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے چمپارن میں ستیہ گرہ اور سوچ کر کیا تھا۔ آزادی کے بعد کانگریس کو اس سے تحریک لے کر ملک میں صفائی کی تحریک چلانی چاہیے تھی لیکن انہیں باپو کو سب سے بڑا خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع ملا تھا لیکن انہوں نے اقتدار میں آنے کے پہلے ہی دن باپو کو مکمل طور پر چھوڑ دیا۔ باپو کے خیالات کو چھوڑ دیا، باپو کی اخلاقیات کو چھوڑ دیا اور باپو کے نظریات کو چھوڑ دیا۔

ہندوستانی تارکین وطن گوپی تھوٹا کورا نے پہلے ہندوستانی خلائی سیاح کے طور پر تاریخ رقم کی

نئی دہلی// ہندوستانی تارکین وطن گوپی تھوٹا کورا ایمیزون کے بانی جیف بیزوس کے بلیو اوریجن کے NS-25 مشن کے عملے کے ایک حصے کے طور پر خلا میں جانے والے پہلے ہندوستانی خلائی سیاح اور دوسرے ہندوستانی بن گئے۔ جس نے کامیابی کے ساتھ اپنی ساتویں انسانی خلائی پرواز اور 25ویں پرواز مکمل کی۔ تھوٹا کورا عملے کے پانچ دیگر ارکان میں شامل تھے، جن میں میسن اینجل، سلوین چیرون، کینتھ ایل ہیس، کیرول شیلر، اور سابق فضائیہ کے کیپٹن ایڈ ڈوائٹ شامل تھے، جنہیں صدر جان ایف کینیڈی نے 1961 میں ملک کے پہلے سیاہ فام خلاباز کے طور پر منتخب کیا تھا۔ تھوٹا کورا نے مشن کے بارے میں اپنے جوش و خروش کا اظہار کیا اور مدر ارتھ کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا، جب کہ ہر خلاباز نے بلیو اوریجن فاؤنڈیشن، کلب فار دی فیوچر کی جانب سے ایک پوسٹ کارڈ خلا میں لے کر جانا ہے، جس کا مقصد آنے والی نسلوں کو STEAM میں کیریئر بنانے کی ترغیب دینا ہے۔

او این جی سی نے مالی سال 24 میں اب تک کے سب سے زیادہ اسٹینڈ لون منافع کا اعلان کیا

نئی دہلی// او این جی سی نے مالی سال 2024 میں 40,526 کروڑ روپے کا اب تک کا سب سے زیادہ اسٹینڈ خالص منافع کا اعلان کیا ہے۔ کمپنی نے ایک فائلنگ میں ایکسچینج کو مطلع کیا۔ کمپنی کا مجموعی خالص منافع بھی مالی سال 2024 میں سب سے زیادہ 57,101 کروڑ روپے ہے۔ کمپنی کی خام تیل کی پیداوار سہ ماہی میں 2.4 فیصد بڑھ کر 5.359 MMT ہوگئی ہے۔ تاہم، کمپنی کی اسٹینڈ الون مجموعی آمدنی مالی سال 23 میں 1,55,517 کروڑ روپے سے مالی سال 24 میں 11 فیصد کم ہو کر 1,38,402 کروڑ روپے ہوگئی۔ مالی سال 24 میں اسٹینڈ الون منافع سالانہ 1.1 فیصد بڑھ کر 40,526 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

ہارڈ کور انعامی سمیت دس نکسلی گرفتار

سکما// مسلح افواج نے 10 نکسلیوں کو گرفتار کیا ہے، جن میں ایک کٹر نکسلائیٹ بھی شامل ہے، جو بستر کے سکما ضلع میں، دولار جنگل کے قریب سرگرم تھا۔ ہارڈ کور نکسلی ایک لاکھ روپے کا انعامی ہے۔ سکما پولس کی طرف سے دی گئی جانکاری کے مطابق اتوار، 19 مئی کو ضلع میں چلائی جا رہی نکسل مخالف مہم کے تحت نکسلیوں کی مسلسل موجودگی کی اطلاع پر ضلع فورس، ڈی آر جی سکما اور 206، 204 اور 208 کوبرا کی مشترکہ پارٹی نے کارروائی کی۔ کورنے ایک ماؤنواز مخالف آپریشن شروع کیا تھا جو کہ گاؤں دولار، بوٹونگ، رساپلی، بیتا چندا، ایراپلی، میتا موڈیم اور آس پاس کے علاقوں کی طرف تھا۔ آپریشن کے دوران کچھ مشکوک افراد کو جنگل میں پولیس پارٹی کی طرف آتے دیکھا گیا۔

حاجی سید سلمان چشتی امن میں ایک ساتھ رہنے کے عالمی دن کے سفیر کے اعزاز سے نوازہ گیا

جنیوا// درگاہ اجمیر شریف کے گدی نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی سید سلمان چشتی کو اس کے ساتویں ایڈیشن میں امن میں ایک ساتھ رہنے کے عالمی دن کے سفیر کے طور پر اعزاز سے نوازا گیا ہے، جو ہر سال 16 مئی کو ممبر ممالک کی جانب سے منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنی قرارداد 72/130 کے ذریعے اس دن کو امن، رواداری، شمولیت، افہام و تفہیم اور یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے نامزد کیا۔ جنیوا میں منعقدہ اس باوقار تقریب میں کوسٹاریکا سے ایمی ڈیوڈ بیوانا، برکینا فاسو کی شہزادی سٹیلا ایچا، تیونس سے پروفیسر محمد عزیز بن زاکور، اٹلی سے پروفیسر ماریو سا بارونی، نیدرلینڈ سے مسٹر ہارکورٹ کلائن فیلڈر سمیت کئی دیگر قابل ذکر مندوبین کو بھی استقبالیہ دیا گیا۔ جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر کی ڈائریکٹر جنرل محترمہ تاتیانا والوایا نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جناب انتونیو گوتیرس کی جانب سے خصوصی کلیدی کلمات پیش کیے۔ جنیوا کی سٹی کونسل کی نمائندگی کی قیادت ایڈمنسٹریٹو کونسل کی نائب صدر محترمہ کرسٹینا کٹس نے کی، جنہوں نے امن میں ایک ساتھ رہنے کے عالمی دن کے موقع پر اپنی تقریر کی۔ اقوام متحدہ کے امن میں ایک ساتھ رہنے کے عالمی دن کے لیے سفیر کا درجہ حاصل کرنے والوں کے لیے اختتامی کلمات اور مبارکبادی تقریر AISA انٹرنیشنل این جی او کے اعزازی صدر اور امن میں ایک ساتھ رہنے کے عالمی دن کے آغاز کرنے والے شیخ خالد بینٹونس نے کی۔ اس اہم اعتراف پر اظہار تشکر کرتے ہوئے حاجی سید سلمان چشتی نے کہا کہ امن میں ایک ساتھ رہنے کے عالمی دن کے سفیر کے طور پر نامزد ہونے پر ہمیں بہت فخر ہے۔ درگاہ اجمیر شریف کے گدی نشین کے طور پر، حاجی سید سلمان چشتی بین المذاہب ہم آہنگی اور عالمی امن کے لیے ایک سرکردہ وکیل رہے ہیں۔

Govt. Dental College & Hospital (Purchase Section)
Shreen Bagh, Srinagar, Kashmir
Notice inviting Quotations

For and on behalf of the Lt. Governor of Union Territory of Jammu and Kashmir, Sealed quotations/bids affixed with Revenue samp of Rs.5/- are invited from the registered/ approved/authorized dealers/suppliers/ firms for supply of below mentioned Laboratory Reagents required for day to day smooth running of the Hospital/patient care.

S No.	Name of the item with specification	S No.	Name of the item with specification.
01	Nx10 HCl 1x500ml	04	ERBA H560 Lyse2 Cyanide free (500 ml) compatible with ERBA 560 5 part CBC analyzer.
02	ERBA H560 Diluent (20ltr pack) compatible with ERBA 560 5 part CBC analyzer.	05	ERBA Elite H Clean (50 m) compatible with ERBA 560 5 part CBC analyzer.
03	ERBA H560 Lyse1 (200 ml) compatible with ERBA 560 5 part CBC analyzer.		

Terms and Conditions:-
1. Sealed quotations/bids shall be accompanied with security deposit in shape of CDR/FDR worth ?2500/- (Rupees Two Thousand Five Hundred Only) pledged to Accounts Officer, GDC&H Srinagar should reach to the office of the undersignedby or before 31-05-2024 up to (2.00 PM).
2. The rates quoted for the items with all specifications must be typed without any cuttings/corrections and shall be inclusive of all taxes/charges whatsoever and for stores, GDC&H Srinagar.
3. Quotations/bids received after the prescribed date and time will not be entertained.
4. Sealed quotations/bids so received shall be opened on the same day in the office chamber of the Medical Superintendent, Govt. Dental College & Hospital Srinagar or any other date convenient to thecommittee constituted for the purpose.
5. In case any of the participating bidder/firm intends to participate he can depute his/her representative to remain present du ring the opening of sealed quotations/bids, he/she will be allowed only after having the authorization from the bidder dully signed/stamped.
6. The successful bidder/firm(s) shall have to supply the ordered items within (15) days from the date of issuance of supply ord er as the items are being of urgent nature.
7. The successful firm/bidder has to provide a copy of the PAN Card, Aadhaar Card, GST details & Bank account details of the firm.
8. The quotations/bids shall remain valid upto 19/11/2024 or till the supplies are received through J&KMSCL whichever is earlier
9. The committee constituted for the purpose shall have the right to reject any or all quotations/bids without assigning any reason thereof.

Note: 1. The above required items are not available with J&KMSCL & NOC in this regard has been obtained from J&KMSCL.
2. The product specifications of the above required items are not available on Gem portal as per GeMAR & PTS certificate generated from GeM portal.

DIPK/619/24
23-05-2024

Sd/ Dr. Nusrat
Purchase officer
GDC&H Srinagar

سیرم انسٹی ٹیوٹ نے افریقہ میں ملیریا کی ویکسین کی ترسیل شروع کی

نئی دہلی// ویکسین بنانے والی کمپنی سیرم انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (SII) نے پیر کو کہا کہ اس نے بیماری کے خلاف عالمی جنگ کے ایک حصے کے طور پر افریقہ کو 'Matrix-M/ R21' ملیریا ویکسین کی برآمد شروع کر دی ہے۔ سیرم انسٹی ٹیوٹ نے ایک بیان میں کہا کہ یونیورسٹی آف آکسفورڈ اور نوواویکس کے اشتراک سے تیار کیا گیا ویکسین ملیریا کی دوسری ویکسین ہے جسے ملیریا سے متاثرہ علاقوں میں بچوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ ابتدائی کھیپ وسطی افریقی جمہوریہ کو بھیجی جا رہی ہے، اس کے بعد آنے والے دنوں میں دیگر افریقی ممالک جیسے جنوبی سوڈان اور جمہوری جمہوریہ کانگو بھیجے جائیں گے۔ مجموعی طور پر، 'Matrix-M/ R21' ملیریا ویکسین کی 1,63,800 خوراکیں خاص طور پر سی اے آر خطے کے لیے مختص کی گئی ہیں، جن میں سے صرف 43,200 خوراکیں پیر کو سیرم انسٹی ٹیوٹ کی پونے میں سہولت سے روانہ کی گئی ہیں۔ 'Matrix-M/ R21' ملیریا ویکسین کی افریقہ کو ترسیل اس جان لیوا بیماری کے خلاف ہماری اجتماعی جنگ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ کامیابی تعاون کی طاقت اور ہماری سرشار افرادی قوت کی کوششوں کا ثبوت ہے۔

ایرانی صدر کے اعزاز میں 21 مئی کو پورے ہندوستان میں ایک روزہ سوگ کا اعلان

نئی دہلی// حکومت ہند نے ایران کے صدر ابراہیم رئیسی اور وزیر خارجہ امیر عبداللہیان کے اعزاز میں 21 مئی کو پورے ہندوستان میں ایک روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ اس دوران ملک بھر میں ہندوستانی قومی پرچم نصف سر پر لہرایا جائے گا۔ اس سے پہلے ہیلی کاپٹر حادثے میں ایرانی صدر ابراہیم رئیسی، وزیر خارجہ اور دیگر اعلیٰ عہدے داروں کی المناک موت کے بعد نئی دہلی میں ایرانی سفارت خانے نے اپنا پرچم سرنگوں کر دیا ہے۔ سرکاری میڈیا پریس ٹی وی نے آج رپورٹ کیا کہ ایرانی صدر ابراہیم رئیسی، وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان اور ان کے ہمراہ وفد کو لے جانے والا ہیلی کاپٹر اتوار کے روز مشرقی آذربائیجان صوبے کے شہر ورزقان اور جولفا کے درمیان واقع دزمار جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا۔ ایرانی صدر آذربائیجان کے دورے کے بعد واپس ایران آ رہے تھے کہ اتوار کی سہ پہر ان کا ہیلی کاپٹر خراب موسم کی وجہ سے گر گیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کے ایک مہلک ہیلی کاپٹر حادثے میں انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔

اعتراف اللہ کے حضور

میں ہمیشہ دل کی بات کرتا ہوں آپ سے۔ خود کو کبھی حرف اول و آخر نہیں سمجھا میں نے۔ میں انکسار سے نہیں کہہ رہا کہ میں کچھ نہیں جانتا، واقعی ایسا ہی ہے۔ میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہوں، انہیں پڑھتا ہوں۔ ہاں میں بہت کتابیں پڑھتا ہوں اور ہر طرح کی۔ آج بھی میرے پاس سینکڑوں کتب ہیں لیکن میں وسیع المطالعہ ہونے کا دعوی دار کبھی بھی نہیں رہا۔ میں نے بہت کچھ دل لگا کر پڑھا ہے اور کچھ سے میں سرسری گزرا ہوں۔ میں کوئی دانش ور نہیں ہوں، عام سا بندہ ہوں۔ میرے رب کا کرم ہے کہ مجھے بہت سے اہل علم و فضل کی صحبت حاصل ہے۔ ان سے خوب بحث مباحثہ کی کیفیت بھی رہتی ہے۔ بس یہ کرم ہے میرے رب کا، توفیق ہے میرے پالنہار علیم و خبیر کی۔ میں تو اپنے بچوں سے بھی بہت سیکھتا ہوں اور کھلے دل سے اس کا اعتراف بھی کرتا ہوں۔ اس کا اظہار اکثر آپ کو میری تحریروں میں بھی ملے گا۔ میں بہت سے معاملات میں کورا ہوں، ہمارے بچے بہت ذمہ دار اور سمجھدار ہیں۔ منافقت سے مبرا، بالکل صاف سیدھی اور آسان زبان میں عمدگی کے ساتھ حالات پر تبصرہ کرتے ہیں۔ مجھے اس کا اعتراف ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ ہمارا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم اعتراف نہیں کرتے، تسلیم نہیں کرتے، ہم غلطی کرتے ہیں اور اس پر دلیل لاتے ہیں۔ یہ تو کہا گیا ہے کہ احسان کرو اور بھول جاو، مت جتلاو، لیکن یہ کب کہا گیا ہے کہ جس پر احسان کیا جائے وہ بھی اپنے محسن کا تذکرہ نہ کرے! اسے ضرور اپنے محسن کا ذکر کرنا چاہئے اور بہت پیار سے کرنا چاہئے جبکہ ہم نہ تو اعتراف کرتے ہیں اور نہ ہی ہم میں غلطی تسلیم کرنے کی خو ہے۔ غلطی ہو جائے تو ہمیں کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم غلطی پر تھے۔ ہم انسان ہیں، ہوگئی ہم سے غلطی، ہمیں نادم ہونا چاہئے، پشیمان ہونا چاہئے، معذرت کرنے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن ہم نہیں کرتے۔ ہمارے اندر ایک بہت بے حس اور سفاک آدمی رہتا ہے، وہ ایک ٹنڈ منڈ درخت ہے، بغیر پھل کے، جھکتا ہی نہیں ہے۔ ہاں بہت سی باتیں اور معاملات ایسے ہیں کہ سر کٹ جائے تو غم نہیں، جھکنا نہیں چاہئے۔ خاک بسر انسانوں کے سر ظالموں کے سامنے کیوں جھکیں؟ جھوٹ، فریب، دغا بازی، مکاری اور عیاری کے سامنے کیوں جھکیں؟ باطل کے سامنے سر تو بلند رہنا ہے لیکن انسان کو جھکا ہوا ہی رہنا چاہئے۔ جب پھل لگ جاتے ہیں تو شجر جھک جاتے ہیں۔ اسلام نے عبادات کا جو تصور دیا ہے (نعوذ باللہ) کیا وہ اپنا اثرات نہیں رکھتا؟ کیا یہ رب نے ویسے ہی کہہ دیا ہے؟ یہ انسان کو انسان بناتا ہے، اسے ثمر بار کرتا ہے، اور اگر ہم سب کچھ کرتے ہوئے یہ پھل نہیں پاتے تو سوچنا چاہئے کہ کہیں کوئی گڑ بڑ ہے۔ رب کے فرمان میں تو نہیں ہو سکتی، ہم میں ہی ہے تو وہ ہمیں تلاش کرنی چاہئے۔ ہم دوسروں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں اور ہمیں اتنی مہلت ہی نہیں کہ اپنے عیبوں کو کھوج سکیں۔ ہمیں پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے، تشہیر کی بجائے اس سے بچنا چاہئے، بس۔ میرے رب کی تو ہے یہ ساری کائنات، سب کچھ، سارے موسم، سارے ماہ و سال، اور وہ سب کچھ جو نظر آتا ہے اور جو پوشیدہ ہے۔۔۔۔۔ سب کچھ رب کا ہے، لیکن یہ جو ماہ رمضان ہے اسے اس نے کتنی چاہ سے، پیار سے کہا ہے کہ یہ میرا ہے، میں خود دوں گا اس کا صلہ۔ ہم بھی جب کسی سے کہیں کہ ہیں تو بہت سے لوگ میرے ارد گرد لیکن یہ جو فلاں ہے، یہ بہت خاص ہے، میرا ہے تو دل کتنا شاد ہو جاتا ہے خوشی سے، مسرت سے۔ تو یہ بہت خاص ہے کہ میرے رب نے کہا ہے یہ میرا ہے۔ ہم نے اپنی نیند قربان کی ہے، ہم سحری میں اٹھتے ہیں اور سورج ڈھلنے تک بھوکے پیاسے رہتے ہیں، کیوں؟ اس لئے نا کہ میرے رب نے کہہ دیا ہے، میرے رب کو کیا ملتا آپ کی بھوک سے، پیاس سے، سجدوں سے، تلاوت سے، کچھ بھی تو نہیں ملتا اسے۔ بس وہ دیکھتا ہے کہ بندے نے سر تسلیم خم کر لیا۔ اور پھر کریم اتنا ہے کہ توفیق بھی خود دیتا ہے، ورنہ ہم کیا اور ہماری اوقات کیا۔ روزہ ہمیں برداشت سکھاتا ہے، ایثار سکھاتا ہے، غم خواری سکھاتا ہے، قربانی سکھاتا ہے، ضبط نفس کا درس دیتا ہے، میرے اندر کے بت کو توڑتا ہے، ہمیں بندہ نفس بننے سے بچاتا ہے، بندوں سے محبت کرنا سکھاتا ہے۔ جس تربیت کی انسان کو ضرورت ہے وہ مکمل جامع شکل میں ہم تک پہنچاتا ہے، یہ ہے رمضان۔ لیکن کیا ایسا ہی ہے؟ ہم روزانہ اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم نے برداشت کرنا سیکھا؟ ہم نے حق تلفی سے دامن بچایا؟ ہم نے دل آزاری چھوڑ دی؟ ہم نے معذرت کی اور آئندہ وہ کام نہ کرنے کا عہد کیا؟ ہم نے انسانوں کی خدمت کی؟ ہم نے صبر کیا؟ ہم نے اپنے نفس کو پچھاڑا؟ نہیں نا۔۔۔۔۔ ہم اب بھی ایسے ہیں، اپنی انا کے بت کے پجاری۔ اگر ہم روزہ، نماز، حج زکوۃ اور عمرے کر کے بعد بھی ویسے کے ویسے ہی ہیں تو بے کار ہے ناں یہ سب کچھ۔۔۔۔۔ کیا حاصل اس کا! مجھے بتائیے؟؟؟؟ مجھے تو خود پر توجہ دینی چاہئے کہ میرے اندر کوئی گڑ بڑ ہے، میرے اندر ہے کوئی خرابی! میں خود کو چھوڑ کر دوسروں کے پیچھے پڑا رہتا ہوں، مجھے تو خود کو دیکھنا چاہئے، مجھے اپنا محاسبہ کرنا چاہئے، نہیں کرتے ناں ہم ایسا! بس دوسروں کو ڈستے رہتے ہیں۔ ہمیں بندہ بننا چاہئے اور ہم خدائی لہجے میں بات کرتے ہیں۔ نہ عجز ہیں ہم میں اور نہ انکساری، نہ رحم دلی نہ خلوص، اصل درکار ہے میرے رب کی بارگاہ میں، وہاں جعلی کا گزر نہیں ہے، بالکل بھی نہیں۔ ہم روزہ رکھ کر دوسروں سے ایسا برتاو کرتے ہیں جیسے ہم نے کوئی احسان کر دیا ہے۔ میں سرتاپا غصے میں لتھڑا ہوا ہوں، میں آگ اگل رہا ہوں اور پھر میں روزے سے بھی ہوں، عجیب بات ہے۔ اگر ہم نے اس ماہ میں زیادہ نہیں صرف ایک کام کر لیا کہ اپنی خامیوں پر نظر ڈال لی اور انہیں دور کرنے کی کوشش کی۔ کیا یہ بہت مشکل ہے؟ لیکن رب کی توفیق سے تو کوئی کام مشکل نہیں رہتا، وہ رحمت ہے اور رحمت آسانی کا نام ہے۔ مجھے آج ہی یہ بات طے کر لینی چاہئے کہ میں بندہ نفس نہیں، بندہ رب بنوں گا۔ اپنے اندر کے بت کو پاش پاش کر کے باہر پھینکنا ہے۔ اگر میں اس میں کامیاب ہو گیا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اس ماہ رمضان کی برکتیں سمیٹ لی ہیں۔ اگر نہیں تو بس خسارہ ہے۔۔۔۔۔ بہت نقصان۔۔۔۔۔ ناقابل تلافی۔ بس میں بھوکا پیاسا سا، ٹنڈ منڈ درخت، بغیر کسی پھل پھول کے۔

بہت خوش رہیں آپ، سدا خوش رہیں۔

کچھ بھی تو نہیں، فنا ہے، فنا ہے ہر جا فنا ہے۔ بس نام رہے گا اللہ کا۔

اسلام کے پانچ ستون

ایسا کیوں ہوتا ہے کہ لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ تلاوت، روزہ، زکوۃ خیرات، حج اور عمرہ کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ چہرے بھی پرنور اور متشرع لگتے ہیں۔ لیکن آئے دن ہم سنتے رہتے ہیں کہ کوئی اپنی بیوی پر ظلم کر رہا ہے تو کوئی پڑوسیوں کو تکلیف پہنچا رہا ہے۔ کوئی قرض لے کر واپس کرنا نہیں چاہتا تو کوئی اسی کی پیٹھ میں خنجر اگھونپ رہا ہے جس نے اس کی مدد کی۔ کسی کا دن دوسروں کی برائیاں کئے بغیر گزر ہی نہیں سکتا۔

یہ تو تھیں اخلاقی برائیاں۔ جب ہم اخبار دیکھتے ہیں یا کسی کورٹ یا پولیس تھانے میں جھانکتے ہیں تو مسلمانوں میں بڑھتے ہوئے کرائم ریٹ اور غیر اخلاقی حرکتوں کو دیکھ کر ہر شخص کہہ اٹھتا ہے کہ "ارے: کوئی مسلمان ہو کر ایسا کیسے کر سکتا ہے؟"۔ اور افسوس کی بات تو یہ ہےکہ دوسروں کی حرکتوں پر حیرت کرنے والے خود بھی اپنی باری میں کئی ایسے کام کر جاتے ہیں جن کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟۔ یہی سوال ہر ذہن میں آتا ہے کہ نمازوں روزوں کے اہتمام کے باوجود مسلمان ایسی غلط حرکتیں کیوں کرتا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری عبادتوں سے آگے بھی کوئی شئے ہے جو چھوٹ رہی ہے جس کی وجہ سے ہم بیج تو بو رہے ہیں لیکن بجائے فصل کے جنگلی درخت اگ رہے ہیں۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ کمی کہاں ہو رہی ہے۔

دراصل آج کا اسلام ایک حدیث کی بنیاد پر گھوم رہا ہے۔ اگرچہ کہ اس سے کہیں زیادہ اہم احادیث بھی موجود ہیں جو قابل غور ہیں لیکن ہم نے قرآن کو بھی اور باقی تمام احادیث کو بھی اس حدیث کے آگے ثانوی بنا دیا ہے۔ اور وہ حدیث ہے: ""یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ، نماز، زکوۃ، حج اور روزے۔ اسکو دین کے پانچ ستون بھی کہا جاتا ہے۔ بھلا کون سا مسلمان ایسا ہوگا جو اس حدیث سے انکار کرے۔ لیکن نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے علاوہ بھی تو کئی ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں قرآن اور حدیث میں ان سے کہیں زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مثلاً جہاں یقیمون الصلوۃ یعنے نماز قائم کرو پر زور ہے وہیں کونوا قوامین بالقسط یعنی "انصاف قائم کرنے والو ہو" پر اتنا ہی زور دیا گیا ہے۔ جہاں روزہ دین کا ستون ہے وہیں یہ بھی تو کہا گیا کہ ""مسلمان سب کچھ ہو سکتا ہے جھوٹا نہیں ہو سکتا"۔ یہ بھی تو حدیث میں ہے کہ آپ نے تین بار خدا کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا کہ "خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا جس سے اس کے پڑوسی کو تکلیف پہنچے"۔ جہاں یہ فرمایا گیا کہ حاجی گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدا ہونے والا بچہ، وہیں یہ بھی تو احادیث ہیں کہ جس کی کمائی حلال کی نہ ہو اس کی ساری عبادتیں اس کے منہ پر ماردی جاتی ہیں اور اس کی دعائیں زمین سے ایک فٹ اوپر نہیں اٹھائی جاتیں؛ اور ایسی بے شمار احادیث ہیں جن میں پہلے انسانیت بعد میں عبادت، بلکہ انسانیت سب سے بڑی عبادت کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن صدیوں سے ہمارے مدرسوں، جماعتوں اور مسلکوں نے پورا پورا زور پانچ ستونوں پر لگا دیا، اور انسانیت کو قائم کرنے والے اسلام کو دانستہ یا غیر دانستہ نظر انداز کر دیا۔

کون نہیں جانتا کہ احکامات کے اعتبار سے دین میں دو قسم کے احکامات ہیں۔ ایک حقوق اللہ ہیں جن سے شخصیت کا تزکیہ ہوتا ہے۔ دوسرے حقوق العباد جن سے سوسائٹی کی تعمیر ہوتی ہے۔ اگر کوئی انفرادی طور پر بہت نمازی اور روزہ دار ہو تو اس سے دوسروں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہاں اس کے جھوٹے یا بے ایمان ہونے سے ہر ہر فرد پر اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے سارے علما اس بات پر متفق ہیں کہ حقوق العباد کو حقوق اللہ پر فوقیت حاصل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ ""قیامت میں ہر شخص کے نامہ اعمال کی تین فائلیں پیش ہونگی۔ ایک شرک کی، دوسرے حقوق العباد کی اور تیسری حقوق اللہ کی۔ جب تک حقوق العباد کی فائل صحیح نہ ہو اللہ تعالی حقوق اللہ کی فائل ہرگز نہیں دیکھے گا"۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ "اللہ تعالی چاہے تو حقوق اللہ کی فائل دیکھے چاہے تو معاف کر دے" لیکن حقوق العباد میں ذرا بھی کمی کو ہرگز معاف نہیں کرے گا"۔ اسی لئے کہا گیا کہ "الدین معاملہ" یعنی دین معاملہ داری کا نام ہے۔ معاملہ داری اصل عبادت ہے جس سے اسلام اور مسلمان کی پہچان ہے۔ یہی حقوق العباد کی جڑ ہے۔ مسلمان کی اصل پہچان اسی سے ہے نہ کہ عبادات سے۔ کسی کے نیک ہونے کے ثبوت میں ہم کہتے ہیں "فلاں صاحب بہت نیک آدمی ہیں پنج وقتہ نمازی ہیں"۔ ہم نے اچھے مسلمان کی پہچان ہی نماز بنا دی جبکہ یہ معاملہ تو بندے اور اللہ کے درمیان تھا۔ اسکی اصل پہچان تو یہ ہوتی کہ وہ کبھی صاحب کبھی جھوٹ نہیں بولتے، کبھی معاملہ داری میں اونچ نیچ نہیں کرتے۔ آج کسی بھی جماعت یا گروہ کا نام لیتے ہی اس جماعت یا گروہ کے مخصوص رنگ، لباس، چہرے اور کاموں کا امیج ہمارے ذہن میں فوری آتا ہے۔ لیکن جب بات سچ، انصاف، عہد کی پابندی، جھوٹ اور غیبت سے نفرت کی آتی ہے تو کیا کسی جماعت یا گروہ کا تصور ہمارے ذہنوں میں آتا ہے؟ نہیں۔ ہاں چند انفرادی چہرے ضرور ہمارے ذہنوں میں آتے ہیں لیکن کوئی جماعت یا گروہ ایسا نہیں جن کے منشور میں کردار سازی یا حقوق العباد پہلے درجے پر ہو۔ اگر ہے تو وہ بھی تقریروں تک ضرور ہے لیکن اس کو قائم کرنے کا منصوبہ ان کے لائحہ عمل کی ترجیحات میں نہیں ہے۔ یعنی یہ بدو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے

ہم سے صدیوں میں جو غلطی ہوئی ہے وہ یہ کہ ہم نے عبادات کو اصل اسلام بنا دیا اور جو باتیں ایمان سے تعلق رکھتی تھیں ان کو دوسرے یا تیسرے درجے کے کاموں کی فہرست میں دھکیل دیا۔ ہمارا حال بھی انہی اعرابیوں کی طرح ہو گیا جن کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے۔ یہ بدو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ ان سے کہیے کہ تم ہرگز ایمان نہیں لائے، ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے۔ ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل بھی نہیں ہوا"۔ یہاں اسلام اور ایمان کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ اعرابی جن میں منافق بھی شامل تھے۔ کہتے تھے کہ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے؟ کیا ہم روزے اور زکوۃ کی پابندی نہیں کرتے۔ یہ سب کام ایک مسلمان معاشرے میں رہنے کیلئے ان کو حقدار تو بنا سکتے ہیں لیکن جب معاملہ ایمان کا آتا تھا تو فرار ہو جاتے تھے۔ کیا وجہ ہے کہ حج زندگی میں ایک بار فرض ہوتا ہے اور اس پر لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ زکوۃ اور روزے سال میں ایک بار فرض ہوتے ہیں ان پر لکھی جانے والی کتابیں بھی لاکھوں میں ہیں۔ نماز دن میں پانچ مرتبہ ہے ساری نمازیں ملا کر ایک گھنٹے سوا گھنٹے میں ادا ہو جاتی ہیں۔ لیکن نماز اور اس کے اختلافی مسائل پر لکھی جانے والی کتابوں، مضامین، وعظوں اور تقریروں کی تعداد کروڑوں میں ہے لیکن جو چیز وائرس کی طرح ہر لمحہ، ہر منٹ اور ہر سکنڈ ہمارے ساتھ ہے وہ ہے جھوٹ، غیبت، ناانصافی، بدعہدی، حرام کمائی وغیرہ۔ اتنے اہم موضوعات پر آپ نے کتنی کتابیں دیکھی ہیں؟ کتنے گرجدار وعظ اور تقاریر سنے ہیں؟ زیرو۔ یا زیادہ سے زیادہ پانچ دس۔ کیوں؟۔۔۔۔ کیونکہ ان کی حیثیت ایک مستحب کی بنا دی گئی ہے کہ کر لیں تو ثواب ہے ورنہ کچھ نہیں۔

حقوق العباد کو نظر انداز کر کے پورا زور نمازوں پر لگانے سے ہوتا کیا ہے اسکا اندازہ سعودی عرب کا جائزہ لینے سے ہوتا ہے۔ ہم سعودیوں سے زیادہ نماز کی پابندی نہیں کر سکتے۔ وہ نہ صرف خود انتہائی پابندی سے نماز پڑھتے ہیں بلکہ ڈنڈے کے زور پر پورا مارکٹ بند کروا کر نماز پڑھواتے ہیں۔ اگر کسی نے دوکان بند نہ کی تو رات بھر لاک اپ میں بند بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن کسی بھی سعودی عرب سے آنے والے سے پوچھئے کہ ان کے اخلاق و کردار کا کیا حال ہے۔ آپ کو اندازہ لگ جائیگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ نماز اور دیگر ستونوں کی حفاظت کرنے والی قوم کی اکثریت کے اخلاق و کردار، عدل و انصاف اور حلال کمائی کا کیا حال ہے۔ ایمانداری کی بات تو یہ ہےکہ یہ نہ صرف سارے عربوں کا بلکہ ہمارا اور آپ کا بھی یہی حال ہے۔ ہم نے حقوق العباد کے بجائے صرف ستونوں کو اپنی پہچان بنا لی ہے۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں ستون کھڑے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر طرف بس ستون ہی ستون۔ تا حد نظر صرف ستون۔ ایوانوں میں ستون، سڑکوں پر ستون، محلوں میں ستون، جھگیوں میں ستون، شیعوں کے ستون، سنیوں کے ستون۔ ماشاءاللہ ہر طرف ستون ہی ستون۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ جس پلاٹ پر صرف ستون کھڑے کر کے چھوڑ دیئے جائیں اور عمارت نہ تعمیر کی جائے تو اس پلاٹ کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اس پر چور اچکے قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس پر ہم نے عمارت کی تعمیر کا سنجیدگی سے کبھی نقشہ ہی نہیں بنایا۔ اگر نقشہ بناتے تو سمجھ میں آتا کہ اتحاد اس عمارت کی چھت تھی تو حقوق العباد اس کا فرش، حلال کمائی اسکی دیواریں تو عدل و انصاف اسکے دروازے۔ سچائی اس کی روشنی تو نماز، روزہ، زکوۃ اور حج اس کے ستون ہوتے۔ آج کوئی جماعت یا گروہ یا سلسلہ ایسا نہیں ہے جو ان خالی ستونوں پر عمارت تعمیر کرنے کا شعور رکھتا ہو۔ اسی وجہ سے عفو و درگزر، عجز و انکساری ہمارے دلوں سے اٹھا لیے گئے جو کہ کسی مسلمان کی بلکہ اسلام کی اصل پہچان تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ہر شخص جو چاہے نماز کبھی کبھار ہی پڑھتا ہو اپنی جیبوں میں تکفیر کے اسٹامپ لے کر گھومنے لگا اور یہودیوں، نصرانیوں اور مشرکوں کو تو چھوڑیئے خود مسلمانوں ہی کو اسلام سے خارج کرنے لگا۔ کوئی ذاکر نائک پر تو کوئی دیوبندی و اہلحدیث پر تو کوئی بریلوی حضرات پر مشرک، کافر اور بدعتی کے فتوے تھوک رہا ہے۔ جسطرح کسی سڑک چھاپ کیلئے گالی دینا آسان ہے اسی طرح ہمارے ایسے دینی بھائیوں کیلئے اختلاف الرائے رکھنے والے کو ایجنٹ، گمراہ، جدید تعلیم کا پروردہ، باغی اور دین سے نابلد کہہ دینا آسان ہے۔ شیعہ اور سنی تو یوں بھی ایک دوسرے کو کافر اور دشمن اسلام قرار دے چکے ہیں۔ لاکھوں ستونوں کے کھڑے ہونے کے بعد بھی اگر خانہ جنگی کا یہ حال ہے تو کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ ان ستونوں پر کیا کبھی کوئی عمارت کھڑی بھی ہو سکے گی؟

حقوق العباد کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر سنگ اسود کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں "تو مجھے صرف اس لئے عزیز ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے بوسہ دیا تھا ورنہ تو مجھے کسی مسلمان کے دل سے زیادہ عزیز نہیں"۔ اور آج ہماری شدت پسندی بلکہ دہشت گردی کا یہ عالم ہے کہ مسجدوں پر لکھ کر لگا دیتے ہیں کہ یہاں فلاں فلاں عقیدے کے لوگوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ نعوذ باللہ۔ ایسی مساجد کے پورے ذمہ داران، امت میں تفریق و انتشار پھیلانے کے مرتکب ہیں اور کھلے عام کوڑے مارے جانے کے قابل ہیں۔ اس شدت پسندی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج پ 95% لوگ صرف انہی مذہبی جنگوں کی وجہ سے مسجدوں سے اور دین سے دور جا چکے ہیں۔ گھروں میں نماز پڑھتے ہونگے لیکن مسجدوں میں نہیں آتے۔ یہ جتنے مذہبی اختلافات ہیں بلکہ فسادات ہیں محلے یا شہر کا سروے کریں تو ثابت ہو جائیگا کہ مشکل سے 5% لوگ ہیں جو یہ اختلافات میں پڑے ہیں۔ انہی کو مذہب سے دلچسپی ہے۔ جلسے جلوس اور اجتماعات کرنے والے، مناظرے اور مباحثے کرنے والے چندے جمع کر کے مسجدوں اور درگاہوں یا چلوں کو دلہن بنانے والے یہی لوگ ہوتے ہیں۔ باقی 95% لوگ جن میں زیادہ تر پڑھے لکھے لوگ ہوتے ہیں وہ ان چیزوں کی وجہ سے دینی کاموں سے دور بھاگتے ہیں۔ ان کے ذہن خالی ہیں۔ بخدا وہ دین سے بیزار نہیں بلکہ دین کے نام پر ان جھگڑوں سے بیزار ہیں۔ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھا کر کئی چالاک لوگوں نے وسیلوں، نسبتوں، شفاعتوں اور مغفرت کے چور دروازے کھول لئے ہیں جہاں جا کر ان سیدھے سادے لوگوں کو تسلی اور بخشے جانے کا اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

غور کیجئے یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ اسلئے کہ اسلام کے نام پر ہمیں جس شدت سے مسلکوں کے درمیان فقہی، علمی اور تصوف کے مسائل سمجھائے گئے کبھی اس شدت اور گھن گرج سے حقوق العباد نہیں سمجھائے گئے جن کی اہمیت کیلئے ایک حدیث کافی ہے کہ رسول اللہ کعبہ کا طواف فرماتے ہوئے کعبہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک کعبہ کی حرمت کسی مومن کی جان و مال کی حرمت سے زیادہ عظیم نہیں۔ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۱۷۱) یا حجۃ الوداع کا یہ خطبہ کہ "آج کے بعد کسی بھی مسلمان کی جان، مال اور عزت تم پر ایسے ہے حرام ہے جیسے آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ مقام"۔ یا یہ حدیث کہ کسی مسلمان کے کفر کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی تحقیر کرے۔ اگر کوئی قرآن یا حدیث سے یہ ثبوت لا لے کہ کسی مسلمان کو باوجود اسکے برے اعمال کے، کافر، مشرک یا منافق کہنے کا حق دیا گیا ہو۔ یہ کس اسلام کو ماننے والے لوگ ہیں جو کسی کو بھی کافر، مشرک یا منافق کہہ دینے کی جرات کرتے ہیں۔ کس نے انہیں یہ حق دیا ہے؟ ان کے ماننے والے خود ہی ان کی اسلام سے واقفیت کا اندازہ کر لیں تا کہ یہ ہم پر بھی کل یہی الزام نہ لگا سکیں۔ اور اگر کہیں اس اجازت کا ثبوت مل جائے تو خدارا ہمیں بھی بتائیے۔ ہم بھی ایسے کئی لوگوں سے واقف ہیں جو مسلمان ہوتے ہوئے کئی کفریہ، شرکیہ اور منافقانہ حرکتوں میں مبتلا ہیں لیکن ہم انہیں راست کافر، مشرک یا منافق کہنے سے اسلئے معذور ہیں کہ کسی مسلمان کو بھی دوسروں کی تکفیر یا تحقیر کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

اب سوال یہ ہےکہ ہمیں کرنا کیا ہے؟ چونکہ ہمارے معاشرے کی پوری دینی ذہنیت کی تشکیل انہی استادوں، بزرگوں، پیروں، مرشدوں، صباحی مدرسوں، جمعہ کے خطبوں اور مختلف جلسوں سے ہوئی ہے جن کا سرچشمہ علم مدارس ہیں۔ علما اور مفتی جو دین کی سمجھ لے کر باہر نکلتے ہیں وہ عوام کے ذہنوں میں بیٹھتی ہے۔ اسطرح یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہمارے دینی علم و عمل کا چشمہ و منبع مدرسہ ہی کی تعلیمات ہیں۔ اسلئے ہمیں مدرسوں کے نصاب پر غور کرنا ہوگا جہاں دین پڑھایا جا رہا ہے۔

جو درس نظامی کئی سو سال سے مدرسوں کے نصاب میں رائج ہے اسے ترتیب دیئے گئے کئی صدیاں گزر چکی ہیں۔ جس وقت یہ ترتیب دیا گیا تھا اس وقت مسلمانوں کی حکومت تھی۔ مسلم کلچر غالب تھا۔ مسلمان قاضی عدالتوں میں فیصلے کرتے تھے۔ اس وقت کی ضروریات کے لحاظ سے جس قسم کے علما اور مفتی درکار تھے اس کے پیش نظر نصاب ترتیب دیا گیا تھا۔ اب وقت بدل چکا ہے۔ اب کئی سو سال قبل کے کوف، بصرہ و شام کے حالات آج کے ہندوستان پاکستان کے حالات سے یکسر مختلف ہیں۔ وقت بدل چکا ہے۔ سوسائٹیز بدل چکی ہیں۔ ضروریات بدل چکی ہیں۔

کیا مرے عہد کا تقاضہ ہے کیا صدا آرہی ہے منبر سے

سب سے پہلے تو یہ جو طوطوں کی طرح قرآن رٹا کر ہم ہر سال سینکڑوں حفاظ پیدا کر رہے ہیں، حفظ کا یہ طریقہ عربوں کا طریقہ تھا۔ ان کی مادری زبان عربی تھی اسلئے صرف قرآن رٹا دینا ان کیلئے کافی تھا۔ وہ باسانی سمجھ لیتے تھے۔ ہم نے عربوں کی اندھی تقلید میں وہ حفاظ پیدا کرنے شروع کر دیئے جنکی زبان ہی عربی نہیں تھی۔ اسلئے وہ قرآن سمجھنے سے معذور تھے۔ یقیناً حافظ قرآن کے لئے آخرت میں عظیم درجات ہیں۔ قرآن یاد کرنے کا ثواب اپنی جگہ مسلمہ ہے لیکن حافظ اگر قرآن کے معنے و مطالب نہ بتا سکے تو اس دنیا کو کوئی فائدہ نہیں جس دنیا میں قرآن سے نا آشنائی کی وجہ سے مسلمان ذلت و رسوائی سے دوچار ہیں۔ جسطرح قرآن کی عربی رٹاتے ہیں اسی طرح اسکا ترجمہ بھی رٹایا جائے جیسے الم) الم یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ ہدایت ہے ڈرنے والوں کیلئے

اسطرح عربی کے ساتھ ساتھ اردو یا جو بھی بچے کی مادری زبان ہو اسمیں ترجمہ بھی رٹایا جائے۔ الحمدللہ اب کوئی زبان ایسی باقی نہیں رہی جس میں قرآن کا ترجمہ موجود نہ ہو۔ حفظ کی مدت میں اگر دو ایک سال کا اضافہ ہو جائے تو ہونے دیجئے۔ ہمیں حفاظ پیدا کرنے کی ایسی کوئی جلدی بھی نہیں۔ اپنی زبان میں قرآن سمجھنے کی صلاحیت لے کر پانچ سال میں آنے والا حافظ اس حافظ سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو بغیر سمجھے قرآن دو تین سال میں رٹ کر آ جاتا ہے۔

اسی طرح ہمارے مدرسوں میں فقہ کے بوجھ کو کم کر کے حقوق العباد کے مضامین زیادہ پڑھائے جائیں۔ کردار سازی، اخلاقیات، معاشرت وغیرہ یہ تمام حقوق العباد ہی کے حصے ہیں۔ طلاق و خلع کے پیچیدہ اور مفروضہ مسائل کو کم کر کے کونسلنگ کا مضمون پڑھایا جائے۔ رسول اللہ کی ایک حیثیت کونسلر کی بھی تھی۔ ان کے پاس کئی باپ، بیٹے، بیویاں اور شوہر شکایتیں لے کر آتے اور آپ ان کی کونسلنگ فرماتے۔ ایک موقع پر آپ نے صحابہ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاوں جو درجے میں نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور دوسری کئی نیکیوں سے افضل ہے۔ صحابہ نے فرمایا ضرور یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا دلوں کے درمیان اختلافات کو دور کرنا کیونکہ اس سے دین منڈھ جاتا ہے۔ امریکہ اور یورپ کے ہر کالج میں یہ مضمون پڑھایا جاتا ہے اس پر ڈاکٹریٹ ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ہی مدرسے سے یہ مضمون خارج ہے۔ اسی کی وجہ سے آج گھر گھر کے جھگڑے پولیس تھانوں اور عدالتوں میں جا رہے ہیں۔ جو فیصلے ہمارے علما کو کرنے چاہئے تھے وہ بے دین بلکہ دشمن دین افراد کر رہے ہیں۔ غنڈے، پہلوان اور وکیل مسلمانوں کی کمائی لوٹ رہے ہیں۔ ایک ہی نشست میں تین طلاق یا ایک طلاق کی بحثوں کی وجہ سے یا جہیز کی وجہ سے ہزاروں خاندان برباد ہو رہے ہیں۔ ہزاروں بچے کہیں ماں سے دور کہیں باپ سے دور ہو رہے ہیں۔ لڑکیاں بھاگ رہی ہیں، غیر مسلمین سے شادیاں کر رہی ہیں۔ کیا کونسلنگ جیسا اہم ترین سبجکٹ علما کے نصاب میں شامل نہیں ہونا چاہئے؟ کیا اتنی اہم ترین سنت ہمارے مدرسوں میں نہیں پڑھائی جانی چاہئے؟

زکوۃ کا نظام قائم ہو جائے تو آج دنیا کا سب سے بدترین مسئلہ یعنی غربت حل ہو سکتا ہے۔ یہ اکنامکس اور کامرس سے تعلق رکھنے والا سبجکٹ ہے۔ لیکن ہم نے یہ سبجکٹ نصاب سے دور رکھا۔ بنک کو حرام کر کے بہت بڑا جہاد کر لیا۔ حلف الفضول اور میثاق مدینہ کے ذریعے رسول اللہ نے دنیا کو سب سے پہلا لائف انشورنس کا چارٹر دیا تھا لیکن ہم نے اسی کو حرام قرار دے دیا۔ ہزاروں لوگ جو حادثات یا بیماریوں میں اچانک موت کے حوالے ہو جاتے ہیں ان کی بیواؤں اور بچوں کیلئے زکوۃ، خیرات اور بھیک کو جائز کیا لیکن ان کے لیے خودداری کے ساتھ جینے کیلئے ایک متبادل لائف انشورنس سسٹم نہیں بنا سکے۔

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

روزنامہ وطن سرینگر

ہند۔پاک تعلقات
کیا اب جمود ٹوٹے گا؟

انڈیا اور پاکستان کے وزرائے خارجہ آئندہ ہفتے نیو یارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دوران ملاقات کریں گے۔ وزارتی سطح پر دونوں ملکوں کے درمیان 2015 کے بعد یہ پہلی ملاقات ہوگی اور انڈیا کے مطابق اس میں کرتار پور صاحب گرودوارے تک سکھ عقیدت مندوں کو رسائی فراہم کرنے کی تجویز پر بھی بات کی جائے گی۔ اقوام متحدہ میں دونوں ملکوں کے مستقل نمائندے اس ملاقات کی تاریخ اور وقت طے کریں گے۔ اس سے پہلے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے وزیر اعظم نریندر مودی کو لکھے گئے ایک خط میں دونوں ملکوں کے درمیان منقطع مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی بات کی تھی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر ایک بیان میں تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم عمران خان نے انڈین وزیر اعظم نریندر مودی کا مثبت انداز میں جواب دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پیغام میں مذاکرات کے ذریعے 'ایشوز کے حل' کی بات کی گئی ہے۔ یہ اس خط کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں نریندر مودی نے عمران خان کو مبارکباد دی تھی۔ بہر حال باتوں باتوں میں دونوں ممالک کے عوام کیلئے ایک خوشگوار تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایک طرف پاکستانی وزیر اعظم بڑی تیزی کے ساتھ بھارت کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بھارت نے بھی روایت کے برعکس بہت جلدی ہی پاکستانی سربراہ کی پیش کش کا مثبت جواب دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس خوشگوار تبدیلی کو دونوں ممالک کی قیادت کہاں تک لے جاسکے گی۔ یوں تو بھارت اور پاکستان کے رشتوں کی تاریخ بہت ہی نشیب وفراز سے بھری پڑی ہے۔ ایک طرف بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور میں ایک تاریخی اعلان کرتے ہیں کہ دوست بدلے جاسکتے ہیں مگر پڑوسی نہیں لہٰذا ہمیں اچھے پڑوسی بن کر ہی رہنا سیکھنا پڑے گا۔ اسکے بعد کرگل جنگ ہوجاتی ہے اور رشتے ایک دم نفرت وعداوت اور بغض وحسد میں بدل جاتے ہیں۔ اسی طرح دونوں ممالک میں دوستی اور دشمنی کا کبھی کوئی بھروسہ نہیں رہتا ہے۔ الغرض دونوں ممالک کے عوام کی یہ دلی خواہش ہے کہ حکومتی سطح پر دونوں پڑوسی ممالک نزدیک آئیں اور دونوں طرف امن وامان کی بہار دیکھنے کو ملے۔ نیو یارک میں وزرا خارجہ کی متوقع میٹنگ سے اگرچہ زیادہ نتائج اخذ کرنا جلد بازی ہوگی تاہم اسے ایک نیک اور خوش آئند شروعات قرار دیا جاسکتا ہے جسے آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔

خودی کی ہر سطح
اپنے ماحول سے مزاحمت کی حالت میں ہے!

ادریس آزاد

اقبال کے نظام فکر میں خدا، انسان اور کائنات کا ربط وتعلق "مذہبی واردات" کا مرہون منت ہے۔ کیونکہ شاعرانہ واردات قابل اعتماد نہیں اور "فلسفہ نام نہیں کسی مسئلے کا حل دینے کا"۔ فلسفہ کا مطمع نظر جیسا کہ اقبال نے بھی بتایا فقط سوال اٹھانا ہے۔ فلہٰذا یہ مذہب ہی ہے جو خدا، انسان اور کائنات کے درمیان تعلق کی قابل فہم وضاحت کرتا ہے اور یہ قابل فہم وضاحت یہ ہے کہ مذہب کسی بھی شاہد کو حقیقت کے براہ راست مشاہدہ کا راستہ دکھاتا اور حقیقت کے ساتھ من حیث الکل بغلگیر ہونے کا یقین دلاتا ہے۔

اقبال رومی کا مرید ہے اور رومی تو کہتا ہے
مچھنیں اقلیم تا اقلیم رفت

یہ گویا کائنات میں انسان کی مستقل موجودگی کا مفروضہ ہے جو اگرچہ عین حقیقت بھی ہے لیکن اقبال کے ہاں یہ ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت وارد ہوتا ہے۔ جیسے ڈارون کا ارتقأ قنوطی نتائج پر منتج ہوا مگر صرف مغربی مفکرین کے لیے۔ آئن سٹائن کے اکتشافات قنوطی نتائج پر منتج ہوئے تو صرف مغربی مفکرین کے لیے۔ ڈارون کے سروائیول آف دی فٹسٹ کے جنون میں ساڑھے سات کروڑ انسانوں کی جانیں نذر آتش ہوئیں اور آئن سٹائن کے "کائنات میں کوئی شے مطلق نہیں" نے انسان کو انفرادی سطح پر بالکل تنہا کر دیا۔

لیکن اگر فکر میں "مچھنیں اقلیم تا اقلیم رفت" کی تاثیر موجود ہو تو انہی نظریات یعنی ڈارون کے ارتقأ اور آئن سٹائن کے "کچھ مطلق نہیں" سے رجائیت پسند نتائج برآمد کیے جاسکتے ہیں۔ "میں کائنات کے ہر مرحلے میں موجود تھا، چنانچہ میں کائنات کے ہر مرحلے میں موجود رہونگا" یہ ہے رومی بایں ہمہ اقبالی نظریہ ارتقأ اور اس کا نتیجہ۔

اسی طرح "کچھ مطلق نہیں" تو گویا ہر ہر فرد اپنی جگہ مسلم حقیقت اور اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ذرہ بھی اپنے زمان ومکاں کے اعتبار سے اتنا اہم ہے کہ اس کے جیسا کوئی دوسرا ذرہ کائنات میں وجود نہیں رکھتا۔ اقبال کے بقول،

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ ذرے ذرے میں ہے ذوق آشکارائی

اور یہی وہ اقبالی نگاہ ہے جو مطلقیت کے خاتمے میں بھی مثبت پہلو دیکھتی ہے۔ اقبال کے نزدیک انسان کا کائنات کے ساتھ بلاشبہ ایسا ہی رشتہ ہے کہ انسان اسی کون ومکاں کا حصہ ہے لیکن اس کی انسانیت کا وجود قائم رہ سکتا ہے تو ان شرائط پر کہ وہ فطرت کو اپنا دشمن تصور کرتا رہے اور اس مزاحمت کے لیے ہمہ وقت اپنے اندر نئی نئی توانائیوں کی تلاش جاری رکھے۔ اقبال کے نزدیک، اور جیسا کہ شعر اقبال کے مصنف ڈاکٹر سید عابد علی نے بھی لکھا۔۔۔۔۔۔خودی کی ہر سطح اپنے ماحول سے مزاحمت کی حالت میں ہے نہ کہ مفاہمت کی۔ مفاہمت اقبال کے نزدیک خودی کی موت ہے۔ یہاں تک کہ اقبال کے نزدیک وہی انسان اکمل ہے جو صرف کائنات ہی نہیں بلکہ خدا کے سامنے ٹھہر سکنے کی اہلیت کا حامل بھی ہو۔ اسی مضمون میں اقبال خواجہ عبدالقدوس گنگوہی کا قول درج کرتے ہیں،

محمد عربی برفلک الافلاک رفت و باز آمد
واللہ اگر من رفتمے ہرگز باز نیامدے

محمد عربی فلک الافلاک پر گئے اور واپس آگئے، واللہ اگر میں گیا ہوتا تو کبھی واپس نہ آتا۔

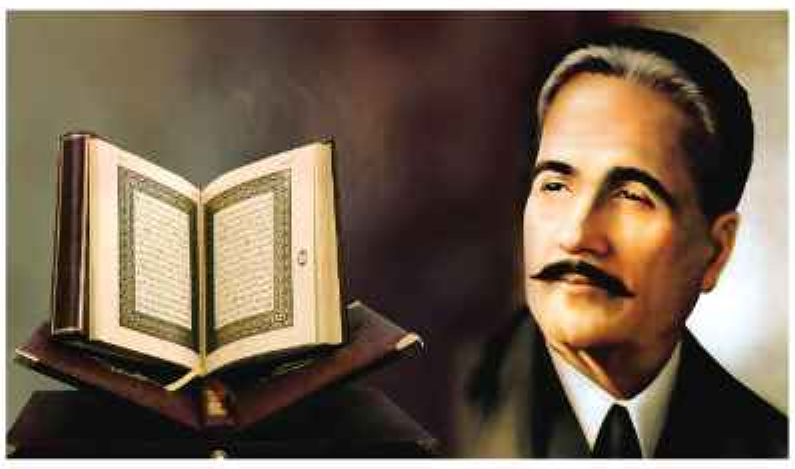

اقبال وضاحت کرتے ہیں کہ عجمی تصوف کی رو سے لامتناہی خودی کے سامنے متناہی خودی کا استقرار ممکن نہیں۔ قدیم ہندو وحدت الوجود سے لے کر شیخ اکبر ابن عربی کے وحدت الوجود تک کہیں بھی یہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ انائے متناہی، انائے لامتناہی کے مقابل دو لمحے بھی ٹھہر پائے گی لیکن اقبال خودی کی زندگی کا مقصد ہی یہی استقرار بتاتے ہیں۔ اقبال کے بقول انائے متناہی اگر انسانی خودی کی صفات سے متصف ہو اور پھر وہ انسانی خودی استحکام حاصل کر چکی ہو تو متناہی انا اس طرح لامتناہی انا کے مقابل ٹھہر پائے گی جیسے دوپہر کے سورج میں چراغ کی لو زندہ رہتی ہے، حالانکہ اس کی تمام تر روشنی سورج کی روشنی میں ضم ہو چکی ہوتی ہے۔

اقبال نے اسی مضمون کی وضاحت میں ایک صوفی کا یہ شعر بھی درج کیا ہے۔

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوہ صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

موسیٰ کے ہوش تو صفات کے ایک جلوے سے جاتے رہے تھے اور تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) عین ذات کو دیکھتا رہا اور مسکراتا رہا۔

یعنی اقبال کے ہاں انسانی ذات کی اہمیت کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ فقط انسانی خودی ہی ہے جو صاحب لولاک ہونے کا شرف حاصل کر سکتی ہے۔ باقی تمام انائیں بے بصر ہیں۔ انسانی خودی بصیر ہے۔ باقی تمام انائیں مشیت ایزدی کی پابند ہیں، انسانی خودی کا خمیر عناصر اربعہ سے نہیں اٹھایا گیا۔ یہ خدا ہی کی طرح ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ خودی ایک حی وقیوم قوت ہے اور اس کی بیداری سے مراد فقط کسی انائے بے بصر (یعنی انسانی جسم) میں اس کی موجودگی سے آگہی ہے۔ موجودگی کی خبر ملتے ہی یہ اپنا اظہار خود کرنے لگتی ہے اور جستجو (عشق) اس کے زندہ رہنے کے لیے غذا کے مصداق ہے۔ ایک بیدار خودی اپنی قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر سکتی ہے یعنی پوری کائنات اس کے سامنے دست بستہ ہو جاتی ہے تاکہ وہ جس بھی انائے بے بصر کو چاہے اپنی تصرف میں لا سکے۔

عشق را از تیغ وخنجر باک نیست
اصل عشق از آب وباد وخاک نیست

غرض اقبال کے نزدیک انسان کا کائنات سے مالک ومملوک کا رشتہ ہے اور انسان جب چاہے کائنات کے سینے کو چیر کر اس سے باہر نکل سکتا ہے۔ بایں ہمہ خدا کو وہی انسان پسند ہے جو ان حدود کو پامال کرے اور اس تک پہنچنے کے لیے اپنے اندر اتنی زیادہ توانائی پیدا کرلے کہ نہ صرف خود بلکہ تمام جمعیت انسانی کو فطرت کے اس میدان کارزار سے نکال کرلے جائے۔

اقبال کے نزدیک خدا نے خود یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور خدا چاہتا ہے کہ انسان قوت پروردگار بن کر ظاہر ہو۔ انسان زمین پر خدا کا نائب ہے تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ خدا والے کام سرانجام دے۔ جیسا کہ اقبال کے ہی بقول،

بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اس سے نہ ہو سکا وہ تو کر

خدا والے کاموں میں ایک کام "قوت" کا اظہار بھی ہے۔ یہی وہ رجائیت ہے جو اقبال کے ارتقأ میں ہمیں ملتی ہے۔ اسی فکر کی بنا پر اقبال فرد کی ہی نہیں بلکہ قوم کی اجتماعی طاقت کو مقصد معاشرت قرار دیتے اور جماعت کے ہاتھوں تسخیر کائنات کے عمل کو انسانی معاشرے کا آخری مطمع نظر کہتے ہیں۔

کلدیپ نیئر
ایک انسان دوست جنہیں اپنی اردو والی پہچان پر اصرار تھا

کلدیپ نیئر نے اپنے کاموں سے ایک پوری نسل کی ذہن سازی کا کام کیا۔ نو واردان صحافت میں ان کی خاص دلچسپی تھی۔ اس کا ندازہ ذاتی طور پر مجھے علیگڑھ مسلم یونیورسیٹی میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔

جو لوگ اردو میں لکھتے پڑھتے ہیں ان کے دلوں میں کلدیپ نیئر کا ایک خاص مقام تھا۔ مذہبی رواداری اور انسان دوستی کا ان جیسا علم بردار اب مشکل سے ہی نظر آتا ہے۔ ایک خلا ہے جو دور دور تک پر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ کلدیپ نیئر خود بھی اردو اور اس زبان کے بولنے والوں کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ گو کہ اردو اخبار انجام میں جہاں سے انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا تھا ان کا قیام بہت ہی قلیل مدت کے لئے تھا مگر وہ زندگی بھر اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز ایک اردو اخبار سے کیا تھا۔

وہ بہت کم وقت میں بہت اونچے مقام تک پہنچ گئے۔ انگریزی کے دو معتبر روزناموں سٹیٹسمین اور انڈین ایکسپریس میں اہم ذمہ داریاں نبھائیں اور ہندوستان میں دو میں سے ایک نیوز ایجنسی یو این آئی کے سربراہ رہے۔ اس کے علاوہ پچیس سالوں تک دی ٹائمز لندن کے نامہ نگار رہے۔ انھیں اپنی اردو والی پہچان کو ڈھونے کی ایسی کوئی ضرورت نہیں تھی اس کے باوجود وہ زندگی بھر اس پر اصرار کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اخبارات میں ان پر چھپے تمام مضامین میں یہ ذکر موجود ہے کہ انہوں نے اپنی صحافت کا آغاز ایک اردو اخبار سے کیا تھا۔ وہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے اور اس بات پر بھی فخر کرتے تھے کہ وہ اس جگہ کے رہنے والے ہیں جس نے اردو کے دو بڑے شاعروں علامہ اقبال اور فیض احمد فیض کو پیدا کیا۔

اردو سے ان کے لگاؤ کا ایک اور ثبوت ان کا ہفتہ وار سنڈیکیٹڈ کالم "بٹوین دی لائنز" تھا جو وہ انیس سو پچاسی سے مسلسل لکھ رہے تھے۔ انگریزی میں لکھا ہوا ان کا یہ کالم ہندوستان کی تمام اہم زبانوں کے تقریباً اسی اخبارات میں چھپا کرتا تھا جن میں اردو کے اخبارات بھی شامل تھے۔ مگر اردو اخبارات کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ انھیں ان کا کالم اردو میں ہی ملتا تھا کیونکہ اس کا اردو ترجمہ وہ اپنی نگرانی میں کرواتے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کلدیپ نیئر ہندوستان کے واحد سنڈیکیٹڈ کالم نویس تھے جو ہندوستان کی ہر زبان میں پڑھے جاتے تھے۔ یوروپ اور امریکا میں بہت سارے معروف صحافیوں نے اپنے نام سے سنڈیکیٹڈ کالم جاری کر رکھا ہے۔ ہندوستان میں اس کی روایت کلدیپ نیئر نے شروع کی اور کامیاب رہے۔ یہ حقیقت غور طلب ہے کہ ہمارے یہاں تقریباً تمام معروف صحافی اپنے نام سے کالم لکھتے ہیں جو کسی مخصوص اخبار یا رسالے میں شائع ہو کر رہ جاتا جبکہ کلدیپ نیئر کا کالم نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقائی اور لسانی اخبارات میں چھپتا تھا بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور خلیجی ممالک کے اخبارات کی زینت بھی بنتا تھا۔ خشونت سنگھ ملک کے دوسرے مقبول ترین کالم نویس تھے۔ ان کے قارئین ان کے قلم کی چاشنی کے اسیر تھے اور ان کے کالم کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے نام سے سنڈیکیٹ شروع نہیں کیا اور اپنے آپ کو ہندوستان ٹائمز اور انگریزی زبان تک محدود رکھا جبکہ وہ اردو اور فارسی کے اسکالر بھی تھے۔

کلدیپ نیئر کی پہچان ایک سیاسی مبصر کی تھی۔ اپنی تحریروں کے ذریعہ انہوں نے اپنے وقت کے تمام اہم مسائل پر نہ صرف لکھا بلکہ کہیں زیادتی ہوتے دیکھی تو عملاً اس کے خلاف کھڑے بھی ہو۔ ان کی تحریروں میں جدید ہندوستان کی ایک پوری تاریخ نظر آتی ہے۔ جواہر لال نہرو سے لے کر نریندر مودی تک تمام وزیر اعظم کے کاموں کا انہوں نے تجزیہ کیا اور آزادانہ طور پر ان سے اتفاق واختلاف کیا۔ ایک وزیر اعظم نے انھیں جیل بھیجا تو دوسرے نے انہیں ملک کا ہائی کمشنر بنا کر لندن میں تعینات کیا۔ مگر ان کے اوپر نہ سزا کا اثر ہوا نہ جزا کا۔ وہ ہمیشہ ایک آزاد صحافی کے طور پر جئے جو صرف اپنے ضمیر کی آواز سنتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے انھیں ایک بار راجیہ سبھا کے لئے بھی نامزد کیا جہاں پوری مستعدی کے ساتھ انہوں نے چھ سالوں تک کام کیا۔

وہ اظہار رآزادی کی آزادی کے زبردست حامی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت وقت کی طرف سے جب بھی پریس کی آزادی سلب کرنے کی کوشش ہوئی وہ اس کے خلاف میدان میں کود پڑے۔ ایمرجنسی کے دوران وہ اس وجہ سے جیل گئے مگر اپنی روش نہیں بدلی۔ انیس سو بیاسی میں جب اندرا گاندھی کے اشارے پر 'بہار پریس بل' لاکر پریس کی آزادی پر دوبارہ حملے کی کوشش ہوئی تو اس کے خلاف کھڑے ہونے والوں میں کلدیپ نیئر پیش پیش تھے۔ اسی طرح دو سال قبل جب این ڈی ٹی وی پر موجودہ سرکار نے پابندی لگانے کی کوشش تو اس وقت بھی دہلی پریس کلب میں جو احتجاج ہوا اس میں کلدیپ نیئر ضعیف العمری کے باوجود موجود رہے۔

کلدیپ نیئر حقوق انسانی کے زبردست علم بردار تھے۔ وہ اس سلسلے میں قائم کی گئی پہلی تنظیم پی یو سی ایل یعنی پیوپلس یونین فار سول لبرٹیز کے اولین سپاہیوں میں سے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انسانی حقوق کی پامالی اور سماجی نابرابری کے خلاف مہم چلانے والوں کے ساتھ برابر کھڑے نظر آئے۔ اس کام کے لئے وہ مسلسل سفر کرتے رہتے تھے۔

ہندوستان اور پاکستان کے بیچ نفرت کی جو دیواریں آج نظر آرہی ہیں وہ ان کے زمانے میں بھی تھیں بلکہ اس کی پہلی اینٹ ان کی ابتدائی زندگی میں رکھی گئی اور وہ ذاتی طور پر اس سے متاثر بھی ہو۔ انھیں اپنے آبائی وطن سے ہجرت کرنا پڑا جس کی کسک وہ پوری زندگی محسوس کرتے رہے مگر انہوں نے اس کا تلخی اثر قبول نہیں کیا۔ پوری زندگی دونوں ملکوں کو قریب لانے کی کوشش کرتے رہے۔ ہر سال چودہ اگست کو واگہ کی ہند-پاک سرحد پر جاکر کینڈل مارچ کرتے رہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات ہوں یا ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی رشتے ان کے قلم نے کبھی معروضیت کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ زندگی بھر اپنی تحریروں کے ذریعہ، اور اپنی سماجی سرگرمیوں کے ذریعہ بھی، امن کے پیامبر بنے رہے اور ایسی طاقتوں کے خلاف کھڑے نظر آئے جو نفرتوں کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کی ان کوششوں کا موازنہ آج کے بہت سارے سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے کیا جائے تو سب کے سب مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جب وہ پاکستان پر بات کرتے ہیں تو جیسے ان پر جنونی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔

کلدیپ نیئر نے اپنے کاموں سے ایک پوری نسل کی ذہن سازی کا کام کیا۔ نو واردان صحافت میں ان کی خاص دلچسپی تھی۔ اس کا ندازہ ذاتی طور پر مجھے علیگڑھ مسلم یونیورسیٹی میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔ ایک سال وہ سٹوڈنٹس یونین کی دعوت پر وہاں آئے تو اس خواہش کے ساتھ آئے کہ ان کی ملاقات جرنلزم کے طالب علموں سے کرائی جائے۔ ہمارے لئے یہ ایک بڑا اعزاز تھا چنانچہ پوری کلاس شہناز ہاشمی صاحبہ جو کہ ہمیں انگلش جرنلزم پڑھاتی تھیں کے ساتھ یونیورسیٹی گیسٹ ہاؤس ان سے ملنے گئی اور تقریباً پورا دن ان کے ساتھ گزارہ۔ اس وقت انہوں نے ایک نصیحت کی جو کم از کم میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ یہ نصیحت ایک صحافی کے کردار سے متعلق تھی۔ انہوں نے کہا کہ پڑھنے والا ایک صحافی کو صرف اس کی تحریر کے حوالے سے جانتا ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی تمہارے نام سے چھپے وہ قابل اعتنا ہو ورنہ لوگ تم پر اعتبار کرنا چھوڑ دیں گے۔

آج کے تناظر میں کلدیپ نیئر کی یہ نصیحت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ٹیلی ویژن چینلوں نے صحافت کو جہاں گلیمر عطا کیا ہے وہیں صحافیوں کو ننگا بھی کر دیا ہے۔ ایسے صحافی جن پر عوام کا واقعی بھروسہ ہو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ کیا ٹیلی ویژن اور کیا پرنٹ ہر جگہ ایسے صحافیوں کی بھرمار ہے جو پیشہ ور کم اور پیشہ کرنے والے زیادہ لگتے ہیں۔ کلدیپ نیئر صحافیوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جنھوں نے کبھی اپنے پیشے سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ جیل جانا منظور کیا مگر گھٹنے نہیں ٹیکے۔ ان کے لئے صحافت محض ایک پیشہ نہیں تھا بلکہ بامقصد زندگی جینے کا ایک عمل بھی تھا۔

صفحہ اول سے آگے

101

میں اضافہ کے نتیجے میں پائی جانے والی شدید گرمی کی وجہ سے اہل وادی کیلئے رات دن تکلیف دہ ثابت ہورہے ہیں وہیں گرمی میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے جس کی ایک کڑی کے تحت سرینگر میں جمعرات کا سب سے گرم ترین دن ریکارڈ کیا گیا۔ جمعرات کو دن بھر شدید گرمی کی لہر جاری رہی جس دوران درجہ حرارت **32.2** ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا جبکہ قاضی گنڈ گرم ترین علاقہ رہا جہاں دن کا درجہ حرارت **32.6** ڈگری سیلشس درج کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جموں میں بھی گرمی کی شدید لہر جاری ہے اور **42** ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ کے مطابق وادی کشمیر میں آئندہ چند دنوں میں موسم میں تبدیلی آنے کے امکانات نہیں ہے اور مجموعی طور پر موسم خشک ہی رہیگا۔ تاہم انہوں نے اس بات کے امکانات ظاہر کئے ہیں کہ گرمی کی شدت میں کمی آسکتی ہے۔ کیونکہ **28** مئی سے بارشیں ہوسکتی ہے۔ ادھر دن گرم ہونے کے ساتھ ہی مجموعی طور پر خشک موسم کی پیشینگوئی کے بیچ جموں وکشمیر کے بیشتر مقامات پر رات کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوا محکمہ موسمیات نے بتایا کہ اگلے **24** گھنٹوں میں بنیادی طور پر خشک موسم کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ **27** مئی تک کسی "بڑی تبدیلی" کی توقع نہیں تھی حالانکہ شام کی بارش کے امکان کو، اگرچہ کم ہے لیکن مکمل طور پر رد نہیں کیا جا سکتا۔ دریں اثنارات کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ کا رجحان جاری رہا جس کے ساتھ سرینگر میں گزشتہ رات **14.2** ڈگری کے مقابلے میں **15.0** ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قاضی گنڈ میں گزشتہ رات **11.6** ڈگری کے مقابلے میں کم از کم **11.8** ڈگری سیلشس، کوکرناگ میں کم از کم درجہ حرارت **11.4** ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں **12.3** ڈگری اور کپوارہ میں گزشتہ رات **11.5** ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ پہلگام میں گزشتہ رات **7.5** ڈگری کے مقابلے میں **7.7** ڈگری جبکہ گلمرگ میں کم از کم درجہ حرارت **11.0** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، جیسا کہ گزشتہ رات تھا۔ انہوں نے کہا کہ جموں میں گزشتہ رات **27.1** ڈگری کے مقابلے میں **29.1** ڈگری کا کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔

102

کہ انہوں نے کہا" کانگریس، ٹی ایم سی، اور ہندوستانی اتحاد کی دیگر پارٹیاں اپنے ووٹ بینک کی حمایت کررہی ہیں۔ لیکن آج میں آپ کو یقین دلانے کیلئے حاضر ہوں کہ مودی کے زندہ ہونے تک کوئی بھی دلتوں یا قبائلیوں کے تحفظات نہیں چھین سکتا۔ مودی محروموں کے حقوق کے چوکیدار ہیں اور یہ سیاسی تقریر نہیں، مودی کی گارنٹی ہے"۔ انڈیا بلاک کے لیڈروں کو نشانہ بناتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا" کانگریس اور انڈیا اتحاد کے لیڈروں کیلئے ان کا ووٹ بینک ملک سے زیادہ اہم ہے۔ ان لوگوں نے اپنے ووٹ بینک کیلئے ملک کو تقسیم کیا۔ انہوں نے ایک ہندوستان اور دو مسلم قومیں بنائیں"۔ پاکستان کے بارے میں مودی نے وزیر اعظم مودی نے کہا" دہشت گردی کا یہ سرپرست جو کبھی ہماری ہمت کرتا تھا، اس کی ایسی حالت ہے کہ یہاں کے لوگ اناج کے لیے بھی مشکل میں ہیں۔ پاکستان ختم ہو چکا ہے لیکن اس کے ہمدرد، ایس پی اور کانگریس، ملک کو ڈرانے میں مصروف ہیں"۔ انہوں نے کہا" وہ کہتے ہیں کہ پاکستان سے ڈرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے پاس ایٹم بم ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ **56** انچ (سینہ) کیا ہے؟ یہ کانگریس کی کمزور حکومت نہیں ہے بلکہ مودی کی مضبوط حکومت ہے۔" انہوں نے کہا" بھارت ان لوگوں کو نہیں بخشتا جو اسے دھونس دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہندوستان آج انہیں ان کے اپنے گھروں میں مارتا ہے۔"

103

درمیان، جموں وکشمیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے جمعرات کو خطے میں اگلے سات دنوں میں جنگل میں شدید آگ' کے خطرے کی پیش گوئی کی ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ایک ایڈوائزری میں کہا ہے کہ جنگلات میں آگ لگنے کا شدید خطرہ اگلے **7** دنوں میں ہونے کا امکان ہے۔ لوگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ فوری ردعمل کے لیے **112** پر واقعے کی اطلاع دیں اور کسی بھی مدد کے لیے **112** پر ڈائل کریں۔ خاص طور پر محکمہ موسمیات نے کہا کہ جموں وکشمیر کے میدانی علاقوں میں گرمی کی لہر" اگلے چھ دنوں تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ مجموعی طور پر، **31** مئی تک کوئی اہم موسمی سرگرمی متوقع نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں ڈویژن اور کشمیر ڈویژن کے میدانی علاقوں میں گرمی کی لہر اگلے چھ دنوں تک جاری رہنے کا امکان ہے یہاں تک کہ پہاڑی اضلاع اگلے چھ دنوں کے دوران موسم گرم اور خشک رہنے کا بھی امکان ہے۔

104

جاری ہیں اور کشمیر مائیگرنٹ پنڈت ووٹروں کی قابل ذکر تعداد کو ایڈجسٹ کرنے کیلئے جموں میں **21** پولنگ اسٹیشن اور آٹھ معاون مراکز قائم کیے جائیں گے۔ پہلے ہی سرینگر اور بارہمولہ پارلیمانی نشستوں کیلئے تین معاون پولنگ اسٹیشنوں کا انتظام کیا گیا تھا، لیکن اننت ناگ راجوری میں کشمیری پنڈت ووٹروں کی بڑی آبادی کو اضافی سہولیات کی ضرورت ہے۔ انتخابی افسر نے کہا کہ معاون پولنگ سٹیشنوں میں اضافہ کشمیری پنڈتوں کیلئے جلد اور زیادہ موثر ووٹنگ کی سہولت فراہم کرنا ہے۔

105

کی قید ہے۔ تمام کورس میں داخلوں کیلئے دسویں، بارہویں یا ڈگری میں اردو بطور مضمون پڑھنا ضروری ہے۔ شعبہ نظم ونسق عامہ میں تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں۔ نظم ونسق عامہ کے تمام مضامین میں اردو میں معیاری نصابی مواد دستیاب ہے۔ شعبہ میں معیاری تحقیق کا کام بھی جاری ہے۔ شعبہ کا نصاب عصری ضرورتوں سے ہم آہنگ ہے۔ شعبہ سے فارغ طلبہ یونیورسٹی، ڈگری کالجس اور دیگر سرکاری، خانگی اور غیر سرکاری شعبہ جات میں اعلیٰ عہدوں پر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسکالرشپ کی قواعد کے مطابق پی ایچ ڈی میں داخلہ لینے والے طلباء کو **8000** روپے ماہانہ اسکالرشپ دی جائے گی۔ ایم اے طلبہ کیلئے مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے میرٹ کی بنیاد پر اسکالرشپ دستیاب ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کیلئے کیمپس میں ہاسٹل کی بہترین سہولیات دستیاب ہے۔ یونیورسٹی ہیلتھ سنٹر میں طلبہ کیلئے طبی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ انٹرنیٹ اور وائی فائی اور معیاری کتب خانے کے ساتھ ساتھ کھیل کود کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ پی ایچ ڈی میں فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ **30** رمئی **2024** ہے۔ ایم اے میں فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ **30** رجون **2024** ہے۔ تمام کورس میں داخلوں کیلئے نتائج کے منتظر امیدوار بھی درخواست فارم آن لائن داخل کرسکتے ہیں۔

106

آج ایک اور ڈیلی ویجر سپیشل سب ڈویژن ٹنگمرگ غلام محمد وانی کی حادثاتی موت واقع ہوئی ہے۔ انہوں نے محکمہ کے اعلی حکام سے گزارش کی ہے کہ وہ اس بات کا مشاہدہ کریں کہ ایسے واقعات کیوں رونما ہوتے رہتے ہیں. اور ساتھ ہی ریاستی انتظامیہ سے درخواست ہے بجلی ملازمین کو رسک الاؤنس اور ویلفیئر فنڈ کو واگزار کریں۔ اس دوران یونین کے ترجمان فاروق احمد متو نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی سے بجلی ملازمین حفاظتی ساز وسامان اور ایسے مشکلات سے نپٹنے کی تربیت کا مطالبہ کررہے ہیں تاہم افسران بالا کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی۔ انہوں نے کہا کہ بجلی ملازمین کو قربانی کے بکرے بنایا جاتا ہے، اور بعد از مرگ ان کے کنبوں کو سرراہ چھوڑا جاتا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ بجلی ملازمین کو بھی انسان تصور کریں اور انسانیت کے نام پر بجلی ملازمین کے موت کے رقص کا تدارک کیلئے ٹھوس پالسیاں مرتب کریں۔ اس دوران انہوں نے معطل شدہ بجلی ملازمین کو بحال کرنے پر انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دیگر مطالبات کو بھی پورا کرنے پر زور دیا۔

107

انڈیا کے مطابق عمومی انتظامی محکمہ کے کمشنر سیکریٹری سنجیو ورما نے کہا کہ تاہم، یہ دیکھا گیا ہے کہ ملازمین کی ایک بڑی ذکر تعداد مختلف وجوہات کی بناء پر اپنی رپورٹیں پیش نہیں کرسکی۔ انہوں نے کہا کہ 'ایمپلائز پرفارمنس مانیٹرنگ نظام' پر سہ ماہی رپورٹ (جنوری تا مارچ) کے لیے جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کے لیے مختلف درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ کمشنر سیکریٹری جی اے ڈی نے بتایا کہ ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلی سہ ماہی (جنوری تا مارچ، **2024**) کے لیے ذاتی تشخیصی رپورٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ میں **31** مئی **2024**. تک بڑ توسیع دی گئی ہے اور ساتھ ہی پہلی سہ ماہی کیلئے رپورٹنگ یا کنٹرولنگ افسران کے ذریعہ جائزہ لینے کی آخری تاریخ بھی **15** جون **2024** تک بڑھا دی گئی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا غیر رجسٹرڈ ملازمین کو پورٹل پر خود کو رجسٹر کرنے اور اپنی سہ ماہی رپورٹیں مقررہ مدت کے اندر جمع کرلازمی ہیا نہوں نے انتظامی محکموں کو ہدایت دی کہ 'ایمپلائز پرفارمنس مانیٹرنگ نظام' پر ملازمین کی طرف سے سہ ماہی رپورٹس جمع کرانے کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔

108

کہ آر ٹی او آفس میں ڈرائیونگ ٹیسٹ دینے کے بجائے اب درخواست دہندگان کو صرف تسلیم شدہ پرائیویٹ ڈرائیونگ اسکولوں میں ہی ٹیسٹ دینا ہوگا۔ اگر درخواست دہندہ ان اسکولوں میں ٹیسٹ پاس کرتا ہے تو اسے آر ٹی او میں سرٹیفیکیٹ دکھانا ہوگا اور پھر وہ ٹیسٹ دیئے بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ وزارت نے کہا ہے کہ لائسنس کے بغیر گاڑی چلانے پر **2000** روپے تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔ نابالغوں کے معاملے کو سنگین طور پر قابل سزا قرار دیتے ہوئے، وزارت نے کہا کہ **25,000** روپے کا جرمانہ اور والدین کے خلاف کارروائی کے ساتھ ساتھ گاڑی کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو منسوخ کیا جائے گا۔

109

اپنا اندراج کرایا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں آخری مرحلہ میں ہونی والی ووٹنگ کیلئے پارلیمانی حلقہ اننت ناگ راجوری میں تمام تر انتظامات کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ **25** مئی کو ہونی والی ووٹنگ سے قبل پارلیمانی حلقہ میں انتخابی مہم بھی اختتام پذیر ہوچکی ہے۔ اس پارلیمانی حلقہ میں سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی، سابق وزیر میاں الطاف، جموں وکشمیر اپنی پارٹی کے رہنما ظفر اقبال منہاس اور اننت ناگ میں ڈی پی اے پی لیڈر مقبول پارے سمیت **20** امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ **18.30** لاکھ سے زیادہ رائے دہندگان کریں گے۔ چھٹے مرحلے میں پولنگ ہونے والی یونین ٹیریٹری کی آخری لوک سبھا سیٹ پر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کے اہل **18.30** لاکھ ووٹرز میں سے **8.99** لاکھ خواتین ہیں۔ اس کے علاوہ، تقریباً **81,000** پہلی بار ووٹ دینے والے ہیں جنہوں نے **2019** کے پارلیمانی انتخابات کے بعد اپنا اندراج کرایا ہے۔ جموں وکشمیر کی چار دیگر لوک سبھا سیٹوں کی طرح اننت ناگ راجوری حلقہ بھی **18** اسمبلی حلقوں میں پھیلا ہوا ہے جن میں راجوری ضلع میں چار، پونچھ میں تین، اننت ناگ میں سات، کولگام میں تین اور شوپیاں میں ایک شامل ہے۔ اس طبقہ کے کل سات اضلاع راجوری اور پونچھ کے جڑواں سرحدی اضلاع میں آتے ہیں۔ اور جنوبی کشمیر کے اضلاع اننت ناگ، کولگام اور شوپیاں میں **11** آتے ہیں۔ حکام سرینگر اور بارہمولہ کی طرح اننت ناگ راجوری حلقہ میں بھی زیادہ ٹرن آوٹ کی توقع کر رہے ہیں۔ جہاں جموں ڈویژن کے راجوری اور پونچھ اضلاع میں ہمیشہ کافی ووٹنگ دیکھنے میں آئی، جنوبی کشمیر پہلے کم ٹرن آوٹ کیلئے جانا جاتا تھا لیکن سرینگر اور بارہمولہ سیٹوں کے رجحانات کو دیکھتے ہوئے الیکشن حکام کو یقین ہے کہ اننت ناگ، کولگام اور شوپیاں میں اچھا ٹرن آوٹ ہوگا۔ اننت ناگ راجوری سیٹ پر یہ پہلا الیکشن ہے۔ سال **2019** میں، جنوبی کشمیر ایک پارلیمانی حلقہ تھا جبکہ راجوری اور پونچھ اضلاع جموں لوک سبھا سیٹ کا حصہ تھے۔ تاہم، حد بندی کے بعد، سیٹ جموں ڈویژن کے سات اور کشمیر کے **11** اسمبلی حلقوں کے ساتھ بنائی گئی۔ اس سے پہلے کشمیر ڈویژن میں لوک سبھا کی تین اور جموں ڈویژن کی دو نشستیں تھیں۔ اب دونوں صوبوں میں ڈھائی اور ڈھائی نشستیں ہیں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ انتخابی حلقے میں تمام حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور ووٹنگ سے قبل پولنگ اسٹیشنوں پر نیم فوجی دستے، جموں وکشمیر پولیس اور مسلح پولیس کو تعینات کیا جارہا ہے۔ پولنگ سے قبل حساس علاقوں میں سکیورٹی اہلکاروں کی گشت بھی تیز کر دی گئی ہے۔ حلقے میں کل **2338** پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں جن میں سے **2113** دیہی علاقوں اور **225** شہری علاقوں میں ہیں۔

110

بڑا کریک ڈاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ چھاپوں کے دوران **12** گاڑیاں بشمول **2JCB** مشینیں غیر قانونی کان کنی اور خام مال کی نقل و حمل میں مصروف پائی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ چھاپوں کے دوران پکڑی گئی گاڑیوں کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ دریں اثنا، ڈسٹرکٹ منرل آفیسر (ڈی ایم او) کولگام نے وائس آف انڈیا کے نمائندے غلام نبی کھانڈے کو بتایا کہ وہ غیر قانونی کان کنوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ صرف قانونی عمل کے ذریعہ کان کنی کی اجازت دی جائے گی، غیر قانونی کان کنی کی اجازت نہیں دی جائے گی،" انہوں نے مزید کہا کہ جب بھی انہیں غیر قانونی کی اطلاع ملتی ہے تو وہ چھاپے مارتے ہیں۔ انہوں نے قانونی کان کنوں کو رات کے اوقات میں غیر قانونی کان کنی میں ملوث ہونے پر متنبہ کیا، ان سے کہا کہ وہ ایسی حرکتوں سے باز رہیں یا کارروائی کا سامنا کریں۔

111

ساکنہ پادشاہی باغ سرینگر کے طور پر ہوئی ہے۔ ادھر جونہی یہ خبر علاقے میں پھیل گئی تو وہاں صف ماتم بچھ گئی اور بچے کے والدین پر قیامت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملہ کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی ہے۔ ادھر کشتواڑ کے وروان کے قریب مارگن ٹاپ پر ایک لوڈ کیریئر حادثے کا شکار ہونے سے دو افراد کی موت ہوگئی۔ حکام نے بتایا کہ گاڑی اننت ناگ سے مروہ جارہی تھی کہ نری بارن کے قریب گہری کھائی میں گر گئی، جس کے نتیجے میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں کی شناخت عابد حسین ساکنہ کھڈوانی اور شوکت احمد پٹھانہ ساکنہ لارنومٹی گوڑاں کے نام سے ہوئی ہے۔ اہلکار نے مزید کہا کہ گاڑی گہری کھائی میں گر گئی ہے اور لاشوں کو نکالنے کیلئے آپریشن جاری ہے۔

112

اور منصفانہ بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔ سی ای او پی کے پول نے ایک مقامی انگریزی روزنامہ کو بتایا کہ لوگوں کیلئے اپنے ووٹ کا حق استعمال کرنا اور سب سے بڑی جمہوریت کے تہوار میں شرکت کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ **25** مئی کو ووٹ ڈالنے کے لیے بڑی تعداد میں باہر آئیں۔ جمہوری عمل میں ووٹروں کی بڑے پیمانے پر شرکت کی ضرورت ہے، اور نوجوانوں کو شہری فرض اور شرکت کے پیغام کو پھیلاتے ہوئے اس مقصد کیلئے سفیر کے طور پر کام کرنا چاہیے۔ پول نے اس بات پر زور دیا کہ پولنگ سٹیشن ووٹران کے استقبال کیلئے تیار ہیں جن میں کافی سایہ، پینے کے پانی، ریمپ، بیت الخلا اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں تاکہ ووٹنگ کے آرام دہ اور محفوظ ماحول کو یقینی بنایا جا سکے۔ عہدیداروں نے کہا کہ **18** پولنگ اسٹیشنوں کا انتظام مکمل طور پر خواتین اور معذور افراد کے زیر انتظام ہوگا۔ اس نئے پارلیمانی حلقے میں پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی، نیشنل کانفرنس کے میاں الطاف اور اپنی پارٹی کے ظفر اقبال منہاس کے درمیان سہ رخی مقابلہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔

113

ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ پولنگ کے پہلے پانچ مراحل میں بی جے پی **310** کو پار کر گئی ہے اور کانگریس پارٹی کو اس بار **40** سیٹیں بھی نہیں مل رہیں۔ انہوں نے کہا" پہلے پانچ مرحلوں میں ہندوستانی اتحاد کا صفایا ہو چکا ہے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں، اس بار کانگریس کو **40** سیٹیں بھی نہیں مل رہی ہیں اور اکھلیش یادو کو چار سیٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ امیت شاہ نے کہا کہ پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر ہندوستان کا حصہ ہے اور بی جے پی اسے واپس لے گی۔ انہوں نے کہا" پاکستان کے رہنما کہتے ہیں کہ پاکستانی زیر قبضہ کشمیر ان کا ہے۔ کانگریس لیڈروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کے پاس (پاکستان) ایٹم بم ہے۔ بی جے پی والے ایٹم بم سے نہیں ڈرتے۔ پاکستانی زیر انتظام کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے اور رہے گا اور ہم اسے واپس لے لیں گے۔ شاہ نے کہا کہ اپوزیشن ایس سی/ ایس ٹی اور او بی سی کے ریزرویشن کو ختم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا" راہل بابا اور اکھلیش یادو آپ کو ووٹ بینک کی سیاست نے اندھا کردیا ہے۔ ہم مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن ختم کریں گے اور اسے ایس ٹی اور او بی سی کو واپس دیں گے۔" انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ ہندوستانی بلاک کے پاس وزیر اعظم کا کوئی چہرہ نہیں ہے اور دعویٰ کیا کہ اتحاد اگر اقتدار میں آتا ہے تو اس کے پانچ وزیر اعظم ہوں گے۔ کیا ملک اس طرح چل سکتا ہے؟ شاہ نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی اور اکھلیش یادو نے لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد بیرون ملک چھٹیاں گزارنے کے لیے ٹکٹ بک کرائے ہیں۔ و

114

میں درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ کے ساتھ ماہرین صحت نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ گرمی سے ہونی والی بیماریوں سے بچنے کیلئے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر کے ڈاکٹر فیاض احمد نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے پانی کی مقدار میں اضافہ کریں چاہے انہیں پیاس نہ لگے۔ انہوں نے کہا" لوگوں کو ہر ممکن حد تک براہ راست سورج کی روشنی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور خود کو ہائیڈریٹ رکھنا چاہیے، خاص طور پر وہ لوگ جو زرعی زمین میں کام کرتے ہو یا مزدور ہو۔ اس نے دن میں کئی بار کافی پانی پینے، صبح اور شام کے ٹھنڈے اوقات میں کام کو ترجیح دینے اور دوپہر کی سرگرمیوں سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے پھل اور سبزیاں کھانے اور الیکٹرولائٹ سے بھرپور مائعات جیسے ناریل کا پانی اور پھلوں کا رس پینے کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹر فیاض نے مزید کہا" زیادہ گرمی پسینہ آنا، پانی کی کمی، دل کا دورہ اور دیگر صحت کے مسائل جیسے، بلڈ پریشر میں کمی، سر درد، تھکاوٹ، الجھن کا باعث بن سکتی ہے"۔ ایک اور ڈاکٹر نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ براہ راست سورج کی روشنی سے گریز کریں، خاص طور پر دھان کے کھیتوں میں جو کام کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ کھیتوں میں کام کرنے والوں کو ہائیڈریٹ رہنے کے لیے کافی مقدار میں سیال پینا چاہیے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ گرمی کے انتظام میں لباس بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے ہلکے رنگوں میں ہلکے، ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنیں۔ گہرے رنگ، خاص طور پر سیاہ، زیادہ گرمی جذب کرتے ہیں اور اسے جسم میں منتقل کرتے ہیں"۔

115

یہی پی ڈی پی والے آج یہاں کے عوام کے حقوق کیلئے لڑنے کی بات کررہے ہیں اور لوگوں کو گمراہ اور تقسیم کرنے کیلئے نت نئے حربے اپنا رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق اننت ناگ راجوری پارلیمانی حلقے سے پارٹی اُمیدوار میاں الطاف احمد کے حق میں اپنی انتخابی مہم جاری رکھتے ہوئے نور آباد دمہال ہانجی پورہ میں ایک بھاری چناوی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ ہمیں یہاں کی زمینوں کو بچانے کا کام کرنا ہے، یہاں کے بچوں کے روزگار کو سلب ہونے سے بچانا ہے، باہری ریاستوں میں قید کشمیری بچوں کی واپسی اور رہائی کیلئے کام کرنا ہے اور نیشنل کانفرنس اس سب کیلئے وعدہ بند ہے، ہم صرف ایک قیدی کی بات نہیں کرتے ہیں، ہم اُن تمام ہزاروں قیدیوں کی بات کرتے ہیں جو بنا کیسوں کے بند ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ بھاجپا کے اعانت کار عوام کو کون سی راحت پہنچا سکتے ہیں؟ بھاجپا کے آلہ کار جموں وکشمیر کے عوام کے حقوق کیلئے بی جے پی سے کون سے لڑائی کرسکتے ہیں؟ بھاجپا کی پراکسیاں **5** اگست **2019** کو چھینے گئے حقوق کی بحالی کیلئے کس ہمت سے بھاجپا کیخلاف جدوجہد کریں گے؟ یہ لوگ تو بھاجپا کے احسانوں تلے دبے ہوئے ہیں۔ یہ بیٹ والے ہو، سیب والے ہو، بالٹین والے ہو یا قلم دوات والے ہو، ان سب کے تار کہیں نہ کہیں بھاجپا کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ گذشتہ ماہ ہی سرکوٹ میں بی جے پی لیڈر مشتاق بخاری نے محبوبہ مفتی کے حق میں ووٹ ڈالنے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی ایک اور بھاجپا لیڈر مرتضیٰ خان نے بھی ایسی ہی حمایت کا اعلان کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ محبوبہ مفتی بھاجپا کیخلاف لب کشائی نہیں کرتی اور بی جے پی کیخلاف انتخابی مہم نہیں چلائی، ہم نے تو ادھمپور، جموں، کشتواڑ، ڈوڈہ، کٹھوعہ جاکر بھاجپا کیخلاف انتخابی مہم میں چلائی، اب خدارا بتائے کہ جو بھاجپا کیخلاف منہ نہیں کھول سکتی ہے وہ بھاجپا کیخلاف کیسے لڑے گی۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ میاں الطاف احمد ایک ایسے لیڈر ہیں کہ جہاں اُن کے قدم پڑتے ہیں وہ وہاں لوگوں کی خدمت کرتے ہیں اور نیشنل کانفرنس نے سوچ سمجھ کر ان کو اس نشست پر میدان میں اترنے کیلئے قائل کیا نہیں تو **5** اگست **2019** کے بعد اُن کی بھی الیکشن لڑنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ محبوبہ مفتی اور پی ڈی پی والوں کے پاس میاں الطاف کیخلاف کہنے کو کچھ نہیں ہے، اسی لئے یہ یہ لوگ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میاں صاحب کا تعلق اس نشست سے نہیں ہے، لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ محبوبہ مفتی نے خود **1999** میں سرینگر سے الیکشن لڑا، مفتی صاحب نے آر ایس پورہ اور اتر پردیش میں الیکشن لڑا، کیا صرف آپ ہی دوسری جگہوں پر الیکشن لڑنے کے اہل ہیں؟ عمر عبداللہ نے کہا کہ ہمیں مضبوط اور منظم فرقہ پرست طاقتوں کیخلاف لڑنا ہے، جو مسلمانوں کو ذلیل اور بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں گنواتے ہیں، اسی لئے ہم نے یہاں سے میاں صاحب کو اتارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم سب مل کر نہ صرف ان فرقہ پرست طاقتوں کیخلاف لڑیں گے بلکہ یہاں کے حقوق کی بحالی کے علاوہ آپ کے احساسات، جذبات اور امنگوں کی ترجمانی کرنے میں کوئی کثر باقی نہیں چھوڑیں گے۔

116

ہے۔ لوگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ فوری ردعمل کے لیے **112** پر واقعہ (اگر کوئی ہے) کی اطلاع دیں۔ جبکہ اس میں مزید لکھا گیا کہ کسی بھی مدد کیلئے **112** ڈائل کریں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ محکمہ موسمیات نے جموں وکشمیر کے میدانی علاقوں میں گرمی کی لہر اگلے چھ دنوں تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ اور مجموعی طور پر، **31** مئی تک کوئی اہم موسمی سرگرمی متوقع نہیں ہے۔

فلسطینیوں کی آہ وفریاد کوئی سننے والا نہیں

خورشید عالم داؤد قاسمی

اس سال ''قومی یوم الارض'' کے موقع سے 30/ مارچ سےفلسطینیوں نے ''تحریک حق واپسی'' کے عنوان سے، غاصب صہیونی ریاست اسرائیل کے خلاف جو احتجاجی مظاہرے شروع کیے ہیں وہ اب تک جاری ہیں۔ اس مظاہرے میں، اسرائیلی فوج کی دہشت گردانہ کاروائی سے ہر جمعہ کچھ نہ کچھ فلسطینی جام شہادت نوش کرتے ہیں؛ جب کہ درجنوں زخمی ہوتے ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے فلسطین کا ایک بڑا حصہ: ''غزہ کی پٹی'' کے شہریوں کو سن 2007ء سے معمول کی زندگی گزارنا دشوار ہورہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں ایک طرف غاصب صہیونی ریاست نے ''غزہ کی پٹی'' کا آہنی فصیل سے محاصرہ کر رکھا ہے، وہیں دوسری طرف برادر ملک: مصر نے غزہ بین الاقوامی گزرگاہ رفح کی ناکہ بندی کرکے غزہ کے شہریوں کی آمدورفت پر پابندی لگا رکھا ہے۔ فلسطینی شہری اس احتجاجی مظاہرے کو طول دے کر، جہاں اپنی مقبوضہ اراضی کے حصول اور اپنے وطن (وہ جگہ جہاں وہ پہلے آباد تھے اور صہیونی ریاست نے ان کو جبرا وہاں سے بھگا کر، ان کی جگہوں کو قبضہ کرلیا) میں واپسی کی بھرپور کوشش میں لگےہیں، وہیں دوسری طرف اقوام عالم کے حکمرانوں کی توجہ کے طلب گار ہیں کہ وہ کھل کر، فلسطینیوں کی ابتر حالات پر گفتگو کریں اور فلسطینیوں کو ان کا حق دلائیں۔

جب سے ''عظیم تحریک حق واپسی'' شروع ہوئی ہے، صہیونی غاصب ریاست کو اس سے بہت تکلیف ہے کہ کہیں یہ غزہ کے شہری اقوام عالم کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کام یاب نہ ہوجائے اور اس کے نتیجے میں صہیونی ریاستی ظلم وجبر اور دہشت گردی کے خلاف عالمی دباؤ نہ شروع ہوجائے؛ چناں چہ اس مظاہرے کو روکنے کے لیے ان پرامن مظاہرین پر، دن بہ دن حملے میں تیزی لارہی ہے۔ اس پرامن احتجاجی مظاہرے میں حصہ لینے والے مظاہرین کے ساتھ ساتھ ابتدائی طبی امداد مہیا کرنے والے اطباء اور صحافی حضرات پر بھی حملے کرنے میں یہ صہیونی افواج دریغ نہیں کرتی ہے۔ ''اقوام متحدہ آفس برائے رابطۂ امور انسانی'' (CHA-UNO) کی رپورٹ کے مطابق اب تک تقریبا 217 افراد شہید ہوچکے ہیں؛ جب کہ 22897 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے ہیں۔

ابھی گزشتہ جمعہ یعنی 26/ اکتوبر 2018 کو پرامن طریقے سے احتجاج کررہے مظاہرین پر فائرنگ کرکے، صہیونی افواج نے پانچ افراد کو غزہ میں اور ایک شخص کو مغربی کنارے میں قتل کیا اور 100 سے زیادہ افراد کو زخمی کیا۔ اس کے جواب میں جب ''حماس'' اور ''اسلامی جہاد'' والوں کی طرف سے مقبوضہ اسرائیلی علاقے میں چند راکٹ داغے گئے؛ تو اس کے جواب میں صہیونی بزدل افواج نے لڑاکا طیارے کی مدد سے بمباری شروع کردی۔

حقیقت یہ ہے کہ صہیونی ریاست یہ چاہتی ہے کسی طرح بھی غزہ کے شہری ''حماس'' سے متنفر ہوکر، احتجاجی مظاہرے سے خود کو الگ کرلیں؛ اسی لیے مختلف طریقے سے غزہ کی پٹی کو محاصرے میں لے رکھا ہے، مگر صہیونی ریاست کی یہ چال کام یاب ہوتی نظر نہیں آرہی ہے۔ پھر صہیونی ریاست نے ''حماس'' اور ''اسلامی جہاد'' پر اسرائیلی علاقے میں راکٹ داغنے کا الزام لگا کر، پچھلے ہفتے ایک خطرناک جنگ کے ارادے سے میدان میں کودنے کو تیار تھی، جو کسی طرح ٹل گئی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ صہیونی ریاست نے ''حماس'' اور ''اسلامی جہاد'' کی طرف سے راکٹ داغے جانے سے قبل 20/ اکتوبر سے ہی غزہ کی پٹی سے متصل اپنے ٹینک اور فوجیوں کو جمع کرنا شروع کردیا تھا۔

پھر سنیچر 27/ اکتوبر کی صبح کو اسرائیلی جنگی طیارے اور ہیلی کوپٹر نے دو گھنٹے سے زیادہ تک، غزہ کی پٹی میں متعدد مقامات پر بمباری کی اور کئی عمارتوں کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچایا۔ ان عمارتوں میں ''حماس'' کی جنرل سیکوریٹی کا چار منزلہ ہیڈ کواٹر اور شمالی غزہ میں واقع انڈونیشین ہسپتال بھی ہے۔ طاقت کے نشے میں چور صہیونی ریاست یہ سب کررہی ہے، مگر حقوق انسانی کے چمپیوں کی زبان نہیں کھل رہی ہے کہ وہ غاصب اسرائیلی ریاست کے حکام سے پوچھ سکیں کہ اس کے پاس اس ظلم وبربریت، ضرب وحرب اور قتل ودہشت گردی کا کیا جواز ہے؟

ابھی 12/ اکتوبر کی بات ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک نوآباد صہیونی نے ایک ''عائشہ محمد'' نامی خاتون کو پتھر سے کچل کر موت کی کے آغوش میں پہونچادیا۔ وہ خاتون اپنے خاوند کے ساتھ اپنی کار ڈرائیو کررہی تھی۔ دہشت گرد نوآباد صہیونی نے اس کار میں ایک مسلم خاتون کو دیکھتے ہی ایک وزنی پتھر اٹھا اور اس کی کار پر حملہ کردیا۔ پھر اس نے کار کی کھڑکی کو توڑا اور اس خاتون اور اس کے شوہر پر پتھروں سے حملے شروع کردیا۔ زخموں کی تاب نہ لاکر، عائشہ اسی جگہ اپنے مالک حقیقی سے جاملی؛ جب کہ عائشہ کا شوہر بری طرح زخمی ہے۔

عائشہ کے قتل ناحق سے صرف دو دن پہلے کی بات ہے کہ کچھ صہیونی نوآبادوں نے جنوبی نابلس میں واقع ''عوریف'' نامی بستی کے ہائی اسکول میں زبردستی داخل ہوکر، کلاس میں تعلیم حاصل کررہے طلبہ پر پتھر برسانا شروع کردیا۔ اس حملے میں درجنوں طلبہ زخمی ہوئے اور اسکول کے متعدد سامانوں کو نقصان پہنچا۔ اس حادثے کے فورا چند منٹ کے بعد، صہیونی افواج اسکول کے احاطے میں داخل ہوکر، ان صہیونیوں کو بہ حفاظت باہر لے گئی اور طلبہ پر آنسو گیس اور گن سیفائرنگ شروع کردی۔

غاصب صہیونی ریاست اسرائیل ظلم وجبر کے سارے حدود پار کرچکی ہے۔ آج کے مہذب دور میں بھی فلسطینیوں پر اس طرح ظلم کیا جاتا ہے کہ صہیونی فوج اور پولس مسلمانوں کی آبادی والے مقامات جیسے: جبل المکبر، الخلیل، خان الاحمر وغیرہ میں پہنچتی ہے اور اہل خانہ کو گھر سے باہر نکال کر، بلڈوزر (Bulldozer) سے مکان کو مسمار کردیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 17/ اکتوبر کو عالمی عدالت نے اسرائیل کو متنبہ کیا ہے کہ وہ مشرقی بیت المقدس کے نواحی قصبے خان الاحمر کو مسمار کرنے اور وہاں فلسطینی شہریوں کو ہجرت پر مجبور کرنے سے باز آئے۔ اگر اسرائیل عالمی عدالت کی اس تنبیہ کے باوجود بھی اس طرح کی حرکت کرتا ہے؛ تو یہ جنگی جرم (CrimeWar) سمجھا جائے گا۔

یہ بات بغرض تسجیل لکھی جارہی ہے کہ 1967 کے بعد سے، فلسطینی علاقے: ''مغربی کنارے'' اور ''مشرقی بیت المقدس'' کو صہیونی ریاست نے قبضہ کرکے، فلسطینیوں کے مکانوں کو مسمار کرکے، ان میں اب تک تقریبا 230 غیر قانونی نوآبادیات (Settlements) تعمیر کرچکی ہے جس میں چھ لاکھ کے قریب نوآباد صہیونی رہتے ہیں۔

اس صہیونی غاصب ریاست اسرائیل میں ناجائز طریقے سے سکونت پذیر قاتلوں اور دہشت گردوں کے درمیان اقوام عالم نے بالعموم اور مسلم ممالک نے بالخصوص فلسطینیوں کو سسکتا، روتا اور مظلوم ومقہور چھوڑ دیا ہے۔ شب وروز فلسطینیوں پر ظلم وجبر کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ ان کے سامنے دنیوی اسباب بالکل معدوم ہوتے نظر آرہے ہیں۔ فلسطینیوں کی آہ وفریاد کوئی سننے والا نہیں۔ یہ ظلم وستم کی داستان جو ضبط تحریر میں لائی جارہی ہے کوئی الفاظ کی صنعت گری نہیں ہے؛ بل کہ یہ ایک حقیقت ہے جس کے بے شمار ثبوت ہیں۔ ان ثبوت کا اعتراف خود غاصب صہیونی ریاست کے اہم ذمے داروں کے منھ سے گاہے بہ گاہے ہوتا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال یہ ہے کہ ابھی چند دنوں قبل غاصب صہیونی ریاست کا قاتل وسفاک سابق وزیر دفاع ووزیر اعظم: ایہود باراک نے 19/ اکتوبر 2018 کو بڑے فخر سے، اپنے کارنامے کے طور پر، عبرانی زبان میں نشر ہونے والے ایک ٹی وی چینل کو آن رکارڈ انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے صرف تین منٹ میں، تین سو فلسطینیوں کو قتل کردیا جو حماس کے کارکن تھے۔ ایک سابق وزیر اعظم اور وزیر دفاع ٹی وی چینل پر اس طرح کھلے عام نہتے شہریوں کے قتل عام کی کہانی انٹرویو میں سنا رہا ہے، مگر کوئی اس کا گریبان پکڑ کر، قانون کے حوالے کرنے والا نہیں ہے۔ کیا تاریخ نے اپنے صفحات پر اس سے بھی بڑھ ظلم وزیادتی کی کوئی تاریخ رقم کی ہے؟!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ

بچوں کے ساتھ پیار ومحبت کا سلوک اور رویہ رکھنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رہی ہے

قاضی عبد الجبار طیب ندوی

اللہ تعالی کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولاد ہے، دل کو سکون اعضاء کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک اولاد سے ملتی ہے، اولاد نہ ہو تو انسان اپنے آپ کو ادھورا محسوس کرتا ہے، گویا اولاد زندگی کے ادھورہ پن کو ختم کردیتی ہے، اولاد سے گھر بلکہ دنیا رونق اور خوبصورت ہے۔ مزاج شریعت یہ ہے کہ گھروں میں ولادت ہو تو اہل خانہ خوش ہوں، کیوں کہ یہ ایک خوشخبری اور بشارت کی چیز ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیی علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری سنائی اور بشارت دی تھی۔

بچوں کی معصومیت اور چہرہ پر کشش ہر ایک کو اپنی طرف کھینچتی ہی نہیں ! بلکہ ہر شخص بچوں کے ساتھ محبت اور ملاعبت پر مجبور ہوجاتا ہے، یہ فطری امر ہے، چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں بھی ہمیں بچوں سے محبت اور حسن سلوک اور بہتر رویہ دیکھنے کو ملتے ہیں تو آیئے گوشہ سیرت سے ان پہلوؤں کو اجاگر کریں اور اس کو اپنی زندگی کا عملی حصہ بنائیں۔

اسلام میں بچوں کا سب سے پہلا حق ''جینے کا حق'' ہے، تنگی اور خرچ کے تصور سے بچوں کو قتل کردینا جائز نہیں ہے، چاہے ماں کے پیٹ میں ہی بچہ کو ماردیا جائے یا اس دنیا رآب وگل میں آنکھیں کھولدینے کے بعد معصوم سی کلیوں کو اپنے ظالم ہاتھوں سے مسل دے، زندگی جب اس کے خالق نے اسے دی ہے تو وہی اس کے رزق اور اسباب زندگی کا انتظام بھی کرے گا، اس کے باوجود اگر اس کو قتل کردیا تو ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوگیا، حضور اکرم ﷺ سے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بڑے گناہوں کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے ان میں سے ایک بڑا گناہ، بچوں کو قتل کرنا بھی شمار کرایا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے بچہ کو صرف اس ڈر سے کہ وہ اس کے ساتھ کھائے گا۔ قتل کردیتا ہے تو یہ بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

بچوں کے ساتھ پیار ومحبت کا سلوک اور رویہ رکھنا بھی نبی ﷺ کی سنت رہی ہے، مختلف موقعوں سے آپ ﷺ نے اپنی محبت اور نرمی کا اظہار فرمایا ہے، کبھی آپ ﷺ نے بچوں کی تقبیل فرمائی اور ساتھ ہی بچوں سے اظہار محبت اور خود سے قریب کرنے کے لئے تقبیل اور بوسہ نہ دینے والوں پر وعیدیں بھی بیان فرمائی، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی کا بوسہ لیا، صحابی رسول اقرع بن حابس تمیمی نے یہ دیکھ نبی ﷺ سے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میرے دس اولاد ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں لیا ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ''من لا یرحم لا یرحم'' کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے، (بخاری:۵۹۹۷)۔

بچوں سے ملاطفت اور نرم رویہ کا اظہار آپ ﷺ نے جہاں عملی اعتبار سے کیا ہے وہیں آپ ﷺ نے الفاظ کے ذریعہ بھی اس کا خوب اظہار فرمایا کرتے تھے؛ چنانچہ نبی ﷺ کبھی بچوں کو ''یا بنی'' اے بیٹے، جیسا کہ حضرت انسؓ اور حضرت مغیرہؓ سے کیا کرتے تھے۔ (مسلم: ۴-۵۶۲۳)۔

اسی طرح بچوں کو اسم تصغیر کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے پکارا ہے اور بلایا ہے، جیسے حضرت انسؓ کو آپ ﷺ نے ''یا انیس'' صحابی رسول ابو عمیر کو ''یا ابا عمیر ما فعل النغیر'' (بالترتیب سنن ابی داؤد: ۴۷۷۴، مسلم:۵۶۲۲)، کہا، اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ بچوں سے ہنسی مذاق بھی فرمایا کرتے تھے۔

بچوں پر رحمت کی بارش برسانا دل اور طبیعت کے نرم ہونے کی دلیل ہے جو لوگ بچوں پر سختی کرتے ہیں اس کے ساتھ ملاطفت اور عاطفت اور ملاعبت کا معاملہ نہیں کرتے وہ قسی القلب، سخت دل ہی نہیں دل کی شکل میں پتھر کا ٹکڑا اپنے پہلو میں رکھتے ہیں، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ اے نبی ﷺ آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کیا کرسکتا ہوں اگر اللہ تعالی نے تمہارے دل سے رحمت کو نکال دیا ہے، (بخاری، باب رحمۃ الولد۔۔۔۔۔۔:۵۹۹۸)۔

بچوں کو اپنے سے بہت زیادہ قریب رکھا کرتے تھے جس سے آپ ﷺ کی بچوں سے بے پناہ محبت جھلکتی ہے، حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے کہ گردن مبارک پر آپ ﷺ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص تھیں، نبی ﷺ نے ان کو لے کر نماز پڑھی کہ جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو ان کو اتار دیتے اور جب آپ کھڑے ہوتے تو ان کو بھی اٹھا لیتے، (بخاری، باب رحمۃ الولد:۵۹۹۴)، اسی طرح کی روایت حضرات حسنینؓ کے بارے میں بھی آتی ہے۔

بچوں کو گود میں لینا اور پیشاب کرنے پر بچوں سے دوری اختیار نہ کرنا بھی نبی ﷺ کی شفقت، بچوں کے ساتھ تعلق اور محبت ہے، حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنی گود میں لے کر بچے کی تحنیک فرمارہے تھے، بچے نے آپ کی گود میں پیشاب کردیا، آپ ﷺ نے پانی منگا کر اس پر چھڑکا، (بخاری، باب وضع الصبی فی الحجر: ۶۰۰۲)۔

حضور اکرم ﷺ بچوں کو اپنی ران (جانگھ) پر حضرت حسنؓ کو بٹھایا کرتے تھے، اور یہ عمل آپ ﷺ دوسرے بچوں کے ساتھ بھی کیا کرتے؛ چنانچہ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہم کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھاتے اور دوسری ران پر حضرت حسن بن علیؓ کو۔ اور اپنے سینہ سے چمٹا لیتے تھے، اور پھر یہ دعا کرتے تھے: ''اللھم ارحمھما فانی ارحمھما'' اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیوں کہ میں بھی ان پر نظرت رحمت کرتا ہوں، (بخاری، باب وضع الصبی علی الفخذ:۶۰۰۳)۔

بچپن اور طفولیت کے زمانہ سے ہی نبی ﷺ بچوں کی تربیت فرمایا کرتے اور والدین کو اس کی تنبیہ فرمایا کرتے تھے، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے بچوں کے سامنے جھوٹ بولنے سے ایک خاتون کو منع فرمایا۔

بچوں کے سامنے جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہئے، یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ابھی یہ بچے ہیں، جھوٹ اور سچ کے فرق کو کیا سمجھیں گے، حقیقت یہ ہے کہ بچے محسوس کرتے اور اس کا ادراک بھی رکھتے ہیں! لہذا اس سے متاثر ہو کر وہی بچہ اس طرح کے واقعات میں وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہوجائے گا، حضرت عبد اللہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ مجھے میری والدہ نے حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک دن بلایا، اور کہا آؤ میں کچھ دیتی ہوں، تو اس پر رسول اکرم ﷺ نے سوال کیا کہ کیا تم نے اسے دینے کا ارادہ کیا تھا، میری والدہ نے کہا کہ ہاں! میں نے اسے ایک کھجور دیا، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو! اگر تم نے اسے کچھ نہ دیا ہوتا تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا گیا ہوتا، (سنن ابی داؤد)۔

اسی لئے صاحب عون المعبود نے حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر کوئی بچوں سے روتے وقت جھوٹا مذاق کرتا ہے یا کچھ دینے یا کسی چیز سے ڈرانے کا ناٹک کرتا ہے تو یہ سب بھی حرام ہے اور جھوٹ میں داخل ہے، (عون المعبود:۱۱/۴۸)۔

نبی ﷺ بچوں کو سلام کرنے میں خود پہل فرماتے تھے؛ چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چند بچوں کے پاس تشریف لائے جو کہ کھیل رہے تھے، آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔

نبی اکرم ﷺ بچوں کو تکلیف دہ / شدید مار پیٹ سے منع کیا کرتے تھے خاص طور پر چہرہ اور نازک جگہوں پر تو بالکل بھی نا مارے کیوں کہ چہرہ پر مارنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، بچوں کو تو آپ ﷺ کبھی ڈانٹتے بھی نہیں تھے، خود حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں دس سال میں نے آپ ﷺ کی خدمت کی ہے، میں بچہ تھا، بہت سے کام نبی ﷺ کے مزاج کے مطابق نہ کرسکا پھر بھی آپ ﷺ نے تک اف نہیں کہا، اور نہ یہ کہا کہ ''تم نے یہ کیوں کیا؟ اور ایسا کیوں نہیں کیا؟ (سنن ابی داؤد: ۴۷۷۳)۔

اگر بچہ باشعور یا سن تمیز کو پہنچ چکا ہو تو پھر بطور تادیب کے مارنا جائز ہے، اس سے پہلے مارنا فائدہ مند نہیں؛ چنانچہ حدیث میں ہے: ''مروا اولادکم بالصلاۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر''، (مسند احمد، سنن ابی داؤد) اپنی اولاد کو نماز کو حکم کرو جبکہ وہ سات سال کے ہوں، اور ان کو مارو جبکہ وہ دس سال کے ہوں۔

حضور ﷺ نے اپنا نام بھی بچوں کو عطا فرمایا اور اس کے ذریعہ تمام امت کو محمد نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس نے محمد نام رکھا، اس کی قوم کے لوگوں نے محمد نام رکھنے سے روکا اور کہا کہ ہم لوگ تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کا نام رکھنے نہیں دیں گے، پس وہ شخص اپنے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے دربار رسالت میں آپہونچا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا، تو میری قوم نے مجھے یہ نام رکھنے دیتی ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا نام رکھو، مگر میری کنیت مت رکھو'' (مسلم، کتاب الآداب:۵۵۸۸)۔

نبی اکرم ﷺ نے بہت سے بچوں کے نام بھی رکھا ہے، کسی کا نام عبد اللہ رکھا ہے، اسی طرح حضرت ابو موسی اشعریؓ کے لڑکے کا نام ابراہیم رکھا، (مسلم:۲۱-۵۲۱۵)۔

بچوں کی تحنیک بھی فرمایا کرتے تھے (بچہ کے منہ میں کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ چبا کر ڈالنے کو تحنیک کہتے ہیں) تحنیک کے بعد اس کے لئے دعائیں بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن زبیرؓ کی ولادت جب ہوئی تو آپ ﷺ کی خدمت میں ان کو پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے ان کی تحنیک فرمائی اور پھر دعا فرمائی اور نام عبد اللہ رکھا، (مسلم:۵۲۱۴)، حضرت عبد اللہ کے پیٹ میں جو سب سے پہلی چیز گئی وہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا لعاب تھا، اور آپ ہی وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی ولادت ہجرت کے بعد مدینہ میں سب سے پہلے ہوئی۔

ولادت کے بعد بچوں کے کان میں آپ ﷺ نے اذان دی ہے، حضرت ابو رافعؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کے کان میں نماز والی اذان دی۔ (سنن ابی داؤد:۵۱۰۵)، صاحب عون المعبود نے شرح السنۃ کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو حضرت عمر بن عبد العزیز داہنے کان میں کلمات اذان اور بائیں کان میں کلمات اقامت کہا کرتے تھے، (عون المعبود، کتاب الادب، رقم الحدیث:۵۱۰۵)۔

لہذا ہمیں بھی اپنے بچوں کے ساتھ وہی کردار ادا کرنا چاہئے جو نبی اکرم ﷺ کا ہوا کرتا تھا، اللہ رب العزت ہم سب اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شخصیت کی تعمیر میں 'سوچ' کا کردار

دین و دنیا کی کامیابی کی کلید ہماری سوچ ہے۔

کامران غنی صبا

میں نے محسوس کیا ہے کہ اسکول میں عموما جن بچوں کو ناغہ کرنے کی عادت ہوتی ہے، وہ کسی نہ کسی بہانے سے اسکول ناغہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ان کے پاس کوئی بہانہ نہ ہو تو بسا اوقات فطری طور پر انہیں کوئی بہانہ مل جاتا ہے۔ مثلاً وہ بیمار پڑ جاتے ہیں، گھر میں مہمان آجاتے ہیں، کسی رشتہ دار کی شادی ہوجاتی ہے، کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوجاتا ہے وغیرہ۔ اس کے برخلاف پابندی سے اسکول آنے والے بچے شاید ہی کبھی بیماری یا کوئی اور عذر لے کر آتے ہیں۔ ایک بار میری جماعت کا ایک بچہ ایک ہی سال میں تیسری مرتبہ شادی کے نام پر چھٹی مانگنے آیا تو میں نے جماعت کے ان بچوں سے جو پابندی سے اسکول آتے ہیں، ہنستے ہوئے پوچھا کہ کیا آپ کے خاندان میں سب لوگ کنوارے ہی رہتے ہیں؟ آپ لوگوں نے کبھی شادی کے نام پر چھٹی نہیں مانگی؟ میرے اس سوال پر کلاس کے سبھی بچے مسکرانے لگے۔

یہ معاملہ صرف بچوں کے ساتھ ہی نہیں ہے۔ آپ غور کریں تو اندازہ ہوگا کہ قدرت ہمیں ویسا ہی ماحول عطا کردیتی ہے، جیسی ہماری فکر ہوتی ہے۔ اسکول میں جو اساتذہ دیر سے آتے ہیں، ان کے پاس روز دیر سے آنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جھوٹ ہی بولتے ہیں بلکہ اکثر دیر سے اسکول جانے کی وجہ سے، تاخیر سے اسکول پہنچنا ان کی فطرت کا حصہ بن جاتا ہے اور پھر کئی دفعہ چاہ کر بھی وہ وقت کی پابندی نہیں کر پاتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے گرد و اطراف کے کسی بھی شخص کے معمولات اور طرز زندگی پر غور کریں تو ہم پائیں گے ہر شخص کی زندگی اس کے سوچنے کے انداز کے مطابق ڈھلی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ منفی سوچ کے حامل ہوتے ہیں وہ دوسروں کے اچھے سے اچھے کام میں کیڑا نکالتے رہتے ہیں اور خود بھی کوئی تعمیری کام نہیں کرپاتے۔ انسانی نفسیات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ انسان کی شخصیت کی تعمیر اس کی سوچ کے مطابق ہوتی ہے۔ انگریز مصنف جیمس ایلن اپنی کتاب (انسان جیسا سوچتا ہے) میں لکھتا ہے:

یعنی جس طرح کوئی بھی پودا بغیر بیج کے نہیں نکل سکتا اسی طرح انسان کا کوئی بھی عمل اس کے دماغ میں افکار کے پوشیدہ بیج کے بغیر ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ پوشیدہ بیج دراصل انسان کے وہ خیالات ہیں جو اس کے شعور اور تحت الشعور میں چھپے ہوتے ہیں۔

آپ غور کریں کہ جو لوگ جادو ٹونے پر یقین رکھتے ہیں وہ ہمیشہ پریشان حال رہتے ہیں۔ وہ اپنی ہر پریشانی کو جادو ٹونے کا اثر سمجھتے ہیں اور عامل وغیرہ کے چکر میں پڑ کر اپنا ذہنی سکون غارت کر بیٹھتے ہیں۔ اس کے برخلاف جن لوگوں کو ان چیزوں پر یقین نہیں ہوتا وہ بہت آرام کی زندگی گزارتے ہیں۔ ان کے پیسے عاملوں کے پاس نہیں جاتے۔

اسلام چونکہ ایک فطری نظام حیات ہے۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن واحادیث میں نیت کی پاکیزگی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی یہ مشہور حدیث کون نہیں جانتا کہ ''بے شک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے۔۔۔''

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بندہ بہت سے نیک اعمال کو انجام دیتا ہے، فرشتے اس کو آسمان پر لے جاتے ہیں تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ان اعمال کو اس کے نامۂ اعمال سے نکال دو، کیوں کہ اس نے یہ کام میری خوشنودی کے لیے نہیں کیے اور ہاں، فلاں فلاں اعمال اس کے نامۂ اعمال میں درج کردو، فرشتے عرض کریں گے کہ الہ العالمین! اس بندے نے تو یہ کام کیے نہیں، تب اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ اس نے دل میں ان کاموں کی نیت کی تھی۔''

بخاری شریف کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:

''عمل نیت سے ہی صحیح ہوتے ہیں (یا نیت ہی کے مطابق ان کا بدلہ ملتا ہے) اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے گا، پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لئے ہجرت کرے، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہوگی، اور جو کوئی دنیا کمانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لئے ہوگی۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

روہت۔ راہول جوڑی کا آخری ورلڈ کپ، شائقین کو خطاب کی امید

ممبئی // ہندوستان کے کوچ۔ کپتان راہول ڈراوڈ اور روہت شرما گزشتہ دو سال میں اپنے تیسرے آئی سی سی ورلڈ کپ مقابلے کے لیے تیار ہیں، جو یقینی طور پر ان کا آخری بڑا ایونٹ ہوگا جب مین ان بلیو لیڈ یم جون سے شروع ہونے والے ٹی 20 ورلڈ کپ 2024 کے لیے امریکہ اور کیریبین میں موجود ہوں گے۔ ڈراوڈ کے کوچ کے عہدے پر رہنے میں کوئی دلچسپی ظاہر نہ کرنے کے ساتھ بورڈ مردوں کی ٹیم کے لیے ایک نئے ہیڈ کوچ کی تلاش کر رہا ہے اور اس طرح آنے والا یہ ورلڈ کپ ان کا بطور کوچ اور کپتان جوڑی کا آخری ایونٹ ہوگا۔ ہندوستانی کرکٹ شائقین کے ذہنوں میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا ڈراوڈ اور روہت ٹی 20 ورلڈ کپ 2024 میں ہندوستان کو خطاب دلانے میں کامیاب ہوں گے؟ 2022 کے بعد سے یہ ان کا تیسرا آئی سی سی ایونٹ ہوگا۔ آئی سی سی ایونٹ میں جوڑی کے طور پر ان کا پہلا جھکاؤ 2022 میں آسٹریلیا میں ٹی 20 ورلڈ کپ میں تھا۔ ہندوستانی ٹیم سیمی فائنل میں پہنچی لیکن آخر کار چیمپئن انگلینڈ سے ہار گئی۔ اس کے بعد آسٹریلیا کے خلاف 2023 ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل ہوا جو ڈراوڈ اور شرما کے لیے مایوسی پر ختم ہوا کیونکہ وہ ٹریوس ہیڈ کے شاندار حملے کا شکار ہوئے۔ وہ گھر پر مردوں کے ونڈے ورلڈ کپ میں کوچ اور کپتان کے طور پر اپنے مشترکہ عروج پر پہنچے جب ہندوستان لیگ مرحلے میں شاندار ناقابل شکست دوڑ کے بعد فائنل میں پہنچا، تمام نو لیگ میچ جیت کر اس نے فائنل میں رسائی حاصل کی تھی۔ انہوں نے سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ کو 70 رنز سے شکست دے کر فائنل تک رسائی حاصل کی لیکن خطابی ٹکراؤ میں آسٹریلیا کے خلاف چھ وکٹوں سے ہار گئی۔ جبکہ ویرات کوہلی بیٹنگ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا، انہوں نے 90.31 کے اسٹرائیک ریٹ سے 95.62 کی اوسط سے حیران کن 765 رنز بنائے، تین سنچریاں اور چھ نصف سنچریاں بنائیں۔ روہت شرما بھی پیچھے نہیں تھے، انہوں نے 11 اننگز میں 54.27 کی اوسط اور 125.94 کے اسٹرائیک ریٹ سے 597 رنز بنائے، ایک سنچری اور تین نصف سنچریاں شامل رہی۔ بولنگ کے محاذ پر محمد سمیع پورے ٹورنامنٹ میں بہترین رہے کیونکہ انہوں نے صرف سات میچوں میں 24 وکٹیں لے کر سر فہرست رہے۔ جسپریت بمراہ نے 21 وکٹیں حاصل کیں۔ لہذا جیسے ہی وہ 2024 کے ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے تیار ہوں گے، ڈراوڈ اور روہت اس ایڈیشن میں پوری طرح سے آگے بڑھنے کی توقع کریں گے تاکہ وہ کوچ اور کپتان کے طور پر اپنی شراکت کو ایک شاندار موڑ پر ختم کر سکیں۔ جس طرح سے معاملات چل رہے ہیں، اس پر غور کریں تو یہ روہت شرما کے لیے آخری ٹی 20 ورلڈ کپ بھی ثابت ہو سکتا ہے، جو 2007 میں افتتاحی ایڈیشن جیتنے والی ٹیم کے رکن تھے۔ سلیکٹرز نے ایک مضبوط 15 رکنی ٹیم کا انتخاب کیا ہے۔

جنوبی افریقہ کے خلاف ٹی 20 سیریز میں ویسٹ انڈیز کی قیادت کریں گے برینڈن کنگ

انٹیگوا // برینڈن کنگ جنوبی افریقہ کے خلاف ٹی 20 سیریز میں کپتان روومین پاول کی غیر موجودگی میں ویسٹ انڈیز کی قیادت کریں گے۔ پاول جاری انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2024 میں راجستھان رائلز کی نمائندگی کر رہے ہیں اور وہ ٹیم کے ساتھ رہیں گے۔ جنوبی افریقہ کے خلاف تین ٹی 20 میچوں کی سیریز 23، 25 اور 26 مئی کو کھیلی جائے گی۔ پاول ان کھلاڑیوں کے گروپ میں شامل ہیں جو یا تو اب بھی آئی پی ایل میں کھیل رہے ہیں یا انہیں ٹورنامنٹ کے بعد آرام دیا گیا ہے۔ آندرے رسل (کولکاتا نائٹ رائیڈرز)، شمرون ہیٹمائر (راجستھان رائلز)، الزاری جوزف (رائل چیلنجرز بنگلورو) اور شیرفین ردرفورڈ (کولکاتا نائٹ رائیڈرز) آئی پی ایل پلے آف میں شامل ٹیموں کے ساتھ ہیں، جب کہ نکولس پوران، ہوپ اور شائی ہوپ بالترتیب لکھنؤ سپر جائنٹس اور دہلی کیپٹلس کے لیے کھیلے تھے، آرام دیا گیا ہے۔ اگر جوزف اور ردرفورڈ کی ٹیمیں آئی پی ایل فائنل میں نہیں پہنچتی ہیں تو انہیں ٹی ٹوئنٹی ٹیم میں شامل کیا جائے گا۔ میتھیو فورڈ اور کائل میئرز ان کھلاڑیوں میں شامل ہیں جو جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں دکھائی دیں گے۔ چیف سلیکٹر ڈیسمنڈ ہینس نے ایک بیان میں کہا کہ ورلڈ کپ کے آغاز سے پہلے آخری مسابقتی ٹی 20 انٹرنیشنل میں کھلاڑیوں کے پاس اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اس بات کو یقینی بنانے کا موقع ہے کہ وہ ورلڈ کپ کے لیے ہر ممکن حد تک تیار ہیں۔ ہیڈ کوچ ڈیرن سیمی نے کہا کہ ہم آسٹریلیا سیریز کے بعد سے بطور ٹیم ایک ساتھ نہیں کھیلے ہیں لیکن ہم نے حال ہی میں انٹیگا میں ایک ساتھ تربیتی کیمپ مکمل کیا ہے۔ اب ہمارے پاس اپنے کھلاڑی آئی پی ایل سے واپس آرہے ہیں۔ کچھ کو ضم کرنے کا موقع ہے۔ کھلاڑی" جنوبی افریقہ کا مقابلہ کرنے کے بعد، ویسٹ انڈیز 30 مئی کو آئی سی سی T- 20 ورلڈ کپ کے وارم اپ میچ میں آسٹریلیا کے خلاف کھیلے گی۔ جنوبی افریقہ کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے ویسٹ انڈیز کا اسکواڈ درج ذیل ہے۔

ستوک۔ چراغ جوڑی نے تھائی لینڈ اوپن خطاب جیت لیا

نئی دہلی // ٹاپ سیڈ اور ہندوستان کی اسٹار بیڈمنٹن جوڑی ستوک سائراج رنکیریڈی اور چراغ شیٹی نے اتوار کو خطابی مقابلے میں چین بو یانگ اور لیو یی کی چینی جوڑی کو شکست دے کر اپنا دوسرا تھائی لینڈ اوپن سپر 500 مینز ڈبلز کا تاج جیت لیا۔ سیزن کا ان کا چوتھا فائنل تھا، دنیا کی نمبر 3 ہندوستانی جوڑی نے دنیا کی نمبر 29 چینی جوڑی کو 46 منٹ میں راست گیم میں 21-15، 21-15 سے شکست دی، جو ٹورنمنٹ کا ان کا سب سے طویل میچ تھا۔ مارچ میں فرنچ اوپن سپر 750 ٹورنمنٹ جیتنے کے بعد دونوں نے سال کے اپنے دوسرے خطاب کے راستے میں کوئی گیم نہیں گنوائی۔ مجموعی طور پر یہ ان کا چوتھا سپر 500 خطاب تھا۔ دنیا نمبر 3 ہندوستانی جوڑی جس نے 2019 میں اپنا پہلا تھائی لینڈ اوپن خطاب جیتا تھا اس پورے ٹورنمنٹ میں شاذ و نادر ہی اپنے حریف کے خلاف دباؤ میں نظر آئے اور فائنل میں وہی غلبہ دکھایا اور انہوں نے ایک گھنٹے کے اندر چین کے چن بو یانگ اور لیو یی کو شکست دی۔ علاوہ ازیں ان کے خطاب جیتنے والے میچ سے پہلے ان کا پورے ٹورنمنٹ کا سب سے طویل میچ صرف 38 منٹ تک جاری رہا۔ ہندوستانی جوڑی نے فائنل میں 5- 1 کی برتری حاصل کرکے فائنل کا آغاز کیا اس سے پہلے کہ چینی جوڑی نے خطابی مقابلے کا اپنا بہترین مرحلہ شروع کیا۔

حیدرآباد نے پنجاب کو چار وکٹوں سے شکست دے دی

نئی دہلی // سن رائزرز حیدرآباد نے آئی پی ایل 2024 کے 69ویں میچ میں پنجاب کنگز کو چار وکٹوں سے شکست دے دی ہے۔ آج آئی پی ایل 2024 کا آخری ڈبل ہیڈر ہے۔ اس کے بعد منگل سے پلے آف کا آغاز ہوگا۔ دوسری پوزیشن کی جنگ میں سن رائزرز نے اپنا میچ جیت لیا ہے۔ اب انہیں راجستھان رائلز اور کولکاتہ نائٹ رائیڈرز کے درمیان آج کے دوسرے میچ کا انتظار کرنا ہوگا۔ اگر کولکاتہ کی ٹیم ہار جاتی ہے یا یہ میچ بارش کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے تو سن رائزرز کی ٹیم لیگ راؤنڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کرکے پلے آف کے لیے کوالیفائی کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی اگر راجستھان کی ٹیم کولکاتہ کو ہرانے میں کامیاب رہتی ہے تو کولکاتہ پہلے اور راجستھان دوسرے نمبر پر رہ کر پلے آف میں پہنچ جائے گا۔ ایسی صورت حال میں سن رائزرز کو تیسرے مقام سے مطمئن ہونا پڑے گا۔ پلے آف میں پہنچنے والی چوتھی ٹیم رائل چیلنجرز بنگلور ہے۔ سن رائزرز نے 14 میچوں میں آٹھ جیت اور پانچ ہار کے ساتھ لیگ راؤنڈ ختم کیا۔ ایک میچ بارش کی نذر ہو گیا۔ ٹیم نے مجموعی طور پر 17 پوائنٹس حاصل کیے۔ اس کے ساتھ ہی، کولکاتہ کے فی الحال 19 پوائنٹس ہیں اور راجستھان کے فی الحال 16 پوائنٹس ہیں۔ آر سی بی کے 14 پوائنٹس ہیں۔ بات کریں میچ کی تو ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے پنجاب نے پانچ وکٹوں کے نقصان پر 214 رنز بنائے۔

یوتھ سروس اینڈ سپورٹس ضلع کولگام میں انٹر اسکول زونل لیول مختلف ٹورنامنٹس جاری

کولگام // محکمہ یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس کولگام نے آج ضلع کے مختلف زونوں میں انٹر اسکول زونل سطح کے کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا۔ زون دیوسر میں "نشا مکتی بھارت ابھیان" کے بینر تلے اسپورٹس اسٹیڈیم دیوسر میں 17 لڑکیوں کے تحت کبڈی کے نظم و ضبط میں انٹر اسکول زونل سطح کے مقابلے منعقد ہوئے۔ مذکورہ ایونٹ میں زون دیوسر کے مختلف اداروں سے 60 سے زائد شرکاء نے شرکت کی۔ اس تقریب کا اہتمام زونل فزیکل ایجوکیشن آفس دیوسر کر رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ یوتھ سروسز اور اسپورٹس آفیسر کولگام کی نگرانی میں اسی طرح زون یموہ نے "نشا مکتی بھارت ابھیان" کے بینر تلے دو مختلف مقامات انڈور اسٹیڈیم کھنڈوانی اور اوپن پلے فیلڈ واپورہ میں 17 سے کم عمر کے لڑکوں کے لیے فٹ بال، ہینڈ بال اور کبڈی کے نظم و ضبط میں انٹر اسکول زونل سطح کے مقابلے منعقد کیے۔ مذکورہ ایونٹ میں زون قائمہ کے مختلف اداروں سے 100 شرکاء نے شرکت کی۔ انچارج ZPEO قائمہ ظہور احمد منٹو ذاتی طور پر تقریب کی نگرانی کر رہے تھے۔ محکمہ یوتھ سروس اینڈ اسپورٹس زون ایچ سی کولگام نے "نشا مکتی بھارت ابھیان" کے بینر تلے اکلال میں ہینڈ بال اور فٹ بال کے 17 زمروں سے کم لڑکیوں کے لیے انٹر اسکول زونل سطح کے مقابلے کا انعقاد کیا۔ مذکورہ ایونٹ میں زون ایچ سی کولگام کے مختلف اداروں سے 150 سے زائد شرکاء نے شرکت کی۔ اس ایونٹ کا انعقاد زونل فزیکل ایجوکیشن آفس ایچ سی کولگام کی طرف سے ڈسٹرکٹ یوتھ سروسز اینڈ سپورٹس آفیسر کولگام کی نگرانی میں کیا جا رہا ہے۔

دھونی کے چھکے نے بنگلورو کو کامیاب بنایا / کارتک

بنگلورو // آر سی بی کی پانچ بار کی چیمپئن چنئی کے خلاف 27 رنز کی فتح کے بعد وکٹ کیپر دنیش کارتک نے انکشاف کیا کہ کس طرح ایم ایس دھونی کا یہ زبردست چھکا تھا جس نے آر سی بی کی جیت کا تمام فرق بنا دیا۔ آخری اوور میں چنئی کو پلے آف میں جگہ حاصل کرنے کے لیے 17 رنز درکار تھے اور یہ وہ شخص تھا جس سے بہت سے گیند باز ڈرتے ہیں، ایم ایس دھونی بیٹنگ پر تھا۔ یش دیال کی جانب سے ہائی فل ٹاس گیند پر دھونی نے 110 میٹر کا بڑا اور ریکارڈ چھکا مارا۔ کارتک نے کہا کہ گیند کے ضائع ہونے اور بولر کو ایک نئی گیند دینے کی وجہ سے ٹیم کو جیتنے میں مدد ملی۔ کارتک نے سوشل میڈیا پر آر سی بی کی طرف سے پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں کہا، آج ہونے والی سب سے اچھی چیز دھونی کا گراؤنڈ کے باہر چھکا مارنا تھا، اور ہمیں ایک نئی گیند ملی اور اہم میچ جیت کر پلے آف میں پہنچ گئے۔

دیپتی کی عالمی ریکارڈ کے ساتھ گولڈ میڈل کامیابی

کوبے (جاپان) // ہندوستان کی دیپتی جیونجی نے پیر کو یہاں ورلڈ پیرا ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں خواتین کی 400 میٹر زمرے کی دوڑ میں 55.07 سیکنڈ کے عالمی ریکارڈ وقت کے ساتھ گولڈ میڈل جیتا۔ دیپتی نے امریکی بریانا کلارک کا 55.12 سیکنڈ کا عالمی ریکارڈ توڑ دیا جو گزشتہ سال پیرس میں چیمپئن شپ کے ایڈیشن کے دوران قائم کیا گیا تھا۔ مقابلوں کے چوتھے دن ترکی کی آئسل اونڈر 55.19 سیکنڈز کے ساتھ دوسرے جبکہ ایکواڈور کی لیزانشیلا انگولو 56.68 سیکنڈز کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہی۔

آئی پی ایل 2024: کولکاتا اور حیدرآباد فائنل میں پہنچنے کی جنگ میں مدمقابل

احمد آباد // آئی پی ایل 2024 کے کوالیفائر 1 میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کا مقابلہ سن رائزرس حیدرآباد سے ہوگا۔ اس سیزن میں دونوں ٹیموں کی کارکردگی شاندار رہی ہے اور دونوں ٹرافی کی مضبوط دعویدار ہیں۔ میچ احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں شام 7.30 بجے سے کھیلا جائے گا۔ جو ٹیم یہ مقابلہ جیت جائے گی اس کو براہ راست فائنل میں رسائی حاصل ہو جائے گی، جبکہ ہارنے والی ٹیم فائنل میں جگہ بنانے کے لئے ایلیمنیٹر کے فاتح کے ساتھ کوالیفائر 2 میں مقابلہ کرے گی۔ آئی پی ایل کے پلے آف میں دونوں ٹیموں کے درمیان یہ چوتھا مقابلہ ہے، جس میں ایس آر ایچ نے گزشتہ تین مقابلوں میں فتح حاصل کی ہے۔ تاہم مجموعی طور پر براہ راست ٹاکرے میں کے کے آر کو ایس آر ایچ پر برتری حاصل ہے۔ اب تک دونوں ٹیموں کے درمیان کل 26 مقابلے ہوئے ہیں، ان میں سے 16 مقابلے کولکاتا نے جبکہ 9 مقابلے حیدرآباد نے اپنے نام کیے ہیں، ایک میچ ٹائی رہا تھا۔ ممکنہ پلیئنگ الیون: حیدرآباد: پیٹ کمنز (کپتان)، ٹریوس ہیڈ، ابھیشیک شرما، راہل ترپاٹھی، نتیش کمار ریڈی، ہینرک کلاسین (وکٹ کیپر)، عبد الصمد، شہباز احمد، مینک مرکنڈے، بھونیشور کمار اور ٹی نٹراجن۔ کولکاتا: شریس ایئر (کپتان)، سنیل نارائن، رحمان اللہ گرباز (وکٹ کیپر)، انگکرش رگھوونشی، وینکٹیش ایئر، آندرے رسل، رنکو سنگھ، مچل اسٹارک، ہرشت رانا، وبھو اروڑہ اور ورون چکرورتی۔

رومانیہ نے ایتھلیٹکس یروشلم گرینڈ سلیم میں 3 گولڈ میڈل جیتے

یروشلم // رومانیہ نے اتوار کو گیوت رام اسٹیڈیم میں منعقدہ ایتھلیٹکس کے یروشلم گرینڈ سلیم میں تین گولڈ میڈل جیتے۔ اس مقابلے میں 24 ٹیموں نے حصہ لیا۔ خواتین کے 100 میٹر میں، رومانیہ کی ماریا میہالچے 11.64 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ پہلے نمبر پر رہیں، دوسرے نمبر پر رہنے والی اسرائیل کی ایلینا ڈرمین سے صرف دو سو ویں سیکنڈ آگے رہیں۔ رومانیہ نے خواتین کی ٹرپل جمپ میں بھی طلائی تمغہ حاصل کیا، ڈیانا آئن نے 14.07 میٹر چھلانگ لگا کر لتھوانیا کی ڈوول گلٹی سے صرف ایک سینٹی میٹر آگے رہیں۔ رومانیہ کا تیسرا طلائی تمغہ خواتین کے 2,000 میٹر اسٹیپل چیس میں آیا، سٹیلا رٹو نے 6:14.76 میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یورپی انڈر 23 چیمپئن اسرائیل کے بلیسنگ افریفا نے مردوں کے 200 میٹر میں 20.47 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا، جبکہ ان کے ہم وطن یوناتھن کپیٹولنک نے 2.15 میٹر کا فاصلہ طے کر کے ہائی جمپ ایونٹ جیتا۔ پرتگال کے کارلوس نا سیمینٹو نے مردوں کی 100 میٹر کی دوڑ 10.30 سیکنڈز میں جیت لی، ڈچ اسپرنٹر تھیمے برنیٹ سے آگے رہے، جنہوں نے 10.41 سیکنڈ کا وقت طے کیا۔ تیسرے نمبر پر رہنے والے لٹویا کے رابرٹس جینس زلائٹس نے ریس 10.48 سیکنڈ میں مکمل کی۔

آئی پی ایل، سات سال بعد پلے آف میں پہنچنے والی چار ٹیموں میں سے دو کے کپتان غیر ملکی

نئی دہلی // آئی پی ایل 2024 آہستہ آہستہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ پلے آف میچز منگل سے شروع ہو رہے ہیں۔ پلے آف میں فائنل سمیت چار میچ کھیلے جائیں گے۔ چار ٹیموں کا فیصلہ ہو چکا ہے تاہم پہلی اور چوتھی پوزیشن کے علاوہ دوسرے اور تیسرے نمبر کا فیصلہ نہیں ہو سکا ہے۔ دوسرے اور تیسرے مقام کے لیے سن رائزرس حیدرآباد اور راجستھان رائلز کے درمیان مقابلہ ہے۔ پہلے نمبر پر کولکاتہ نائٹ رائیڈرز کی ٹیم ہے اور چوتھے نمبر پر رائل چیلنجرز بنگلور کی ٹیم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوالیفائر- 1 میں کولکاتہ دوسرے نمبر کی ٹیم کا سامنا کرے گا۔ اس کے بعد تیسرے نمبر پر آنے والی ٹیم بدھ کو ایلیمینیٹر میں آر سی بی کا مقابلہ کرے گی۔ سات سال بعد آئی پی ایل میں ایسا ہوا ہے جب پلے آف یا فائنل فور میں پہنچنے والی چار ٹیموں میں سے دو کے کپتان ہندوستانی اور دو غیر ملکی ہیں۔ اس سے پہلے ایسا صرف ایک بار 2017 میں ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ گزشتہ سیزن میں پلے آف کے لیے کوالیفائی کرنے والی چار ٹیموں میں سے کوئی بھی اس سال لاسٹ فور میں جگہ نہیں بنا سکی۔ گزشتہ سال گجرات، چنئی، لکھنؤ اور ممبئی نے پلے آف کے لیے کوالیفائی کیا تھا۔ اب تک 15 سیزن میں سے 13 سیزن میں ایسا ہوا ہے جب ٹیموں نے ہندوستانی کپتان کی قیادت میں ٹائٹل جیتا ہے۔ ممبئی کی ٹیم روہت شرما کی کپتانی میں پانچ بار، چنئی کی ٹیم دھونی کی کپتانی میں پانچ بار، کولکاتہ کی ٹیم دو بار گوتم گمبھیر کی کپتانی میں اور گجرات ٹائٹنز کی ٹیم ایک بار ہاردک کی کپتانی میں چیمپئن بن چکی ہے۔

انڈین اوپن آف سرفنگ کا پانچواں ایڈیشن 31 مئی سے

منگلورو // ہندوستان میں سرفنگ اور اسٹینڈ اپ پیڈلنگ کی گورننگ باڈی، سرفنگ فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی) نے پیر کو انڈین اوپن آف سرفنگ (آئی او ایس) کے پانچویں ایڈیشن کا اعلان کیا۔ بین الاقوامی سرفنگ ایسوسی ایشن کے ذریعہ تسلیم شدہ، ہندوستان کا یہ پریمیئر سرفنگ مقابلہ منترا سرف کلب کی طرف سے 31 مئی سے 2 جون، 2024 تک کرناٹک کے منگلورو میں سسیہیتلو بیچ پر منعقد کیا جائے گا۔ تین روزہ سرفنگ مقابلے میں ہندوستان کے ٹاپ رینک والے سرفرز مقابلہ کریں گے۔ کرناٹک حکومت نے مسلسل پانچویں بار اس تقریب کے لیے اپنا تعاون بڑھایا ہے۔ یہ مقابلہ تین کیٹیگریز مینز اوپن، ویمنز اوپن اور گرومز (انڈر 16) بوائز اور گرومز (انڈر 16) گرلز میں منعقد کیا جائے گا۔ انڈین اوپن آف سرفنگ 2024 کیلنڈر سال کی قومی چیمپئن شپ سیریز کا دوسرا اسٹاپ ہوگا، مارچ میں ورکالا کے خوبصورت پتھریلے ساحلوں پر منعقد ہونے والے بین الاقوامی سرفنگ فیسٹیول کیرالہ 2024 کے بعد۔ آئی او ایس مشرقی اور مغربی ساحلوں کے سرفرز کے درمیان شدید مسابقت کو پیش کرے گا کیونکہ ان چیمپئن شپ میں حاصل کیے جانے والے اہم درجہ بندی پوائنٹس ہیں جو سیزن کے اختتام پر سرفرز کی درجہ بندی کا تعین کریں گے۔ ملائی محلن (ایم پی، آئی اے ایس، ڈپٹی کمشنر، دکشینا کنڑ، حکومت کرناٹک) نے کہا، ہمیں سرفنگ فیڈریشن کے زیر اہتمام انڈین اوپن آف سرفنگ، سرفنگ سوامی فاؤنڈیشن اور منترا سرف کلب کے تعاون سے ان کو اپنا تعاون فراہم کرنے پر خوشی ہے۔ بھارت کے وہ ہماری ریاست کے کم دریافت شدہ ساحلوں کو فروغ دینے اور ہماری سیاحتی معیشت کو فروغ دینے کا شاندار کام کر رہے ہیں۔

حیدرآباد ٹی۔ 20 سیریز میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والی ٹیم بن گئی

نئی دہلی // سن رائزرز حیدرآباد رائل چیلنجرز بنگلور کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ایک ٹی۔ 20 سیریز میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والی ٹیم بن گئی۔ حیدرآباد نے اتوار کی شام پنجاب کنگز کے خلاف انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2024 کے 69ویں میچ میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ ابھیشیک شرما اور ہینرک کلاسن کی مضبوط اننگز کی مدد سے سن رائزرس حیدرآباد نے اتوار کو یہاں راجیو گاندھی انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں پنجاب کنگز کے خلاف 215 رنز کا ہدف پانچ گیندیں باقی رہ کر حاصل کر لیا۔ حیدرآباد نے میچ میں کل 14 چھکے لگائے، جس سے موجودہ ایڈیشن میں ان کے چھکوں کی تعداد 160 ہو گئی۔ دوسری طرف فاف ڈوپلیسس کی زیر قیادت رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) کے پاس کل 157 چھکے ہیں۔ T20 سیریز میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کی فہرست میں دیگر ٹیمیں چنئی سپر کنگز (آئی پی ایل 2018 میں 145)، سمرسیٹ (T20 بلاسٹ 2023 میں 144) اور کولکتہ نائٹ رائیڈرز (آئی پی ایل 2019 میں 143) ہیں۔ اس میچ میں ایس آر ایچ نے جاری آئی پی ایل 2024 میں ایک اور ریکارڈ اپنے نام کیا۔ حیدرآباد میں مقیم فرنچائز نے ایک ہی آئی پی ایل ایڈیشن میں چھ بار سب سے زیادہ 200 سے زیادہ اسکور بنانے کا ریکارڈ برابر کیا۔ اس سے پہلے کولکاتا نائٹ رائیڈرز، ممبئی انڈینز اور رائل چیلنجرز بنگلور بھی 6 بار 200 کے اسکور کو چھو چکے ہیں۔

میچ کے بارے میں بات کرتے ہوئے پی بی کے ایس نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ پربھسمرن سنگھ (45 گیندوں میں سات چوکوں اور چار چھکوں کی مدد سے 71 رن) اور ریلی روسو (24 گیندوں میں تین چوکوں اور چار چھکوں کی مدد سے 49 رن) اور اتھروا ٹائیڈے (46 رن) کی مضبوط نصف سنچری (27 گیندوں، پانچ چوکوں اور دو چھکے)، پنجاب نے اپنے 20 اوور میں 5 وکٹوں پر 214 رن بنائے۔ بڑے ہدف کے تعاقب میں حیدرآباد کی شروعات خراب رہی اور ٹریوس ہیڈ بغیر کوئی اسکور بنائے رہے لیکن اس کے بعد ابھیشیک شرما (28 گیندوں میں 66 رن، پانچ چوکے اور چھ چھکے)، نتیش کمار ریڈی (25 گیندوں میں 37 رن، ایک چوکا اور تین چھکے) اور ہینرک کلاسن (26 گیندوں میں 42 رن، تین چوکے اور دو چھکے) نے دھماکہ خیز اننگ کھیلی اور 19.1 اوور میں 6 وکٹوں پر 215 رن بنا کر جیت حاصل کی۔ ابھیشیک شرما تیز نصف سنچری بنانے پر میچ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔ پوائنٹس ٹیبل میں حیدرآباد دوسرے نمبر پر ہے جس کے آٹھ جیت، پانچ ہار اور ایک میچ کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور اس کے 17 پوائنٹس ہیں۔ پی بی کے ایس پانچ جیت، نو ہار اور 10 پوائنٹس کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,